بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتخاب

صحیفۂ کاملۂ سجّادیہ

زبورِ آلِ محمدؐ

تمام دُنیوی و اُخروی مقاصد کے یقینی طور پر حاصل کرنے کیلئے فرزندِ رسولؐ

حضرت **امام زینُ العابدین** علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی دعاؤں کا منتخب آسان ترین واضح اردو ترجمہ بمعہ ضروری تشریحات

عرفان، معرفت، محبت الٰہی اور

خداوندِ عالم سے قلبی اور حقیقی تعلق جوڑنے

اور اُسکے غضب سے نجات حاصل کرنے کا

آسان ترین، بہترین اور شاہکار طریقہ کار

ترجمہ و شرح: از (مفسّر قرآن) ڈاکٹر محمد حسن رضوی

786

انتخاب

صحیفۂ کاملۂ سجّادیہؑ

۔زبورِ آلِ محمدؐ۔

تمام دُنیوی و اُخروی مقاصد کے یقینی طور پر حاصل کرنے کیلئے فرزندِ رسولؐ

حضرت **امام زین العابدین** علیہ الصلواۃ والسلام

کی دعاوں کا منتخب آسان ترین واضح اردو ترجمہ بمعہ ضروری تشریحات

عرفان، معرفت، محبتِ الٰہی اور
خداوندِ عالم سے قلبی اور حقیقی تعلق جوڑنے
اور اُسکے غضب سے نجات حاصل کرنے کا
آسان ترین، بہترین اور شاہکار طریقہ کار

ترجمہ وشرح از
(مفسّرِ قرآن) ڈاکٹر محمد حسن رضوی

فہرست

1 دیباچہ بر کتاب صحیفہ کاملہ سجادیہ ڈاکٹر محمد حسن رضوی .... I-VI

2 مقدمہ ماخوذ از تفسیر المیزان علامہ سید محمد حسین طباطبائیؒ 1

3 دُعا کی اہمیت اور طریقہ 2

4 روایات پر بحث 3

5 اعتراض کا جواب 13

6 دُعا کا طریقۂ کار 14

صحیفۂ کاملۂ سجادیہ

1 سب سے اعلیٰ نعمتوں کے حصول کے لئے بہترین دُعا اور خدا کی معرفت 18

2 دُعا 19

3 خدا کی تعریف اور نبی اکرمؐ اور انکی اولادؑ کی خدمات اور انکے لیے کی دُعا 22

4 آلِ محمدؐ کی معرفت 23

5 فرشتوں کی معرفت 24

6 انبیاءِ کرامؑ، انکے اصحابؓ اور انکی پیروی کرنے والے عام مومنین کے لئے دُعا 25

7 اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے دُعا مانگنے کا طریقہ 26

8 صبح شام مانگنے کی بہترین دُعا 29

9 حفاظت کے اصل معنی 29

10 نیک توفیقات کا مطلب 29

11 خدا اور رسولؑ کی معرفت 30

12 بڑی بڑی بلاؤں اور بے چینیوں سے ہمیشہ محفوظ رہنے کی خاص مجرب دُعا 31
(یا من تحل بہ عقد المکارہ)

13 دوسری دُعا 33

14 خدا سے معافیاں، رحمتیں اور توفیق طلب کرنے کی دُعا 33

15 خداوند عالم سے پناہ طلب کرنے کا طریقہ 34

16 انجام بخیر ہونے کی دُعا 35

17 اعتراف گناہ اور طلب توبہ کا طریقہ 36

18 اعتراف گناہ اور سچی توبہ 38

19 کسی بھی اہم حاجت کو خدا سے مانگنے کی دُعا اور طریقہ 41

20 ظالموں کے ظلم سے تنگ ہو کر دُعا مانگنے کا طریقہ 43

21 ظالم نہ بننے کی دُعا 44

22 بیماریوں یا سخت پریشانیوں سے نجات پانے کی دُعا 46

23 گناہوں سے معافی مانگنے کی دُعا 47

24 شیطان کی مکاریوں سے بچتے رہنے کی دُعا 49

25 جب کوئی مصیبت ختم ہوتی یا کوئی حاجت پوری ہوتی تو امامؑ یہ دُعا پڑھتے 50

26 اعلیٰ اخلاقی صفات (مکارم الاخلاق) کے حصول کی معرکتہ الآرا دُعا (دُعائے مکارم الاخلاق) ... 50

27 خدا سے محبت کرنے کی اہمیت 55

28 سلامتی، سکون و عافیت طلب کرنے اور اس پر شکر ادا کرنے کی دُعا 56

29 اپنے والدین کے لئے دُعا 57

30 اولاد کے حق میں دُعا 59

31 اپنے ہمسایوں، ساتھیوں اور دوستوں کے لئے دُعا 62

32 سرحدوں کی حفاظت کرنے والوں کے لئے دُعا 62

33 جب رزق کی کمی ہو تو یہ دُعا پڑھیں 64

34 دوسری دُعا 65

35 بہترین دُعائے توبہ 65

36 دُعائے توبہ 70

37 خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے دُعا 73

38 لوگوں کے حقوق مارنے پر خدا سے معافیوں کی دُعا اور جہنم سے اپنی گردن چھڑانے کا طریقہ .. 74

39 دوسروں کے حقوق کے ادا نہ کرنے پر معافی کی دُعا 76

40 اچھی موت آنے کی دُعا 79

41 جنت میں جانے اور گناہوں کی معافی کی دُعا 80

42 ماہِ رمضان کے آنے کے وقت کی دُعا 81

43 نماز عید کے بعد اور جمعہ کے دن کی دُعا (معرفتِ الٰہی کا شاہکار) 84

44 دشمنوں کے مکروفریب اور نقصانات سے بچتے رہنے کی دُعا 86

45 خدا کا خوف پیدا کرنے والی دُعا 88

46 اللہ کے سامنے انکساری پیدا کرنے والی دُعا 90

47 خدا کے سامنے انتہائی عاجزی اور انکساری سے دُعا کرنے کا طریقہ (حاصلِ عبادت) 93

48 غموں سے نجات حاصل کرنے کی دُعا 94

49 معرفتِ الٰہی اور اس کی بڑائی بیان کرنے والی دُعا 96

50 خدا کے سامنے انتہائی عجز و انکساری کے ساتھ دُعا (مانگنے کا طریقہ) 98

51 آلِ محمدؐ کا ذکر کرنے والی دُعا 99

52 کرب اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کی دُعا 100

53 خوف اور خطروں سے بچتے رہنے کی دُعا 102

54 خدا کا عدل و رحم 103

ہفتہ کے سات دِنوں کی الگ الگ دُعائیں

55 اتوار کے دن کی دُعا 105

56 پیر کے دن کی دُعا 107

57 منگل کے دن کی دُعا 109

58 بدھ کے دن کی دُعا 111

59 جمعرات کے دن کی دُعا 113

60 جمعہ کے دن کی دُعا 115

61 ہفتہ کے دن کی دُعا 117

62 .... چند مفید اعمال و وظائف 120

دیباچہ

بر کتابِ صحیفہ کاملہ سجّادیہ

ڈاکٹر محمد حسن رضوی

انسان جس وقت خدا سے دعا مانگتا ہے اس وقت قلبی طور پر وہ سب سے زیادہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے کیونکہ دعا مانگتے ہوئے وہ اپنے دل کی تمناؤں اور آرزؤں کے پورا ہونے کی درخواست کر رہا ہوتا ہے۔ اسلئے دعا مانگتے ہوئے اسکا پورا وجود خدا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اسلئے اسوقت خدا بھی اسکی طرف اپنی خاص توجہات مبذول فرماتا ہے۔ اسی لئے دعا مانگتے ہوئے انسان خدا کو خود سے بہت قریب محسوس کرتا ہے۔ اسی لئے خداوندِ عالم نے اپنے قرب کو دعا ہی کے حوالے سے بیان فرمایا ہے کہ "اے رسولؐ جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں پوچھیں تو ان سے کہہ دو کہ حقیقتاً میں ان سے بہت قریب ہوں۔ (اتنا قریب کہ) جب وہ مجھے پکارتے ہیں تو میں ان کو جواب دیتا ہوں (یعنی) انکی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ (القرآن)۔

۲۔ نیز یہ کہ دعا خدا کے سامنے عاجزی اور انکساری کے جذبات پیدا کرتی ہے۔ جو عبادت کی روح، حقیقت، اسکا حاصل اور مطلوب ہے۔ اسی لئے حضور اکرمؐ نے دعا کو عبادت کا مغز (عطر Essence) فرمایا ہے۔ کیونکہ دعا مانگتے ہوئے انسان کا دل واضح طور پر محسوس کرتا ہے کہ میں خدا کا ادنیٰ غلام ہوں اور ہر معاملہ میں اسکا محتاج ہوں۔ غلام کی غلامی کی شان ہی یہ ہے کہ وہ اپنے آقا سے

سوال کرے۔ اور آقا کی آقائی کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے غلام کا سوال یا حاجت پوری کردے۔ اس لئے حضرت امام زین العابدینؑ اسطرح ہاتھ پھیلا کر خدا کے سامنے دعا فرماتے جیسے کوئی غلام اپنے آقا سے ہاتھ پھیلا کر بھیک مانگتا ہے۔

۳۔ فرزندِ رسولؐ حضرت امام زین العابدینؑ جو امام حسینؑ کے فرزند ہیں، ہمیں دعائیں مانگنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔ آپکی مانگی ہوئی دعائیں پڑھنے سے انسان کے قلب کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ کیونکہ آپ سب سے پہلے خدا کی تعریف فرماتے ہیں۔ جنکو پڑھکر خدا کی عظمتوں، قدرتوں، رحمتوں، عطاؤں اور مہربانیوں کی معرفت حاصل ہوجاتی ہے اور ساتھ ساتھ انسان کے اندر یہ احساس بیدار ہوجاتا ہے کہ خدا نے ہم پر کس قدر احسانات فرمائے ہیں۔ یہ بات جان لینے کے بعد انسان کے اندر خدا کے لئے انتہائی عاجزی، انکساری، احسانمندی اور احساساتِ شکر بیدار ہوجاتے ہیں۔ اسکا دل خدا کے سامنے جھکتا ہی چلا جاتا ہے۔ اس احسانمندی کا دوسرا منطقی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان قلبی طور پر خداوندِ عالم کو اپنا محسنِ اعظم جان کر خدا سے قلبی محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر اسکا دل، دماغ بلکہ پورا وجود خداوندِ عالم کے سامنے سجدہ ریز ہوکر جھک جاتا ہے۔ یہی ایمان اور حبِ الٰہی کی حقیقت ہے۔

؎ کیا نمازِ شاہ تھی ارکانِ ایمانی کے ساتھ
دل بھی جھک جاتا تھا ہر سجدے میں پیشانی کے ساتھ (جوشؔ)

؎ کی ادا شہ نے نماز اس کیفِ وجدانی کے ساتھ
کعبہ مس ہوتا تھا ہر سجدے میں پیشانی کے ساتھ (ایک ہندو شاعر)

جب بندہ خدا سے شدید قلبی محبت کا تعلق قائم کرلیتا ہے تو خدا بھی اس سے شدید محبت کرنے لگتا ہے۔ جسکے نتیجے میں اسے قربِ الٰہی حاصل ہوجاتا ہے اور اسکی تمام دعائیں قبول ہونے لگتی ہیں۔

۴۔ پھر اس سے بڑھکر یہ کہ وہ خدا کی مرضی کا تابع فرمان ہو جاتا ہے۔ اسکی زندگی کا واحد مقصد خدا کی اطاعت اور اسکی رضامندی حاصل کرنا ہو جاتا ہے۔ یہی وہ منزل ہے جو انسان کی تکمیل اور معراج ہے۔ خداوندِ عالم نے فرمایا "کہو کہ میری نماز، میری عبادتیں، میری زندگی، میری موت (سب) اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا مالک ہے"۔ (القرآن)

۵۔ اسکے علاوہ حضرت امامؑ نے اپنی ان دعاؤں میں ہمیں یہ بھی تعلیم دی ہے کہ مال واولاد سے بھی بڑھکر کوئی وہ خدا کی عظیم ترین نعمتیں ہیں، جنکو خدا سے طلب کرنا چاہیے۔ صرف مال واولاد ہی خدا کی نعمتیں نہیں ہیں۔ بقول اقبال

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی تھا

امامؑ نے خدا کی عظیم نعمتوں کو پہچوایا ہے پھر ان کے مانگنے کا سلیقہ سکھایا ہے۔ ان عظیم نعمتوں کو جان لینے کے بعد انسان کا نقطۂ نظر بہت بلند ہو جاتا ہے۔ اسکی تمام نعمتوں، فائدوں اور عطاؤں کا سرچشمہ صرف اور صرف خدا کی ذات ہے۔ پھر وہ غیرِ خدا سے کوئی توقع نہیں رکھتا۔ اسکا پورا وجود خداوندِ عالم کی طرف متوجہ ہو کر صرف خدا سے مربوط ہو جاتا ہے۔ اسکی غیرِ خدا سے تمام توقعات یکسر ختم ہو جاتی ہیں۔ یہی کلمہ لا الٰہ کا حاصل ہے۔

بتوں سے تجھکو امیدیں، خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟ (اقبال)

۶۔ پھر جب انسان کی تمام توجہات اور توقعات صرف اور صرف خداوندِ عالم سے وابستہ ہو جاتی ہیں اور ماسوا اللہ سے پوری طرح منقطع ہو جاتی ہیں، تب انسان سچا حقیقی مسلمان، مومن اور موحد بن جاتا ہے۔ خدا کی محبت میں سرشار ہو کر وہ دنیا اور اس کے عام دھوکوں سے قطعاً محفوظ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ خدا کی

رضا مندی، خدا کے قرب، خدا کی بنائی ہوئی جنت اور اعلیٰ ترین نعمتوں کا حقیقی طلبگار بن کر خدا کی کامل اطاعت کی زندگی گزارتا ہے۔ دنیا اور اسکی رنگینیاں اسکو خدا سے غافل نہیں کرسکتیں۔ پھر اسکی تمام دلچسپیاں اور پوری توجہات خدا کی رحمتوں، عطاؤں اور بخششوں سے وابستہ ہو جاتی ہیں۔ یہی حقیقی توبہ اور انابت ہے۔ یعنی خدا کی طرف لوٹنا اور خدا کی طرف اپنے پورے وجود کے ساتھ متوجہ ہونا۔ پھر خدا کا یہ وعدہ پورا ہوتا ہے کہ " خدا توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے " نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا کی طرف پوری توجہ کرنے والا خدا کا محبوب، معشوق اور مطلوب بن جاتا ہے۔ جسکا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بروایت حضرت امام جعفرِ صادقؑ، " خداوندِ عالم جب ملک الموت کو بھیجتا ہے تو ملک الموت یہ آیت پڑھکر اسکی روح قبض کرتا ہے " اے نفسِ مطمئن! لوٹ اپنے پالنے والے مالک کی طرف اس حالت میں کہ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے۔ میرے (خاص) غلاموں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا " (القرآن۔ سورہ فجر)۔

۷۔ اب خدا کا سچا عاشق اور نفسِ مطمئن بن جانے کے بعد اسکی زندگی کی سب سے بڑی لذّت خدا کو یاد کرنا بن جاتا ہے۔ بقول شاہ بھٹائیؒ

یادِ محبوب سے گریز نہ کر۔۔ کیا عجب وہ بھی تجھ کو یاد کرے
ہو کہ خوش تیری وضع داری سے۔۔ اپنے لطف و کرم سے شاد کرے
اللہ کو جسنے یاد کیا۔۔۔۔۔۔۔۔ اللہ اسی کا ہوتا ہے

(شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ عارفِ سندھ)

امام غزالی نے لکھا ہے کہ ایک عارف نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ خداوندِ عالم کتنے بج کر کتنے منٹ ہر روز مجھے یاد کرتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا، یہ کیسے تجھے معلوم ہوا؟ اسنے کہا کہ خدا نے خود فرمایا ہے کہ "تم مجھے یاد کرو، میں تمکو یاد

کروں گا " (القرآن) اسلئے جتنے بجکر جتنے منٹ پر میں خدا کو یاد کرتا ہوں، عین اسی وقت خدا بھی مجھکو یاد کرتا ہے۔ (احیاء العلوم۔ امام غزالی)۔

دعا کرنا بھی خدا کو یاد کرنا ہے اور جب خدا کسی کو یاد کرتا ہے تو اسکو اپنی نوازشوں، نعمتوں، رحمتوں اور بخششوں سے نوازتا ہے۔ اسلئے جو کسی کو یاد کرتا ہے، اسکی شان کے مطابق یاد کرتا ہے۔ جب بادشاہ کسی کو یاد کرتا ہے تو اسکو بڑے بڑے عہدے، وزارتیں اور جاگیریں عطا کرتا ہے۔ اسی طرح خدا وندِ عالم کسی کو یاد کرتا ہے تو اسکو اپنی بخششوں، نعمتوں اور انعامات سے نوازتا ہے۔

دعا مانگنے کا طریقہ

یاد رہے کہ دعا کرنا خدا کو یاد کرنے کا بہترین اور موثر ترین طریقہ ہے کیونکہ دعا مانگنے والا انسان پورے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

دُعا مانگتے وقت:

۱) سب سے پہلے خدا کی حمد و تعریف اور شکر نعمت بجالائیں یعنی جو عنایات، نعمتیں اور فوائد پہلے مل چکے ہیں، انکو گن گن کر شکراً شکراً کہا جائے۔ اسکا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے بعد سجدۂ شکر کرے۔ اس میں ۱۰۰ دفعہ شکراً شکراً دل سے کہے۔ یا۔ کم از کم تین (۳) مرتبہ دل سے شکراً للہ کہے۔

۲) پھر محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود پڑھا جائے اور ان کے احسانات کو دل سے مانا جائے۔

۳) پھر اپنے گناہوں اور غلطیوں کا اعتراف کر کے خدا سے معافیاں مانگی جائیں۔ کم سے کم تین (۳) مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھا جائے۔

۴) آخر میں پھر درود پڑھا جائے۔ اور پھر کہے سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(نوٹ:۔ یاد رہے کہ یہ دعائیں بار بار سمجھ کر مانگنی چاہئیں تاکہ آہستہ آہستہ دل پر اثر کر سکیں اور دل و دماغ اور بالآخر ہمارا پورا وجود خدا کی طرف متوجہ ہو کر سرتاپا سوال بن جائے اور بالآخر ہمارا وجود پوری شدت سے خدا پر بھروسہ اور محبت کرنے لگے۔ یہی ایمان کا حاصل، اور انسان کی معراج ہے۔ کیونکہ خداوندِ عالم نے فرمایا ہے:۔ مَن یَّتَوَکَّل عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ "جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے۔ خدا اسکے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ (القرآن)

نیز خداوندِ عالم نے فرمایا: وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ "جو لوگ واقعی دل سے خدا کو مانتے ہیں، وہ خداوندِ عالم سے شدید ترین محبت کرتے ہیں" (القرآن)

ظاہر ہے کہ جو خدا سے جتنی محبت کرتا ہے، خدا کم سے کم ۱۰ گنا زیادہ اُس سے محبت کرتا ہے۔ اسلئے کہ قرآن مجید میں خدا نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ہر نیکی کا کم سے کم اجر دس گنا زیادہ عطا فرمائیگا۔ خدا سے محبت کرنا بہت بڑی نیکی اور ایمان کی حقیقت ہے (القرآن)۔

۷۸۶

مقدمہ

(ماخوذ از تفسیر المیزان علامہ سید محمد حسین طباطبائیؒ)

جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا ہے کہ " دعا عبادت کا مغز (عطر) ہے"۔
(الحدیث)

خداوندِ عالم نے فرمایا" (اے رسولؐ) جب میرے بندے میرا حال تم سے پوچھیں تو آپ فرما دیں کہ حقیقتاً میں تو ان کے پاس ہی ہوں۔ (اتنا پاس ہوں کہ) جب کوئی مجھ سے دعا مانگتا ہے تو میں اسکی پکار کو سن لیتا ہوں اور قبول کرتا ہوں۔ اسلئے انکو چاہیے کہ میرا ہی کہنا مانیں اور مجھ ہی پر بھروسہ کریں تا کہ وہ سیدھی راہ پر آجائیں۔ (القرآن۔ سورۃ بقر ۱۸۶)

نیز خداوندِ عالم نے فرمایا" جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے، پس خداوندِ عالم خود اسکے لئے کافی ہو جاتا ہے۔" (القرآن)

نیز خداوندِ عالم نے فرمایا" اور ہم اسکی (مراد تمھاری) گردن کی شہ رگ سے بھی بہت زیادہ قریب ہیں۔" (القرآن۔ سورۃ ق ۱۶)

نیز خداوندِ عالم نے فرمایا" آپؐ کہہ دیجئے کہ کون تمھیں نجات دیتا ہے خشکی میں اور سمندر کے اندھیروں میں، جب تم اسکو پکارتے ہو عاجزی سے اور چپکے چپکے کہ اے خدا تو اگر ہمیں ان مصیبتوں سے نجات دیدے تو ہم لازماً تیرے شکر گزاروں میں داخل ہو کر رہیں گے۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ تمھیں غم سے نجات اللہ ہی دیتا ہے اسکے بعد بھی تم شرک کرنے لگتے ہو" (القرآن)

دُعا کی اہمیت اور طریقہ

خداوندِ عالم دُعا کے سلسلے میں ارشاد فرماتا ہے۔ ” اور تمہارے پروردگار نے کہا کہ مجھے پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ “ (القرآن) یہ آیتِ کریمہ دعا کی دعوت دیتی ہے اور اجابت کا مژدہ سناتی ہے۔ نیز اس آیت میں دعا کو مطلق عبادت کہا گیا ہے اور عبادت کو مطلق دعا قرار دیا ہے۔ اس کے ترک پر آگ کی وعید بیان فرمائی ہے۔ سزا کی وعید ہمیشہ مکمل عبادت کے ترک پر آتی ہے، اس کے بعض اقسام پر نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعا اصل عبادت سے نہایت گہرا تعلق رکھتی ہے۔ دعا کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا۔ ” تم لوگ اللہ کو پکارو اس سے خالص اعتقاد رکھ کر “ (مومن ۱۴) (یہاں خالص اور لاشریک اعتقاد کو شرط قرار دیا)۔ ” اور اللہ کو پکارتے رہو ڈر اور آرزو کے ساتھ بیشک اللہ کی رحمت نیکو کاروں کے بہت نزدیک ہے “ (اعراف ۵۶) (دعا کو خوف اور طمع کے ساتھ مشروط کر کے نیکوکاری کی ترغیب دی)۔ ” وہ ہم کو پکارتے رہتے تھے شوق اور خوف کے ساتھ اور ہمارے سامنے دب کر رہتے تھے “ (الانبیاء ۹۰) (یہاں دب کر رہنے والوں کو دعاؤں کی قبولیت کا مژدہ سنایا)۔ ” اپنے پروردگار سے دعا کرو عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے۔ بے شک وہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا “ (اعراف ۵۲) (یہاں حد سے نکلنے والے گناہوں کو قبولیت دعا کی رکاوٹ بتایا)۔ ” اللہ ان لوگوں کی دعا اور عبادت کو قبول کرتا ہے جو ایمان لائے، نیک عمل کئے اور ان کو اپنے فضل سے اور بڑھاتا رہتا ہے “ (شوریٰ ۲۶) (اس آیت میں ایمان اور عمل کو قبولیتِ دعا کا طریقہ قرار دیا)۔ غرض ان آیات میں دعا کے ارکان، سائل کے آدابِ دعا میں اخلاص، اللہ کے سوا ما سوا تمام اسباب سے امیدوں کا منقطع کرنا، خوف و

امید، رغبت و ڈر، خشوع و خضوع، الحاح و زاری، اصرار، ذکر، توجہ اور توکل علی اللہ، عملِ صالح، ادبِ حضوری وغیرہ کو دعا کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ لہٰذا بندوں کو چاہیے کہ خدا کی دعوت پر لبیک کہیں۔ اسی کی جانب متوجہ ہوں، اسی پر بھروسہ کریں، اس کی باتوں پر ایمان لائیں، اور اس کی اس بات پر غیر متزلزل یقین رکھیں کہ وہ ہم سے نہایت قریب ہے، دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے اور سب کچھ اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ تاکہ انکی دعائیں راہ یاب ہوں۔

روایات پر بحث

شیعہ اور سنّی دونوں فریقوں کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا "دعا مومن کا ہتھیار ہے"۔ کتاب عدۃ الداعی میں حدیثِ قدسی ہے، اللہ نے فرمایا "اپنی ہر ہر حاجت یہانتک کہ اپنی بکری کا چارہ اور اپنے گُندھے ہوئے آٹے کے لئے نمک تک کا مجھ ہی سے سوال کر"۔ المکارم میں حضورؐ سے مروی ہے کہ "دعا قرآن کی قراءت سے افضل ہے"۔ اس لئے کہ اللہ کا ارشاد ہے "آپؐ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار تمہاری کچھ پرواہ نہ کرے گا اگر تم دعا نہ کرو گے"۔ (معلوم ہوا کہ خداوندِ عالم کی توجہات کے حصول کا بہترین طریقہ اس سے دعا کرنا ہے) مترجم۔ حضرت امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے بھی یہی روایت منقول ہے۔

عدۃ الداعی میں بطریق محمد بن عجلان، نبیٔ کریمؐ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک پیغمبر کی جانب وحی فرمائی "مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! میں اپنے غیر سے امیدیں باندھنے والے آرزومند کی آرزوؤں کو ناامیدی سے بدل دیتا ہوں، اسے لوگوں کے درمیان ذلّت کا لباس پہناتا ہوں۔ اسے اپنے فضل و کرم سے دور کر دیتا ہوں۔ کیونکہ وہ میرا بندہ ہو کر مصائب و شدائد میں دوسروں سے مدد مانگتا ہے۔ حالانکہ تمام مشکلات کا حل تو صرف میرے دستِ قدرت میں

ہے۔ جبکہ وہ مجھے چھوڑ کر دوسروں سے امیدیں باندھتا ہے۔ میں ہی بالذاتِ غنی اور جو اد علی الاطلاق ہوں۔ بند دروازوں کی چابیاں صرف میرے دستِ قدرت میں ہیں اور میرا دروازہ ہر سائل کے لئے کھلا ہے۔ الخ

عدۃ الداعی میں نبیٔ کریم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " میری مخلوق میں جو شخص میرے سوا (مجھے چھوڑ کر) میری مخلوق کا دامن تھامتا ہے، میں اس پر زمین و آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہوں۔ پھر وہ مجھ سے کتنا ہی مانگے، میں اسے عطا نہیں کرتا، اور اگر دعا کرتا ہے تو قبول نہیں کرتا۔ اسکے برعکس میری مخلوق میں سے جو بھی میری مخلوق کو چھوڑ کر میری رحمت کا دامن تھامتا ہے، تو میں آسمان اور زمین کو اسکے رزق کا ضامن بناتا ہوں۔ پھر اگر وہ مجھ سے دعا مانگتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔ اگر مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں عطا کرتا ہوں اور اگر مجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہے تو میں اس کے گناہ معاف کر دیتا ہوں "۔

یہ دونوں احادیث دعا میں اخلاص کی ضرورت کی خبر دیتی ہیں۔ لیکن ان روایات سے اسباب دنیا کو استعمال کرنے کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ خود اللہ نے اشیاء کو احتیاجات و ضروریات کے پورا کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ البتہ اسباب و آلات بذاتِ خود مستقل علت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کے سبب، وہ اسباب ضروریات کے پورا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

انسان خود اپنے شعورِ باطنی اور فطرت کے تقاضوں سے جانتا ہے کہ ہر حاجت کا کوئی پورا کرنے والا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اسباب ظاہری کبھی کبھی اپنی تاثیر کھو بیٹھتے ہیں کیونکہ سبب تام کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ اپنی تاثیر میں اللہ کی اجازت کے محتاج ہیں۔ اس کی طرف تمام حاجتیں پلٹتی ہیں اور اپنے پورا ہونے میں اللہ کی محتاج ہیں۔ کیونکہ اللہ کی ذات ہی ہر امر کا مبدا اور ہر امر میں معتمد علیہ (قابلِ بھروسہ) ہے۔ اسی امر کو سمجھانے کے لئے وہ ان ظاہری

سباب کو معتمد علیہ (بھروسہ کے قابل) نہیں بناتا۔ تاکہ ان کا سبب حقیقی سے تعلق منقطع نہ ہو اور یہ بات ہمہ وقت یاد رہے کہ ان ظاہری اسباب کے علاوہ ضرور کوئی ذات ہے، جو حقیقت میں معتمد ہے اور قاضی الحاجات ہے۔ انسان معمولی سی توجہ سے اس بڑی حقیقت کا ادراک کرسکتا ہے (کیونکہ بار بار وہ اسباب کی تاثیر کو کالعدم ہوتے دیکھ چکا ہوتا ہے)۔ اسی لئے جب وہ سوال کرتا ہے یا اپنی حاجت طلب کرتا ہے تو اس کے دل کی گہرائیوں میں یہ احساس بہرحال موجود رہتا ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے مانگ رہا ہے۔ اسی شعورِ باطنی ہی کے سبب اس کی حاجات اسباب کے حوالے سے پروردگار کی بارگاہ سے پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن جب وہ کسی ظاہری سبب پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے حوالے سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے، تو حقیقت میں وہ ظاہر پرستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ کام اس کی فطرت کے ظاہری شعور کا نہیں ہوتا بلکہ اس کا غلط اور سطحی تخیل اسے یہ صورت دکھاتا ہے۔ اور اسی طرح اس کے ظاہر اور باطن میں تضاد پیدا ہو جاتا ہے اور اختلاف اور تضادِ دل کر دعا کی تاثیر کو ضائع کر دیتے ہیں۔

اس کی مثال یہ ہے کہ انسان بسا اوقات ایسی چیزوں کی تمنا اور جستجو کرتا ہے جو آخر کار اس کے لئے ضرر رساں ثابت ہوتی ہیں اور اس سے زیادہ منفعت بخش چیز کوئی اور ہوتی ہے لیکن وہ دوسری چیز کو چھوڑ کر پہلی چیز کو اپنا لیتا ہے۔ اسی طرح وہ بسا اوقات کسی چیز سے دور بھاگتا ہے لیکن اچانک اس چیز کی خوبیاں اور فائدے اس پر عیاں ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ پہلی کم نفع بخش چیز کو چھوڑ کر اس دوسری چیز کو اپنا لیتا ہے جو پہلے اس کی نظر میں مضر تھی۔ جیسے بیمار بچہ صحت کی تمنا رکھتے ہوئے کڑوی دوا سے کتراتا ہے اور رونا دھونا شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ اپنے شعورِ باطنی میں وہ خود صحت کا طلبگار رہتا ہے اور اسی طرح حقیقت میں وہ

دوا کا طالب ہوتا ہے لیکن زبانی اور عملی طور پر وہ اس کے خلاف عمل کر رہا ہوتا ہے۔ انسان کا بھی اس کی زندگی یے لئے فطری فکر اور شعورِ باطنی کے مطابق ایک نظام ہے جبکہ دوسرا نظام اس کے اپنے تخیلات پر مبنی ہے۔ فطری نظام سے غلطی یا خطا نہیں ہوتی۔ جبکہ ہمارے تخیلی نظام سے بسا اوقات غلطی اور خطا ہوتی رہتی ہے۔ انسان اکثر اپنے خیالات اور تصورات کے مطابق کسی چیز کا سوال کرتا ہے جبکہ اپنے فطری نظام کے مطابق وہ بعینہٖ اسکی مخالف چیز کا سوال کر رہا ہوتا ہے۔ ان احادیث کی یہی مناسب توجیہ ہوسکتی ہے۔

حضرت علیؑ کا ارشاد: "عطا بقدرِ نیت ہے" اسی امر کی طرف اشارہ ہے۔

عدۃ الداعی میں نبیؐ اکرمؐ سے مروی ہے کہ: "اللہ سے قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے مانگو"۔ حدیثِ قدسی میں ہے کہ: "میں اپنے بندے کے گمان کی جگہ ہوں، مجھ سے اچھا ہی گمان رکھو"۔ ان ارشادات کا مطلب یہ ہے کہ ناامیدی، شک اور تردّد در حقیقت سوال نہ کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ یا یہ خود سوال کی نفی ہے اور خلاف فطرت سوال ناممکن کا سوال ہے جبکہ ناممکنات کی دعا کی ممانعت ہے۔ عدۃ الداعی میں نبیؐ اکرمؐ سے مروی ہے: "اپنی حاجات کے لئے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں جزع وفزع کرو، اپنی مشکلات میں اسی کی پناہ چاہو۔ اسی کی بارگاہ میں عاجزی کرو۔ اس کو پکارو کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ مومن جو کچھ بھی اللہ سے طلب کرتا ہے، بہر حال اس کی طلب پوری کر دی جاتی ہے۔ اسے یا تو دنیا ہی میں وہ چیز حاصل ہو جاتی ہے یا آخرت میں مؤخر کر دی جاتی ہے۔ جس قدر یہ تاخیر ہوتی ہے اسی قدر اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے"۔

نہج البلاغہ میں حضرت علیؑ کی اپنے فرزند امام حسنؑ کو وصیت ہے: "پھر اللہ تعالٰی نے اپنے خزانوں کی چابیاں تیرے ہاتھ میں دیدیں۔ کیونکہ اس نے تجھے ہر چیز مانگنے کی اجازت دیدی۔ اب تو جب چاہے دعا مانگ کر اللہ کی نعمتوں کے

دروازے کو کھول سکتا ہے اور اس کی بارانِ رحمت سے مستفید ہو سکتا ہے۔ لیکن قبولیت میں تاخیر تجھے ناامید نہ کردے کہ عطا بقدرِ نیت ہوتی ہے۔ بسا اوقات قبولیت میں تاخیر ہوگی تاکہ سائل کے لئے عظیم اجر کا سبب بنے، اور اس کی زیادہ عطاؤں کا مستحق قرار پائے "۔ (اسی لئے امامؑ نے انتظارِ فرج اور قبولیت کی آرزو کو بہترین عبادت اور سبب قربِ الٰہی فرمایا ہے) (مترجم)۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: " اور بسا اوقات تم اللہ سے سوال کرو گے، مگر مطلوبہ چیز نہ پاؤ گے۔ اور پھر بہت جلد یا بدیر اس سے کہیں بہتر چیز تمہیں عطا ہوگی یا اس کے سبب کوئی تکلیف تم سے ہٹالی جائیگی۔ بہت سی ایسی چیزیں ہیں کہ اگر تمہارے سوال پر دیدی جائیں تو ہو تمہارے دین اور عاقبت کی تباہی کا سامان ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ایسی چیز مانگو، جس کی بہتری برقرار رہے اور وبال ختم ہو۔ رہا مال تو وہ تمہارے پاس باقی ہی نہ رہے گا اور نہ ہی تم اس کے لئے باقی رہو گے "۔

آپ ہی کا ارشاد ہے: " عطا بقدرِ نیت ہوتی ہے "۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اجابت دعا کے مطابق ہوتی ہے۔ سائل جس قدر قلب کی گہرائیوں سے مانگتا ہے اسی قدر اسے عطا ہوتی ہے۔ اس کی دعا کے الفاظ کا اعتبار نہیں ہوتا، کبھی الفاظ معانی اور مفاہیم کا ساتھ نہیں دیتے۔ اجابتِ دعا کے بارے میں اس سے جامع تر اور حسین تر کوئی کلمہ نہیں۔ کیونکہ آپؑ نے اجابتِ دعا کے اصول کو نہایت مختصر عبارت میں بیان فرمایا ہے جس میں وہ تمام اسباب آجاتے ہیں جو دعا کی عدم اجابت کا سبب بنتے ہیں۔ مثلاً قبولیت کا دیر سے ظاہر ہونا، دنیا میں مسئولہ چیز سے بہتر چیز ملنا، یا آخرت میں اس سے بہتر ملنا۔ یا سائل کے مناسب تر چیز کا مل جانا وغیرہ۔ سائل اکثر کسی خوشگوار چیز کا سوال کرتا ہے حالانکہ اس کی فوری عطا خود اس کے حق میں خوشگوار نہیں ہوتی۔ اس کی عطا میں تاخیر کر دی جاتی ہے

تاکہ سائل کی تشنگی بڑھے اور مسئولہ چیز اس کے لئے زیادہ خوشگوار ہو جائے"۔ گویا حقیقتاً اس کی خوشگواری کا سوال خود اس کی تاخیرِ عطا کا سوال بن جاتا ہے۔ اسی طرح امورِ دینی میں اہتمام کرنے والا مومن اگر عدم علم کے باعث ایسی چیز کا سوال کرے جس میں اس کے دین کی تباہی مضمر ہو، جبکہ وہ اسے اپنی سعادت سمجھ رہا ہو۔ حالانکہ اس کی سعادت درحقیقت یہ نہ ہو، جبکہ اس نے حقیقتاً تو سعادت کا سوال کیا تھا، اس لئے اس کی یہ دعا دنیا میں نہیں آخرت میں شرف قبولیت پائے گی۔

عدۃ الداعی میں حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے: "بندہ کبھی بھی اپنے پروردگار کی طرف ہاتھ نہیں پھیلاتا، مگر اللہ اسے خالی لوٹانے سے حیا فرماتا ہے وہ اپنے فضل و رحمت سے جو چاہتا ہے اسے عطا فرما دیتا ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو اپنا ہاتھ نہ لوٹائے تا آنکہ اپنے سر اور چہرے پر مل لے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ "اپنے چہرے اور سینے پر مل لے"۔ مولف کہتے ہیں درِ منثور میں اسی کے ہم معنی متعدد صحابہ مثلاً حضرت سلمانؓ، جابرؓ، عبداللہ بن عمرؓ، انس بن مالکؓ اور ابنِ ابی مغیثؓ کے طریق سے، نبی کریمؐ سے آٹھ (۸) روایات میں ہاتھ اٹھانا بھی مذکور ہے۔ بعض لوگوں نے یہ کہ کر ہاتھ اٹھانے سے انکار کیا کہ اس سے ذاتِ باری تعالیٰ کی تجسیم اور جہت ثابت ہوتی ہے کیونکہ ہاتھوں کا آسمان کی جانب اٹھانا اس بات کی دلیل ہے کہ خدا آسمان میں ہے، حالانکہ وہ جہت یا مکان سے منزہ ہے۔ لیکن یہ قول فاسد ہے کیونکہ تمام عباداتِ بدنیہ کی حقیقت، قلبی توجہ کو ایک مقام پر مرکوز کرنا ہے اور بلند ترین حقائق کو خیال کے قالب میں اتارنا ہے جیسا کہ نماز، روزہ، حج وغیرہ کے اجزا اور شرائط سے مترشح ہوتا ہے۔ اگر یہ چیز نہ ہوتی تو عباداتِ بدنیہ کی بات ہی نہ بنتی۔ اسی طرح دعا بھی توجہ قلبی اور طلب باطنی کی ایک ظاہری شکل ہے اور یہ عادتِ جاریہ ہے کہ

فقیر مسکین کسی غنی سے ہمیشہ ہاتھ اٹھا کر اور ہاتھ پھیلا کر سوال کرتا ہے اور یہ اظہار ہے اس کی عاجزی اور ذلت کا جو اس کی قلبی اور باطنی حقیقت ہے۔

شیخ نے اپنی مجالس میں اور عدۃ الداعی میں مرسلاً مروی ہے کہ "رسول اللہؐ جب دعا فرماتے تو اپنے ہاتھ اس طرح بلند کرتے جیسے کھانے کا طلبگار مسکین کھانا مانگتا ہے"۔

بحار الانوار میں حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا "اے اللہ! میں فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ یہ سن کر آپؑ نے فرمایا: "تم تو اپنے مال اور اولاد سے پناہ مانگ رہے ہو، اس لئے کہ ارشادِ باری ہے اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ (تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو بس آزمائش کی چیزیں ہیں) تم کہو، میں تمام فتنوں کی گمراہیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

عدۃ الداعی میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے: "اللہ تعالیٰ بھولنے والے بے پرواہ دل کی دعا قبول نہیں فرماتا"۔ عدۃ الداعی ہی کی ایک اور روایت میں حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ "اللہ تعالیٰ لہو ولعب میں مشغول دل کی دعا قبول نہیں فرماتا"۔ ان روایات کے ہم معنی اور روایات بھی ہیں۔ اس میں رمز یہ ہے کہ سہو اور لہو ولعب میں دعا اور سوال کی حقیقت ہی متحقق نہیں ہوتی۔ دعوات راوندی میں ہے کہ توراۃ میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرماتا ہے: "تو ہمیشہ میرے بندوں میں سے کسی کے خلاف دعا کرتا رہتا ہے کہ اس نے تجھ پر ظلم کیا ہے۔۔۔ جبکہ میرے ایسے بندے بھی ہیں جو تیرے لئے بددعا کرتے ہیں کہ تو نے ان پر ظلم کیا ہے۔ اگر تو چاہے تو میں تیری ان کے بارے میں اور ان کی تیرے بارے میں دعا قبول کر لوں؟ اور اگر تو چاہے تو میں اسے قیامت تک مؤخر کر دوں"۔ مؤلف کہتے ہیں کہ اس میں یہ راز پنہاں ہے کہ جو شخص کسی چیز کا سوال کرتا ہے وہ حقیقت میں اس بات پر راضی ہوتا ہے اور اس

طرح اس کی یہ رضامندی ان تمام لوگوں کے لئے بھی ہوتی ہے جو ایسی صورتحال سے دوچار ہوں۔ اس لئے جب وہ کسی ظالم سے انتقام کی دعا مانگتا ہے تو گویا وہ حقیقت میں ظالم سے انتقام پر راضی ہے۔ اس معاملے میں چونکہ وہ خود بھی ظالم ہے لہٰذا حقیقتاً اپنے ہی خلاف دعا کر رہا ہے جبکہ وہ کبھی ہرگز اپنے لئے اس سزا پر راضی نہ ہوگا جس کے لئے وہ دوسروں کے لئے راضی ہے۔ گویا اس طرح ایسی دعائیں کالعدم ہوتی ہیں اور ان کا حقیقی صدور ہی نہیں ہوتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور انسان تو برائی کی درخواست بھی (اس تقاضے سے) کرتا ہے جس طرح بھلائی کی درخواست اور انسان ہے ہی جلد باز" (الاسرا۔۱۱)۔ عدۃ الداعی میں ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جس کی بدولت اللہ تمہیں فائدہ عنایت فرمائے؟ عرض کی ہاں یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے حقوق کی نگہبانی کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ پر نظر رکھ، اسے اپنے ساتھ پائے گا۔ فراخ دستی میں اسے یاد رکھ، وہ تجھے تکلیف میں یاد فرمائے گا۔ جب بھی سوال کر اللہ سے کر، جب بھی مدد مانگ اللہ سے مانگ"۔ مؤلف فرماتے ہیں کہ فراخ دستی میں یاد کرنے کا مطلب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے تجھے فراخدستی اور آرام دیا ہو تو اس وقت خدا سے دعا کرتا رہ، اور اسے مت بھول، تاکہ وہ مصائب اور تنگی میں تیری دعا قبول فرمائے اور اس کی رحمت تجھے نہ بھلائے۔ جو شخص حالتِ فراخی میں اپنے پروردگار کو بھول گیا گویا وہ اسبابِ ظاہری کا مطیع ومنقاد ہوا اور مصائب میں اپنے رب کی بارگاہ میں اطاعت کا مظاہرہ کر کے اس نے یہ ثابت کیا کہ وہ مصائب وآلام میں بھی رب کی ربوبیت کا قائل ہے۔ حالانکہ یہ اپنے مقام پر ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ربّ تعالیٰ تو ہر حال میں رب ہے۔ یہ تو اس کی فراخی حالات تھی جس کے سبب اس نے اپنے رب کو بھلا دیا تھا۔ یہی مضمون بعض اور

روایات سے بھی ماخوذ ہے چنانچہ مکارم الاخلاق میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "جس نے قبل از نزولِ بلا عافیت کی دعا کی ہوتی ہے، وہ دعا نزولِ مصائب کے وقت قبول ہو جاتی ہے"۔ بعض عرفاء نے کہا ہے کہ "دعا ایسی آواز ہے جو آسمانوں میں رد نہیں کی جاتی۔ جس نے مصائب سے قبل دعا نہیں مانگی ہوتی، مصائب کے نزول کے وقت اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اس کی دعا پر فرشتے کہتے ہیں "یہ بھلا کس کی آواز ہے؟ اس آواز کو تو ہم پہچانتے ہی نہیں"۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی موئد ہے کہ فرمایا: "انہوں نے اللہ کو بھلا دیا سو اللہ نے انہیں بھلا دیا" (توبہ ۶۷)۔ وہ دعا رد نہیں ہوتی جو انقطاع کے ساتھ کی جائے۔ کیونکہ مطلق مصائب اسبابِ ظاہری سے مکمل انقطاع کا باعث نہیں ہوتے۔ اس لئے ارشادِ گرامی ہے: "جب بھی سوال کرو اللہ سے سوال کرو، اور جب بھی مدد مانگو اللہ ہی سے مدد مانگو"۔

اس حدیث میں اس نکتہ کو واضح کیا گیا ہے کہ سوال اور مدد طلب کرنے کا تعلق حقیقتاً صرف باری تعالیٰ ہی سے ہے۔ رہے دنیا کے وہ اسباب جو عادۃً ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں، ان کی سببیت اس حد تک ہے کہ جس حد تک اللہ نے ان کو محدود فرمایا ہے۔ اس لئے یہ حقیقی اثر نہیں رکھتے۔ صرف مقصود تک رسائی کا وسیلہ اور طریقہ ہیں۔ حقیقی قدرت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ چنانچہ بندہ پر لازم ہے کہ اپنی حاجات کے لئے بارگاہِ کبریا میں سوالی ہو، اور کسی ظاہری سبب پر اعتماد نہ کرے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ خداوندِ عالم اسباب کے وسیلے سے بندوں کی حاجتیں پوری فرماتا ہے۔ اس لئے اس ارشادِ رسولؐ میں مسبب الاسباب خدا پر اعتماد کی دعوت دی گئی ہے۔ اس لئے کہ وہی اسباب میں تاثیر اور طاقت ودیعت فرماتا ہے۔ اس لئے اسباب پر اعتماد کرنا بے فیض بلکہ خود محتاجِ اشیاء سے فیض کی طلب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ضرورتیں اگرچہ اسباب

ہی کی محتاج ہیں مگر ان کی حیثیت وہی ہے جو زبان کی ہے، جو دل کے لئے صرف وسیلۂ اظہار ہے۔ یا جسم کی حیثیت ہے جو انسان کی صرف ظاہری شکل ہے۔ لیکن حقیقی سبب صرف وہی ذاتِ باری ہے۔ اس لئے اسباب سے کام لیتے ہوئے نگاہ صرف اس ذاتِ مسبب الاسباب پر ہو، خود اسباب پر نگاہِ طلب نہ اٹھے۔ نہ ان سے کوئی توقعات باندھی جائیں۔ انسان ہی کو دیکھیں کہ وہ ہر کام میں اسباب کا محتاج ہے کیونکہ وہ اپنے تمام افعال کے انجام دینے میں اپنے بدن کے اعضاء وارکان کا محتاج ہے۔ اس کو عطا کے لئے ہاتھ، دیکھنے کے لئے آنکھ اور سماعت کے لئے کان کی احتیاج ہے۔ اب اگر کوئی اسباب سے قطع نظر کر کے خدا سے مانگتا ہے تو گویا وہ بغیر آنکھ کے دیکھنا، بغیر ہاتھ کے دینا، اور بغیر کان کے سننا چاہتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے سوا اسباب پر ہی اعتماد کر رہا ہے تو گویا وہ صرف ہاتھ، آنکھ اور کان کی طرف متوجہ ہے اور اس شخص سے غافل ہے جس کے ہاتھ، آنکھ اور کان سے یہ تمام امور سرزد ہو رہے ہیں۔ البتہ یہ واضح رہنا بہت ضروری ہے کہ امور کا اسباب سے منسلک ہونا اللہ کی غیر متناہی قدرتِ کاملہ کو مقید نہیں کرتا اور نہ ہی اسکے اختیارات کو سلب کرتا ہے۔ جیسا کہ انسان کی سابقہ مثال سے واضح ہو جاتا ہے کہ انسان لینے، دینے، دیکھنے اور سننے پر قادر ہے لیکن یہ افعال ہاتھ، آنکھ اور کان کے محتاج ہیں (گویا فعل اپنے صدور کے لئے سبب کا محتاج ہے)۔ مگر اللہ کی ذات قادر علی الاطلاق ہے۔ البتہ افعال اپنی خصوصیات کی بدولت بعض اسباب کے محتاج ہیں۔ مثلاً زید (کوئی بھی انسان) کا وجود اللہ کا فعل ہے لیکن اپنے وجود میں آنے کے لئے ماں، باپ، مقام اور دیگر شرائط کا محتاج ہے۔ اس کے بغیر اس کا وجود میں آنا ہی ممکن نہیں۔ ان سے واضح ہوا کہ یہ فعل ہوتا ہے جو اسباب پر موقوف ہوتا ہے، فاعل موقوف نہیں ہوتا۔

حضورؐ کا یہ ارشاد ہے کہ: "تقدیر کا قلم قیامت تک انجام پانے والے امور کے بارے میں جاری ہو چکا"۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ "جب بھی مانگو اللہ ہی سے مانگو"۔ یہ دوسرا جملہ پہلے جملے کا نتیجہ اور ثمرہ ہے۔ اس طرح پہلا جملہ دوسرے جملے کی علت ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ حوادث اللہ کے ہاں مرقوم اور مقدور ہو چکے ہیں اور ان میں کوئی سبب بھی حقیقی طور پر مؤثر نہیں ہے۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ اسباب بنیادی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس لئے اللہ کے غیر سے سوال نہ کرو اور نہ غیر سے مدد مانگو، کہ وہ بے حیثیت ہیں۔ اصل سلطنت، حکم، حکومت، مشیت (مرضی) صرف اللہ ہی کی ہے جو دائمی باقی رہنے والی جاری وساری ہے۔

اعتراض کا جواب

بہت سے راویوں سے دعا کے بارے میں ایک روایت مروی ہے: "دعا بھی تقدیر ہے"۔ یہی حدیث یہودیوں کے دعا پر اس اعتراض کا جواب ہے جو یہ کہتے ہیں کہ دعا میں جو سوال کیا جا رہا ہے یا تو اس کا ملنا تقدیر میں ہے یا نہیں ہے۔ پہلی صورت میں اسکا ملنا یا ہونا لازم ہے جبکہ دوسری صورت میں ناممکن۔ دونوں صورتوں میں دعا کی تاثیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جواب یہ ہے کہ کسی چیز کا مقدور ہونا بھی اس کے وجوب میں لانے والے اسباب سے مستغنی نہیں ہوتا۔ دعا بھی وجود میں لانے کا ایک سبب ہے۔ دعا چونکہ اسباب میں سے ایک سبب ہے جس کے نتیجہ میں اشیاء وجود میں آجاتی ہیں۔ اسی لئے فرمایا کہ "دعا بھی تقدیر سے ہے"۔

بحار میں ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "قضا کو دعا ہی لوٹاتی ہے"۔ حضرت امام جعفر صادقؑ مروی ہے "دعا حتمی قضا تک کو لوٹا دیتی ہے"۔ حضرت امام ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ سے مروی ہے کہ "ہمیشہ دعا مانگتے رہو کہ دعا اور اللہ سے

سوال ان مصائب کو دور کر دیتا ہے جو مقدور ہیں، چاہے ان کی قضا بھی جاری ہو چکی ہو۔ صرف ان کا عملی اجرا باقی ہو۔ ایسی حالت میں بھی اگر بندہ اپنے رب سے دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی مصیبت کو رد کر دیتا ہے "۔ جنابِ امام صادقؑ سے مروی ہے "دعا حتمی اور مبرم قضا تک کو پھیر دیتی ہے۔ اس لئے خدا سے دعا کرو کہ یہ رحمت کی چابی اور حاجت کی برآوری ہے۔ اللہ کی رحمتوں کے خزانے دعا سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ جب دروازے کو بکثرت کھٹکھٹایا جاتا ہے تو وہ کھٹکھٹانے والے کے لئے کھل ہی جاتے ہیں "۔ اس حدیث میں بار بار دعا کرنے پر اصرار فرمایا ہے۔ اس لئے کہ کثرتِ دعا اخلاص اور ایمان پر دلالت کرتی ہے۔ اسمٰعیل بن ہمام امام ابوالحسنؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: " بندے کی پوشیدہ اور سری (خفیہ) ایک دعا ستر اعلانیہ دعاؤں کے برابر ہے "۔ اس حدیث میں دعاؤں کو خفیہ طور پر کرنے اور چھپانے کا حکم دیا گیا ہے کہ اس سے طلب میں اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ الکارم میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے: "دعا رد کر دی جاتی ہے جب تک محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود نہ بھیجا جائے "۔ آپؑ ہی سے مروی ہے: "جو اپنی حاجت سے قبل چالیس مومنین کے لئے دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے"۔

دعا کا طریقۂ کار

حضرت امام صادقؑ سے مروی ہے کہ: " ایک شخص نے امامؑ سے پوچھا کہ قرآن مجید میں دو آیات ایسی پاتا ہوں کہ جب ان پر عمل کرتا ہوں تو نتیجہ نہیں پاتا۔ آپؑ نے پوچھا کہ وہ کون سی آیات ہے؟ اس نے کہا اُدْعُونِیْ فَاَسْتَجِبْ لَکُمْ (مجھ سے مانگو میں قبول کرونگا) مگر ہم جب دعا مانگتے ہیں تو قبولیت نہیں دیکھتے۔ آپؑ نے فرمایا کہ کیا تمہارے خیال میں اللہ وعدہ خلافی فرماتا ہے؟

اس نے کہا نہیں۔۔امامؑ نے پوچھا پھر؟ اس نے کہا کہ یہ بات نہیں معلوم۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں تمہے بتاتا ہوں، جو اللہ کے فرامین کی اطاعت کرتا ہے اور پھر دعا کو دعا کے طریقوں کے مطابق دعا کرتا ہے، اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اس نے پوچھا، دعا کا طریقہ کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: دعا کی ابتدا اللہ کی حمد، اور عظمت کے ذکر سے کرو۔ اپنے اوپر ہونے والی نعمتوں کی بارش کے تذکرے سے کرو۔ پھر ان نعمتوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرو۔ پھر محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیجو، پھر اپنے گناہوں کو یاد کر کے ان کی بخششیں اور مغفرت طلب کرو۔ اس کے بعد اپنے مطلب کی دعا کرو۔ پھر میں نے دوسری آیت مَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ (جو چیز تم اللہ کے لئے خرچ کرو گے اس کا نعم البدل پاؤ گے) پڑھی اور پوچھا کہ میں اس کا نعم البدل یا اثر نہیں پاتا۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تمہارا خیال ہے کہ اللہ وعدہ خلافی فرماتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ ہرگز نہیں۔ آپؑ نے پوچھا پھر؟ اس نے عرض کی۔ نہیں معلوم۔ آپؑ نے فرمایا: اگر تم میں سے جب کوئی حلال کی کمائی میں سے خرچ کرتا ہے، تو ہر درہم کے بدلے اللہ اسے نعم البدل عطا فرماتا ہے۔ ' ان احادیث میں آدابِ عطا تعین ہوئے۔ یہ آداب بندے کو دعا اور استجابتِ دعا سے قریب کرتے ہیں۔ الدرّ المنثور میں ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: 'جب اللہ تعالیٰ کس بندے کی دعا کو قبول کرنا چاہتا ہے تو اسے دعا کی اجازت (توفیق) مرحمت فرماتا ہے'۔ ابنِ عمرؓ ہی نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ: ' جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا، اس کے لئے رحمت کے دروازے کھولے گئے '۔ ایک اور روایت میں ہے: ' تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا (یعنی دعا کی توفیق دی گئی) اس کے لئے جنت کے دروازے کھولے گئے '۔ اس قسم کی روایات ائمہ اہلبیتؑ سے بھی مروی ہیں: ' جسے دعا دی گئی، اسے قبولیت دی گئی

الدر المنثور ہی میں معاذ بن جبلؓ رسول کریمؐ سے روایت فرماتے ہیں کہ: "اگر تمہیں صحیح معنوں میں معرفتِ الٰہی حاصل ہوتی تو تمہاری دعاؤں سے پہاڑ ہل جاتے"۔ مؤلف لکھتے ہیں کہ اس میں یہ راز پنہاں ہے کہ خدا کے مقامِ ربوبیت، حاکمیت اور سلطنت مطلقہ سے ناواقفیت انسان کو اسباب پر اعتماد کی دعوت دیتی ہے اور اس طرح رفتہ رفتہ وہ یہ یقین کرنے لگتا ہے کہ اسباب بھی حقیقی مؤثر ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اشیاء کے صدور کو اسبابِ ظاہری ہی کا نتیجہ گرداننے لگتا ہے یا کم از کم یہ سمجھنے لگتا ہے کہ ان اسباب کا بڑا مقام ہے۔

مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ حرکت (چلنا) مقصد سے قریب کرتا ہے اور سفر منزل سے قریب کرنے کا سبب ہے۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ سفر کرنا واسطہ ہے اور اللہ ہی مؤثر ہے، لیکن ساتھ ساتھ سبب (سفر) کی بقا کا اعتقاد بھی برقرار رہتا ہے کہ اگر چلیں گے نہیں تو منزل کا قرب نہ ملے گا۔ بہرحال ہم مسببات کے خلاف نہیں اگرچہ اسباب صرف واسطہ ہوتے ہیں، مؤثر بالذات نہیں ہوتے۔ تاثیر واقعی صرف اللہ مسبب الاسباب سے ہوتی ہے لیکن ہمارا یہ وہم کے اسباب بھی مؤثر ہیں، اللہ تعالیٰ کی عظمت، حاکمیت، سلطنت اور قدرتِ مطلقہ کے منافی ہے۔ یہی وہ وہم ہے جس کے باعث ہم اسباب عادیہ کے بغیر مسببات یا نتیجہ کے وجود ہی کو محال سمجھتے ہیں۔ سفر ہی سے منزل کا قرب، کھانے ہی سے سیری اور پانی سے ہی سیرابی کو لازمی سمجھتے ہیں۔

معجزات کی بحث میں بیان کیا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور مسببات کے درمیان اسباب کا واسطہ حق ہے۔ جس سے مفر تو نہیں، لیکن حوادث اور امور کے جاری ہونے کو اس پر منحصر سمجھنا درست نہیں۔ کیونکہ کتاب وسنت سے اسباب کا واسطہ ہونا تو ثابت ہے لیکن ان پر انحصار کو قرار دینا غلط ہے۔ البتہ محالات عقلی ہماری بحث سے خارج ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جو چیز عادتاً محال ہو وہ

محال ذاتی یا ناممکن نہیں ہوتی (بلکہ ان کا وجود میں آنا ممکن ہے۔مترجم) اسی لئے دعا ان امور میں بھی قبول ہوتی ہے۔جیسا کہ انبیاءِ کرامؑ کے معجزات سے ثابت ہے جو ان کی دعا کی قبولیت کا نتیجہ تھے۔

تفسیر العیاشی میں امام صادقؑ سے آیہ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي (پس میری بات مانو اور مجھ پر بھروسہ رکھو) کی تفسیر منقول ہے کہ: "اس بات پر ایمان رکھو کہ میں تم کو جو تم مانگتے ہو وہ دینے پر قادر ہوں"۔

تفسیر مجمع البیان میں حضرت امام صادقؑ سے مروی ہے کہ امامؑ نے فرمایا: "وَلْيُؤْمِنُوا بِي (مجھ پر ہی بھروسہ رکھو) کا مفہوم ہے کہ: اس بات پر یقین رکھو کہ میں تمہاری تمام مرادیں پوری کرسکتا ہوں اور ہر سوال کو پورا کرسکتا ہوں۔اور لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (شاید وہ راہِ حق کو پالیں) کا مطلب یہ ہے کہ شاید وہ راہِ خدا کو پالیں یعنی خدا کی طرف رواں دواں ہوں"۔(یعنی خدا کی اطاعت، محبت اور اسکی رضامندی کے حاصل کرنے کو زندگی کا اصل مقصد بنالیں)۔

صحیفۂ کاملہ سجّادیہ

سب سے اعلیٰ نعمتوں کے حصول کے لئے بہترین دعا

اور خدا کی معرفت

تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جو ایسا اوّل ہے جس سے کوئی اوّل نہ تھا۔اور جو ایسا آخر ہے جسکے بعد کوئی آخر نہیں۔وہ خدا جسکو دیکھنے سے دیکھنے والوں کی آنکھیں عاجز ہیں (یعنی اُس کی ذات کو کوئی آنکھ دیکھ نہیں سکتی) اور جسکی تعریف کرنے سے تمام تعریف کرنے والوں کی عقلیں قاصر ہیں۔(یعنی خدا کی پوری تعریف پوری عقل کے پورے استعمال سے بھی ممکن نہیں کیونکہ اسکی عظمت اور اسکی شان لامحدود ہے اسلئے اسکی عظمت اور شان پوری طرح ہماری عقلوں میں سما ہی نہیں سکتی)۔

(اے برتر از قیاس وگمان وخیال ووہم)

وہ خدا جسنے پوری کائنات کو صرف اپنی طاقت اور قدرت سے پیدا کیا اور اسکو جیسا چاہا بنایا۔پھر اسکو صرف اپنی مرضی سے جسطرح چاہا چلایا اور پھر ہمیں اپنی محبت کے راستے پر چلنے کی ترغیب دی۔اسکے ساتھ ساتھ اُسنے اپنی تمام مخلوقات کے لئے روزی بھی معیّن فرمائی۔جسے زیادہ رزق دیا اُسے (خدا کے سوا) کوئی گھٹانے والا گھٹا نہیں سکتا۔اور جسے کم رزق دیا اُسے (خدا کے سوا) کوئی بڑھانے والا بڑھا نہیں سکتا۔پھر اُسنے زندگی کا ایک وقت بھی مقرّر کر دیا کہ اب ہر شخص ہر دن اپنے آخری وقت کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔پھر جب وہ اپنی مُدّتِ حیات پوری کر لیتا ہے تو خدا اُسکو یا تو اپنے

بے پناہ ثواب اور نعمتوں کی طرف لے جاتا ہے، جسطرف اسکو خدا نے بلایا تھا (کیونکہ خدا نے ہمیں خود اپنی اطاعت یعنی نیک کام کرنے کا حکم دیا تھا۔ اگر جنے وہ نیک کام کیے ہوتے ہیں تو خدا ہمکو اپنی ابدی حقیقی نعمتوں یعنی جنتوں کی طرف لے جاتا ہے) یا پھر اُسکی روح نکال کر اپنی خوفناک سزاؤں اور عذابوں کی طرف لے جاتا ہے، جسکو اُسنے پہلے ہی بیان فرما دیا تھا۔ کیونکہ خدا نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ جو شخص خدا کی نافرمانیاں کرے گا خدا اُسکو اپنے عدل کی وجہ سے سزا دیگا اور نیک کام کرنے والوں کو بہت اچھا بدلہ دیگا۔ اسلئے اب خدا سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوسکتی مگر تمام لوگوں سے ضرور پوچھ گچھ ہوگی (کہ اُنہوں نے خدا کی نافرمانی کے کام کیوں کیے؟ جبکہ اُنکو اُنکا نتیجہ پوری طرح سمجھا دیا گیا تھا) تمام تعریفیں اُس خدا کے لئے ہیں جسنے ہم پر پہلا احسان تو یہ کیا کہ (۱) اُسنے ہمیں خود کو پہچنوایا۔ پھر (۲) اپنی تعریف اور شکر ادا کرنے کا طریقہ بھی سمجھایا (۳) پھر ہم پر علم وفہم کے دروازے کھول دیے تاکہ ہم اُسکی صفاتِ عظمت اور اُسکے ایک ہونے کو سمجھ سکیں۔ اسطرح اُسنے ہمیں شرک، کفر، دہریت، گمراہی اور تمام غلط راستوں پر چلنے سے بچالیا۔

دعا

اسلئے مالک ہمیں اپنی ایسی تعریف وشکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے شکرگزار اور تیری تعریف کرنے والے بن کر زندہ رہیں اور تیری اطاعت کر کے تیری رضامندی اور بخششوں کو حاصل کرنے والوں میں سب سے آگے بڑھ جائیں۔ ہمیں اپنی ایسی تعریف کرنے کی توفیق عطا فرما جس تعریف کی وجہ سے موت کے بعد کی ہماری برزخی زندگی کے تمام اندھیرے چھٹ جائیں۔ قیامت کے دن کی ہماری تمام مشکلیں بالکل آسان ہوجائیں۔ کیونکہ قیامت کے دن ہر شخص کو اُسکے کاموں کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور کسی پر کسی طرح کا کوئی ظلم یا زیادتی نہیں ہوگی۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آسکے گا اور نہ

کسی کی کوئی مدد کی جائیگی۔ اسلئے ہمیں اپنی ایسی تعریف اور شکر ادا کرتے رہنے کی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری جنت کے بلند ترین درجات تک پہنچادے۔ ہمیں ایسی اپنی تعریف کرنے کی توفیق عطا فرما کہ جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں، جس دن تمام آنکھیں تیرے عذاب اور سزاؤں کی شدّت کو دیکھ کر حیرت اور دہشت سے پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ مگر وہ چہرے جو تیری تعریف اور شکر کرتے رہتے تھے، روشن ہو کر خوشی سے چمک دمک رہے ہونگے۔ اسلئے ہمیں اپنی ایسی تعریف اور شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما کہ اُس دن ہمارے چہرے خوشی سے روشن ہوں، جس دن تمام ناشکروں کے چہرے خوف سے سیاہ ہونگے۔

ہمیں اپنی ایسی تعریف اور شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما جسکی وجہ سے ہم تیری بھڑکائی ہوئی جہنم کی آگ سے آزادی حاصل کر کے تیری رحمتوں کے سائے میں ہمیشہ کے لئے آجائیں۔ اور ایسی عزّت حاصل کرلیں کہ تیرے مقرب ترین فرشتوں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے ہوئے تیرے پیغمبروںؑ کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔

تمام تعریفیں اُس خدا کے لئے ہیں جسنے ہمیں تمام خوبیاں اور کمالات حاصل کرنے کی صلاحیتیں عطا فرمائیں۔ پھر پاک صاف روزی بھی عطا فرمائی۔ ہمیں اپنی مخلوقات پر غلبہ اور حکومت دی۔

تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جسنے ہمارے جسموں میں اعصاب کا جال پھیلا دیا، تمام اعضاء کو ترتیب دیا۔ پھر ہمیں زندگی کی نعمتوں اور راحتوں سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیتیں بھی عطا فرمائیں۔ ایسے اعضاء عطا فرمائے کہ ہم حلال روزی کما سکیں، پھر ہمیں پاک و پاکیزہ روزی بھی عطا فرمائی۔ پھر اپنے فضل و کرم سے بے پناہ نعمتیں عطا فرمائیں۔ اسکے بعد ہمیں اپنی اطاعت کرنے

کا حکم دیا تا کہ ہمارا امتحان لے کہ ہم اپنے مالک اور محسن کی اطاعت کرتے ہیں کہ نہیں؟ یا اُسکی نافرمانیاں کرتے ہیں۔ اسطرح اُسنے ہمارے شکر کو جانچا۔ مگر ہم نے خدا کے راستے پر چلنے سے انکار کر دیا۔ اور وہ سب کام کیے جس سے خدا نے ہمیں روکا تھا۔ پھر بھی اُس خدا نے ہمیں فوراً اپنی سزاؤں میں نہیں پکڑ لیا۔ (یعنی ہمیں سزا دینے میں اُسنے جلدی نہیں فرمائی۔ بلکہ اپنے رحم و کرم کی وجہ سے ہمارے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا۔ یعنی اس بات کا انتظار فرمایا کہ ہم اُسکی نافرمانیوں سے بچکر خدا کی اطاعت کی زندگی اختیار کرلیں)۔

اسلئے میں خداوندِ عالم کی بے حد و بے پناہ تعریف اور شکر کرتا ہوں ہر اُس نعمت پر جو اُسنے ہمیں اور تمام انسانوں کو عطا فرمائی ہیں۔ ایسی حمد و تعریف کرتا ہوں جو اُن تمام چیزوں کے برابر ہو جن پر خداوندِ عالم کا علم حاوی ہے۔ میں تیری ایسی حمد و تعریف کرتا ہوں جو ہر تیری نعمت کے مُقابلے میں دوگنی، تگنی چوگنی ہو کر بڑھتی رہے اور اسطرح بڑھ چڑھ کر قیامت کے دن دائمی اور ابدی ہو جائے ۔(تا کہ اُسکے بدلے مجھے تیری ابدی نعمتیں اور تیرا قرب اور رضامندی مل جائے) میں تیری ایسی تعریف کروں جسکی کوئی حد و انتہا نہ ہو، جسکا کوئی سرا یا کنارہ نہ ہو، جسکی کوئی گنتی اور شمار ممکن نہ ہو، جسکی مدّت کبھی ختم نہ ہو۔ میں تیری ایسی تعریف کرسکوں جو تیری مکمل اطاعت کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ بن جائے (یعنی میری اُس تعریف کی وجہ سے تو مجھے اپنی مکمل عملی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرما دے) اور جسکی وجہ سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ اور میرے تمام گناہ معاف فرما دے۔ جسکی وجہ سے تو مجھے جنّت کا راستہ دکھا دے۔ اور اپنی سزاؤں سے بچا لے۔ میں تیری ایسی تعریف کرتا ہوں جو مجھے تیرے غیظ و غضب سے امان عطا فرما دے، اور مجھے یہ توفیق بھی عطا کر دے کہ میں ہر گناہ سے بچ سکوں اور تمام واجب حقوق ادا کرسکوں۔ مجھے اپنی ایسی تعریف اور شکر ادا

کرنے کی توفیق عطا فرما کہ جسکی وجہ سے میں تیرے خاص دوستوں اور چاہنے والوں میں شامل ہو کر خوش نصیب قرار پاؤں، اور تیری راہ میں اُن قتل ہونے والوں میں شامل ہو جاؤں جو تیرے دشمنوں کی تلواروں سے شہید ہوئے ہوں۔ بے شک تو ہی ہمارا حقیقی مالک، رازق اور آقا بھی ہے اور قابلِ صد شکر و تعریف بھی ہے۔

(نوٹ۔ یہ ایسی عظیم دعا ہے کہ جسمیں امامؑ نے خداوندِ عالم کی بہترین تعریف فرمائی ہے جس سے ہم خدا کی بہت اعلیٰ معرفت حاصل کر سکتے ہیں اور پھر امامؑ نے اسے خدا کی سب سے بڑی نعمت خدا کی تعریف کرنے، شکر اور اُسکی عملی اطاعت کرنے کی توفیق کو قرار دیا ہے، کیونکہ یہی تمام کمالات کا حاصل اور تمام کامیابیوں کی چابی ہے۔ اور آخر میں امامؑ نے ہماری سب سے بڑی کامیابی کی دعا تعلیم فرمائی ہے کہ مالک ہمیں اپنے خاص دوستوں یعنی نبیوںؑ، رسولوںؑ، اماموںؑ اور شہیدوں کا ساتھی بنا دے کیونکہ اس سے بڑی کامیابی کا تصور ممکن نہیں

؎ تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا)

خدا کی تعریف اور نبی اکرمؐ اور اُنکی اولادؑ کی خدمات اور اُنکے وسیلے کی دعا

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جسنے اپنے پیغمبر محمد مصطفیٰؐ کو ہماری ہدایت کے لئے بھیجا۔ اسطرح خداوندِ عالم نے ہم پر ایسا عظیم احسان فرمایا جو نہ پچھلوں پر فرمایا اور نہ آئندہ کسی قوم پر فرمائے گا۔ خداوندِ عالم نے ہم پر یہ احسان اپنی رحمتِ واسعہ اور قدرتِ کاملہ کی وجہ سے فرمایا کیونکہ خدا کی قدرت کسی کام کرنے

سے عاجز نہیں، چاہے وہ کام کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ اور کوئی چیز خدا کے قبضے سے نکل نہیں سکتی، چاہے وہ کتنی ہی بڑی اور طاقت ور ہی کیوں نہ ہو۔ خداوندِ عالم نے اپنی اسی قدرت سے اپنی تمام مخلوقات میں ہمیں آخری اُمت قرار دیا۔ اور اپنی قدرت، رحمت اور عظمت کا انکار کرنے والوں پر ہمیں اپنا گواہ بنایا۔ اپنی مہربانی کی وجہ سے ہمیں کثرتِ تعداد بھی عطا فرمائی۔

آلِ محمدؐ کی معرفت

(اس عظیم نعمت پر شکر ادا کرنے کے لئے) اے ہمارے مالک! تو خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ اور اُنکی پاک و پاکیزہ آلِ اطہارؑ پر جو تیری وحی کے امانتدار ہیں۔ تمام مخلوقاتِ عالم میں تیرے چنے ہوئے ہیں۔ تیرے تمام بندوں میں تیرے سب سے برگزیدہ ہیں، تیری رحمتوں کی طرف بلانے والے ہیں۔ تمام اچھے کاموں میں سب سے آگے بڑھ جانے والے، اور تیری برکتوں اور عطاؤں کا سرچشمہ ہیں۔ اُنہوں نے تیری شریعت اور دین کو مضبوطی سے جمایا، اور تیری راہ میں اپنے جسموں پر طرح طرح کی تکلیفوں کو برداشت کیا۔ لوگوں کو تیری طرف بلا کر خود اپنے عزیزوں، رشتہ داروں تک سے دشمنی مول لی۔ جنہوں نے تیری رضامندی حاصل کرنے کے لئے اپنی ہی قوم و قبیلے سے جنگ کی۔ تیرے دین کو زندہ کرنے کے لئے سب سے رشتے اور تعلقات کاٹ لئے۔ اپنے قریبی رشتہ داروں کو اپنے سے صرف اس لئے دور کر دیا کہ وہ تیرا انکار کرتے تھے۔ اور دور والوں کو صرف اسلئے خود سے قریب کر لیا کہ وہ تیرا اقرار کرتے تھے۔ صرف تیری محبت میں انہوں نے دور والوں سے دوستی اور اپنے نزدیکی رشتہ داروں سے دشمنی کی۔ تیرا پیغام پہنچانے کے لئے سخت سے سخت تکلیفیں برداشت کیں۔ تیرے دین کو پھیلانے کے لئے لوگوں کو نصیحتیں فرمائیں۔ انکی بھلائی

چاہی۔ اپنے پیارے وطن کو صرف اسلئے چھوڑ دیا تا کہ تیرے دین کو مضبوط کر دیں۔ اور تیرا انکار کرنے والوں پر غلبہ پائیں۔ انہوں نے تیرے دوستوں کو جہاد کرنے پر ابھارا اور صرف تیری مدد کے بھروسے اور سہارے پر تیرے دشمنوں کے مقابلے پر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کے تیرا دین غالب اور تیرا حکم بلند ہوا۔ حالانکہ مشرک اس بات کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے صرف اور صرف تیری خاطر (یعنی تیری رضامندی حاصل کرنے کے لئے) سخت کوششیں کیں، اسلئے اُنکوں اپنی جنت کے گھنے باغوں میں ایسا بلند ترین درجہ عطا فرما کہ کوئی اُن کے برابر نہ ہو سکے۔ خواہ وہ تیرے مقرب فرشتے ہوں یا کوئی تیرا بھیجا ہوا پیغمبر ہو۔ کوئی تیرے نزدیک اُنکے برابر نہ ہو سکے۔ اور تو نے اُن کے گھر والوں اور مومنین کی جماعت کے لئے جو اُنکی شفاعت قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اُس سے بھی بڑھ کر اُنھیں (حق شفاعت، عزتیں اور خوشیاں) عطا فرما۔ اے اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے (خدا)! اور برائیوں کو کئی گنا زیادہ اچھائیوں سے بدل دینے والے (خدا)! بے شک تو عظیم فضل و کرم کا مالک ہے۔ (میرے تمام کے تمام گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے)۔

فرشتوں کی معرفت

اور اپنے ان مقرب فرشتوں پر بھی رحمتیں نازل فرما، جنکا نام ہمیں معلوم ہو یا نہ معلوم ہو۔ جنکو تو نے اپنے کسی بھی کام پر معیّن فرمایا ہو۔ زمین، ہوا اور پانی پر رہنے والے تمام فرشتوں پر اور اُن تمام فرشتوں پر جنکو تو نے اپنی مخلوقات پر معیّن فرمایا ہے، اُن سب پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ اُن فرشتوں پر بھی رحمتیں نازل فرما جو قیامت کے دن ہر شخص کو ہنکا کر لانے والے ہونگے، ان تمام فرشتوں پر ایسی رحمتیں نازل فرما جو اُنکی عزت اور طہارت بڑھانے والی ہوں

اور اے اللہ جب تو اُن پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے تو ہمارے اس درود اور سلام کو بھی اُن تک پہنچادے اور ہم پر بھی اپنی خاص رحمتیں نازل فرما اسلئے کو تو نے ہمیں ان کے ذکرِ خیر کرنے کی خود توفیق عطا فرمائی ہے، بے شک تو بے حد بخشنے والا سخی اور کریم ہے۔

انبیاء کرامؑ، اُنکے اصحابؓ اور اُنکی پیروی کرنے والے عام مومنین کے لئے دعا

اے اللہ! ان لوگوں پر رحمتیں نازل فرما جو تیرے رسولوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اُن تمام مومنین کے گناہوں کو معاف فرما جو بن دیکھے تجھے اپنی عقلوں سے سمجھ کر دل سے مانتے ہیں۔ حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمدؐ تک کے زمانے تک جو لوگ ہدایت کرنے والے تھے اور برائیوں سے بچنے والے تھے ان سب پر ہمارا اسلام ہو۔ خاص کر اُن اصحابِؓ رسول پر جنھوں نے پوری طرح جناب رسولِ خداؐ کا ساتھ دیا، اور پوری قوت اور بہادری کے ساتھ تیرے رسولؐ کی مدد کی۔ ان پر ایمان لانے میں جلدی کی۔ جب رسولِ خداؐ نے اُن کے سامنے اپنی رسالت کی دلیلیں پیش کیں تو انہوں نے لبیک کہی اور تیرے رسولؐ اور تیرے دین کا بول بالا کرنے کے لئے اپنے بیوی بچوں تک کو چھوڑ دیا، اور اپنے باپ بیٹوں تک سے جنگ کی اور تیرے نبی اکرمؐ کے وجود کی برکت کی وجہ سے کامیابیاں حاصل کیں۔ وہ رسولِ خداؐ کی محبت اپنی رگ رگ میں لئے ہوئے تھے۔ ایسے تمام لوگوں کو بہترین جزا عطا فرما۔

وہ تمام لوگ ہمیشہ یہ دعا مانگا کرتے تھے ' اے ہمارے پالنے والے مالک! ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کی غلطیوں کو بخش دے جو ایمان لائے ہیں اور جو ہم سے پہلے تھے اور ہم سے آگے بڑھ گئے۔ (یعنی اُنکا عمل ہمارے عمل سے

کہیں بہتر تھا) اے اللہ! اپنے رسولؐ کے اُن پیروی کرنے والوں اور اُن کے بیوی بچوں پر بھی رحمتیں نازل فرما جو تیری اطاعت کرنے والے ہیں۔ اُن پر آج سے لے کر قیامت تک خاص الخاص رحمتیں نازل فرما۔ ایسی رحمتیں جو انکو انکے گناہوں کی سزاؤں سے بچالیں اور جنت کے گلزاروں کی وسعتوں میں پہنچا دیں۔ شیطان کے تمام مکروفریب سے انہیں بچائے رکھ۔ وہ جس اچھے کام یا اچھی چیز حاصل کرنے کے لئے تجھ سے مدد چاہیں، اُن کی مدد فرما اور دن رات کے مصائب وآلام، حوادث ومشکلات میں اُنکی حفاظت فرما۔ اُنکو خوشخبریاں سنا اور اُنکو صرف تجھ سے امیدیں باندھنے کی توفیق عطا فرما۔ صرف تجھ سے ہی تیری نعمتیں مانگتے رہنے کی توفیق عطا فرما۔ اُنکو ایسا بنادے کہ وہ جب دوسروں کو تیری نعمتیں ملتے دیکھیں، تو تجھ پر بے انصافی کرنے کا الزام نہ لگائیں۔ اُنکو دنیا کی معمولی نعمتوں سے بے تعلق اور بے رغبت بنادے اور آخرت کی تیری عظیم نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے کو اُن کی نگاہوں میں سب سے اچھا بنا دے اور روحوں کے جسموں سے جدا ہونے کے دن اُنکو ہر قسم کے کرب و پریشانی سے بچالے۔ دنیا و آخرت کی مصیبتیں اُن کے لئے آسان کردے۔ ہر قسم کے فتنوں، امتحانوں، خطروں، مصیبتوں اور جہنم کی شدید سزاؤں میں پڑے رہنے سے اُنہیں نجات عطا فرما اور اُنہیں اپنے پاس امن وسکون کی جگہ جنت جو برائیوں سے بچتے رہنے والے متقین کی ہمیشہ ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے، وہاں اُنکو منتقل کردے۔

اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے دعا مانگنے کا طریقہ

اے وہ خدا جسکی بڑائی اور کمالات کے عجائبات ختم نہیں ہوسکتے محمد مصطفیٰؐ اور اُنکی پاکیزہ اولادؑ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور ہمیں اپنی بڑائی اور اپنی

کبریائی کے پردوں میں چھپا کر تمام برے کاموں سے بچالے اور محمدؐ وآلِ محمدؐ کے صدقے ہماری گردنوں کو اپنے غیض وغضب اور اپنے عذاب کی سزاؤں سے بالکل آزاد کردے۔

اے وہ جسکی رحمت کے خزانے کبھی ختم ہونے والے نہیں۔ خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور ان رحمتوں میں ہمارا بھی حصّہ قرار دے۔

اے وہ خدا جسکی ذات کو آنکھیں دیکھ ہی نہیں سکتیں، محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص رحمتیں نازل فرما اور ہم کو اپنی رحمتوں سے قریب کرلے۔

اے وہ ذات جسکی بڑائی کے سامنے تمام بڑائیاں پست وحقیر ہیں، اپنی خاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور ہمیں اپنے پاس عزّت کا مقام عطا فرما۔

اے وہ خدا جسکے سامنے تمام چھپے ہوئے راز ظاہر ہیں، خاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور ہمیں اپنے سامنے ذلیل نہ کر، اپنی بے پناہ بخششیں عطا فرما کر ہمیں (اپنی مخلوق سے قطعاً) بے نیاز اور بے پرواہ بنادے۔ تاکہ ہم دوسروں سے سوال ہی نہ کریں، اور تیرے فضل وکرم کی وجہ کسی سے نہ ڈریں۔

اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص رحمتیں نازل فرما اور ہمیں ہر قسم کے فائدے پہنچا، ہر قسم کے نقصانات سے بچالے۔ ہمیں دھوکہ دینے والے ہمارے دشمنوں کو اپنے مکروتدبیر سے اپنی سزاؤں کا نشانہ بنادے، تاکہ ہمیں اپنے دشمنوں پر مکمل غلبہ حاصل ہوجائے اور ہمارے دشمنوں کو ہم پر غلبہ نہ عطا فرما۔

محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص رحمتیں نازل فرما اور ہمیں اپنی ناراضگی سے محفوظ کردے۔ (یعنی ہم سے پوری طرح راضی ہوجا) اپنے فضل وکرم سے ہماری حفاظت فرما اور اپنی طرف آنے کی ہمیں ہدایت فرما اور اپنی رحمتوں اور عطاؤں سے ہمیں دور نہ کر، اسلئے کہ جسے تو خود اپنی ناراضگی سے بچالے گا، وہی بچ سکے گا

اور جسے تو خود ہدایت کرے گا، وہی حقیقتوں کو جان سکے گا، اور جسے تو اپنی رحمتوں کے قریب کرے گا، وہی فائدوں میں رہے گا۔

اے وہ معبود! (جسکی عبادت کی جاتی ہے) محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور ہمیں زمانے کے تمام حادثات، مشکلات، سختیوں اور مصیبتوں سے بچائے رکھ۔ شیطان کی مکاریوں اور بدمعاشیوں اور اُسکی دھوکے بازیوں سے محفوظ رکھ اور جابر وظالم حکمرانوں کی سخت کلامیوں اور بدتمیزیوں سے پناہ عطا فرما۔

اے اللہ! بے نیاز ہونے والے طاقتور تیری ہی قوت واقتدار کے سہارے بے نیاز اور طاقتور ہوتے ہیں اسلئے خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور ہمیں (اپنی تمام مخلوقات سے) بے نیاز کردے (یعنی ہم سوائے تیرے کسی کے محتاج نہ رہیں)۔

تمام عطا کرنے والے تیری ہی بخششوں سے بڑے بڑے حصے پاتے ہیں، اور پھر دوسروں کو عطا کرتے ہیں، اسلئے خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور ہمیں بھی اپنی رحمتیں عطا فرما۔

تمام ہدایت پانے والے تجھ سے ہی ہدایتوں کی دولت حاصل کرتے ہیں، اسلئے خاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور ہمیں اپنی ہدایتیں عطا فرما۔

اے اللہ! جسکی تو مدد کرتا ہے، اسکو دوسروں کی مدد نہ کرنا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور جسے تو عطا کرتا ہے اُسکو تیری عطاؤں سے کوئی محروم نہیں رکھ سکتا اور روکنے والے تیری عطاؤں کو اُس سے روک نہیں سکتے۔ اور جسکو تو ہدایت کرتا ہے اُسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، اسلئے خاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور اپنے غلبے اور قوت کے ذریعہ ہمیں لوگوں کے شر اور تمام مصیبتوں سے بچائے رکھ اور اپنی بخششوں کے ذریعہ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

اے اللہ! خاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور ہمارے دلوں کو برائیوں سے اسطرح محفوظ کردے کہ وہ ہمیشہ تیری بڑائی کو یاد کرتے رہیں، اور اپنی فراغت کے لمحوں میں تیری نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے رہیں اور اپنی زبانوں سے تیرے احسانوں کو بیان کرتے رہیں۔ اے اللہ! خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور ہمیں اُن لوگوں میں سے قرار دے جو لوگوں کو تیری طرف بلاتے ہیں، تیری طرف کا راستہ دکھاتے ہیں۔ اسطرح ہمکو اپنے خاص قریبی دوستوں میں سے قرار دے۔

(معلوم ہوا کہ جو لوگ خدا کی طرف کا راستہ دوسروں کو دکھاتے ہیں، دینِ خدا کی تبلیغ فرماتے ہیں، لوگوں کو خدا کی اطاعت کی طرف بلاتے ہیں، خدا کی نافرمانیوں سے روکتے ہیں، انکو خدا اپنا خاص دوست (ولی) بنالیتا ہے)۔ مترجم

صبح شام مانگنے کی بہترین دعا

اے اللہ تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے اسلئے کہ تو نے ہمارے لئے صبح کی روشنی پھیلائی، دن کی روشنی سے ہمیں فائدے پہنچائے۔ پھر روزی کمانے کے تمام مواقع ہمیں دکھائے اور ہر آفت و بلا سے بھی ہمیں بچائے رکھا۔ ہم سب اور ساری کائنات کی تمام چیزیں تیری ہی ملکیت ہیں۔ ---------

حفاظت کے اصل معنی

اسلئے ہماری ہر طرح پوری حفاظت فرما، ایسی حفاظت جو ہمیں ہر گناہ سے روک دے اور تیری اطاعت کی طرف لے جائے اور تیری محبت ہمارے دلوں میں پیدا کردے۔

نیک توفیقات کا مطلب

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور ہمیں آج ہی کے دن

اور آج ہی کی رات اپنی وہ توفیقات عطا فرمادے کہ پھر ہم (۱) صرف نیک کاموں میں پوری زندگی بسر کریں، (۲) تمام برائیوں کو چھوڑ دیں، (۳) تیری تمام نعمتوں پر ہر وقت شکر کرتے رہیں، (۴) اپنے رسول کی سنتوں اور طریقوں پر عمل کرنے لگیں، (۵) ہر قسم کی ۔۔ت اور برائی سے الگ تھلگ رہیں، (۶) اچھے اچھے کاموں کی لوگوں کو بھی ترغیب دیں اور تمام برے کاموں سے خود بھی رکیں اور دوسروں کو بھی روکدیں، (۷) اسلام کی حمایت اور طرفداری کریں اور باطل کو کچل کر ذلیل کریں۔ حق کی حمایت اور مدد کریں اور اسکو سر بلند کریں، (۸) جو گمراہ ہورہے ہیں، انکی ہدایت کریں، (۹) کمزوروں کی مدد کریں اور (۱۰) بیماروں، پریشان حالوں کا علاج کریں۔۔۔۔۔۔۔۔

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور ہمیں اپنی تمام مخلوقات سے زیادہ خوش، راضی اور مطمئن رکھ، سب سے زیادہ ہمیں اپنی نعمتوں پر شکرادا کرنے اور اپنے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ سب سے زیادہ ان تمام کاموں سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرما جنکی سزا کا تو نے ہمیں خوف دلایا ہے اور جنکے کرنے سے ہمیں منع فرمایا ہے۔

خدا اور رسولؐ کی معرفت

اے خدا میں تجھے اپنا گواہ بناتا ہوں اور تو میری گواہی کے لئے بہت کافی ہے۔۔۔۔۔۔ کیونکہ تو ہی میرا مالک، معبود اور مطلوب ہے، تیرے سوا کوئی میرا معبود (لائقِ غلامی وعبادت) نہیں۔ تو انصاف اور عدل کرنے والا ہے مگر اپنے بندوں پر بے حد مہربان بھی ہے۔ تمام اقتدار کا حقیقی مالک ہے، مگر ساتھ ساتھ پوری کائنات پر بے حد رحم کرنے والا مہربان بھی ہے۔ پھر میں اس بات کی بھی دل سے گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ تیرے خاص الخاص بندے ہیں، رسول ہیں، چنے ہوئے ہیں۔ تو نے انکو اپنا رسولؐ بنا کر اپنے پیغامات ہم تک پہنچانے کا ذمہ دار

بنایا ہے اور انہوں نے تیرا پیغام جوں کا توں ہم تک پہنچا دیا ہے، اور اپنی امت کی خیر خواہی کی ہے، نصیحت کی ہے، بھلائی چاہی ہے اور دوسروں کی بھلائی چاہنے کا حکم بھی دیا ہے۔ اسلئے ہماری طرف سے انہیں بہترین تحفے عطا فرما جو تیرے ہر انعام سے بڑھے چڑھے ہوئے ہوں، جو تو نے اپنے کسی خاص بندے کو دیے ہوں۔ اور ہماری طرف سے انکو ایسی بہترین جزا عطا فرما جو ہر اس جزا سے بہتر ہو جو تو نے اپنے کسی نبیؑ کو اسکی امت کی طرف سے عطا کی ہو۔ بے شک تو بڑی نعمتوں کا عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ ہر رحم کرنے والے سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اسلئے خاص الخاص، اعلیٰ سے اعلیٰ، پاک و پاکیزہ رحمتیں نازل فرما محمد مصطفیٰ اور انکی پاکیزہ اولاد پر۔

بڑی بڑی بلاؤں اور بے چینیوں سے ہمیشہ محفوظ رہنے کی خاص مجرّب دعا

(یا من تحل بہ عقد المکارہ)

اے وہ خدا جسکے ذریعہ مصیبتوں کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اور جسکی مدد سے تمام سختیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اے وہ خدا! جس سے وسعتِ رزق و مال کے لئے اور ہر قسم کے راحت و آرام کی طرف لے جانے کی التجا کی جاتی ہے۔ کیونکہ تُو وہ ہے کہ تیری قدرت کے سامنے تمام مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ تمام چیزیں تیرے ہی ارادے پر چلتی ہیں ----------- اسلئے مشکلات میں تیری ہی پناہ مانگی جاتی ہے۔ کوئی مصیبت اس وقت تک ٹل ہی نہیں سکتی جب تک تو اسکو نہ ٹالے اور کوئی مشکل اس وقت تک حل ہی نہیں ہو سکتی، جب تک تو اسکو حل نہ فرما دے۔ اے میرے پالنہار! مجھ پر ایسی سخت مصیبت نازل ہوئی ہے جسکی سختی نے مجھے گرا دیا ہے، مجھ پر ایسی آفتیں ٹوٹ پڑی ہیں کہ

میری قوتِ برداشت عاجز آچکی ہے، تو نے ہی اپنی قدرت سے ان مصیبتوں اور بلاؤں کو (میرا امتحان لینے یا سزا دینے کے لئے) مجھ پر اُتارا ہے۔ اسلئے جسے تو اُتارے، اسکو کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ جسے تو بھیجتا ہے اسے کوئی پلٹا نہیں سکتا۔ جسے تو بند کردے اسے کوئی کھول نہیں سکتا۔ اور جسے تو کھول دے اسے کوئی بند نہیں کرسکتا۔۔۔۔۔ جسے تو نظر انداز کردے اسکی کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ اسلئے خاص رحمت نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر، اور اپنے فضل و کرم سے اے میرے پالنے والے مالک! میرے لئے راحت و آرام، لذّت و سرور کے تمام دروازے کھول دے۔ اپنی قوت اور طاقت سے، میرے ہر غم کا زور توڑ دے۔ میری اس شکایت کی وجہ سے اپنی نگاہِ کرم کا رُخ میری طرف موڑ دے اور میری حاجتیں پوری کرکے اپنے احسانات کی مٹھاس سے مجھے لطف اٹھانے کا پورا موقع عطا فرما۔ مجھے اپنی طرف سے اپنا خاص لطف و کرم اسطرح عطا فرما کہ مجھے تمام بلاؤں سے فوراً چھٹکارا مل جائے اور میں اپنے ان غموں کی وجہ سے ان فرائض کو ادا کرنے میں غفلت اور کمی نہ کروں، جو تو نے مجھ پر عائد فرمائے ہیں، اور ساتھ ساتھ تیرے مقرر کیئے ہوئے مستحبات کو بھی ادا کرتا رہوں۔ کیونکہ مالک میں ان مصیبتوں سے بالکل تنگ آچکا ہوں اور اس خاص حادثے کے ٹوٹ پڑنے پر میرا دل رنج و غم سے بھر چکا ہے، اسلئے جس مصیبت (یا مصیبتوں) میں میں مبتلا ہوں، انکو فوراً دور کردے اور جن بلاؤں میں پھنس چکا ہوں، اُن سے مجھے نکال لے۔ کیونکہ ایسا کرنے پر صرف تو ہی قدرت رکھتا ہے، اسلئے اپنی ہی قدرتِ کاملہ کو میرے لئے استعمال فرما، اگرچہ میں اسکا مستحق نہیں ہوں (پھر بھی اپنی قدرت کو میرے حق میں ضرور استعمال فرما) اے عرشِ عظیم یعنی ساری کائناتِ عالم کے عظیم تختِ سلطنت کے مالک۔ (اب اپنی مصیبتوں کے دُور ہونے کی دعا مانگیں)۔

دوسری دعا

مالک! ہم تجھ سے اس بات کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم کسی کو دھوکہ دیں، یا اپنے اچھے کاموں پر اترائیں، چھوٹے گناہوں کو معمولی سمجھیں۔ اور اسطرح شیطان ہم پر قابو پالے۔ یا زمانہ ہم کو مصیبتوں میں پھنسالے۔ ظالم حکمراں ہمیں اپنے ظلم کا نشانہ بنالیں۔ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں فضول خرچی کرنے سے، ضرورت بھر رزق نہ ملنے سے، دشمنوں کے ہم پر ہنسنے سے، (برے اور) برابر کے لوگوں کے محتاج ہونے سے، سختی کی زندگی بسر کرنے سے، آخرت کے لئے نیک اعمال کا سامان جمع کئے بغیر مرنے سے، سخت افسوس کرنے سے، بڑی بڑی مصیبتوں میں پھنسنے اور برے انجام سے، اور تیرے ثواب سے محروم رہ جانے سے اور تیری سزاؤں میں گرفتار ہو جانے سے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور اپنی رحمتوں کے صدقے مجھے اور تمام مومنین ومومنات کو ان تمام برائیوں، بلاؤں اور سخت عظیم نقصانات سے بچالے۔ اے تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

خدا سے معافیاں، رحمتیں اور توفیق طلب کرنے کی دعا

اے اللہ! خاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر، اور ہماری تمام توجہات کو گناہوں سے پلٹا کر تیری اطاعت کی زندگی اختیار کرنے کی طرف مبذول کر دے، کیونکہ تجھے یہی بات پسند ہے، اسلئے جب بھی ہم برے کاموں کا ارادہ کریں تو ہم کو اس کام کی طرف مائل کر دے جو تجھے خوش کرنے والا ہو، اور اس (برے) کام کے کرنے سے ہمیں بالکل روک دے جو تجھے ناراض کرنے والا ہو۔ اس برے موقع پر ہمیں آزاد نہ چھوڑ دینا کیونکہ ہمارا نفس تو برے کاموں اور

باطل ہی کو اختیار کرنا پسند کرے گا، سوا اسکے کہ جہاں تیری توفیق اور مدد شاملِ حال ہو جائے۔ ہمارا نفس تو برائی کا ہی حکم دینے والا ہے، سوائے اسکے کہ تیرا رحم ہمارے ساتھ شاملِ حال ہو جائے۔ کیونکہ اے خدا! تو نے ہمیں حقیر پانی کے ایک قطرے سے پیدا فرمایا ہے اور ہمیں جو کچھ بھی قوت، طاقت اور اختیار حاصل ہے، وہ صرف تیری ہی دی ہوئی قوت کی وجہ سے حاصل ہے۔ اسلئے مالک ہمیں اپنی توفیق دے کر ہماری مدد فرما، اور ہماری رہنمائی فرما کر ہمیں اپنی اطاعت کرنے کی قوت اور صلاحیت بخش دے۔ ہمارے دل اور آنکھوں کو ان تمام کاموں سے اندھا کر دے جو تیری محبت کے تقاضوں کے خلاف ہیں۔ اور ہمارے تمام اعضاء کو گناہوں سے بچا لے۔ اے میرے خدا! خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور ہمارے دل و دماغ کے خیالات کو، ہمارے تمام اعضاء کی تمام حرکتوں کو، ہماری آنکھوں کے اشاروں کنایوں کو اور ہماری زبانوں کو ان تمام کاموں کے کرنے کے لئے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرما جو تیرے ثواب کا باعث ہوں، تا کہ ہم سے کوئی نیکی نہ چھوٹے اور نہ ہم سے کوئی ایسا کام ہو کہ جسکی وجہ سے ہم تیری سزاؤں کے مستحق بن جائیں۔

خداوندِ عالم سے پناہ طلب کرنے کا طریقہ

اے اللہ! اگر تو چاہے تو ہمارے تمام گناہ معاف کر سکتا ہے اور ایسا کرنا تیرے فضل و کرم کے سبب سے ہوتا ہے۔ اور اگر تو چاہے تو ہمیں سزا دے سکتا ہے، تو یہ تیرا عدل ہوگا (کیونکہ ہم واقعاً تیری سزاؤں کے مستحق ہیں)۔ مگر مالک تو اپنے احسان کرتے رہنے کی عادت کی وجہ سے ہمیں اپنی سزاؤں سے بچا لے، کیونکہ ہم تیرے عدل کو برداشت ہی نہیں کر سکتے اور تیری معافی کے بغیر ہم میں سے کسی کو نجات نہیں مل سکتی۔ نیز یہ کہ تو ہمیں سزائیں دینے سے بے نیاز

ہے (ہمیں سزا دینے کی تجھے کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تو جذبہءِ انتقام کی وجہ سے یا ہمیں سزا دینے کا شوق نہیں رکھتا) پھر یہ کہ ہم سب تو تیرے ادنیٰ غلام ہیں، جو تیرے سامنے عاجزی وانکساری سے کھڑے ہیں اور میں تو سب محتاجوں سے بڑھکر (تیری معافیوں کا) محتاج ہوں (کیونکہ میں سب سے زیادہ گنہگار ہوں) اسلئے مالک اپنے بھرے ہوئے (نعمتوں اور معافیوں کے) خزانوں سے ہمارے خالی دامن کو بھر دے، اور اپنے دروازے سے ہماری امیدوں کو نہ کاٹ۔۔۔۔کیونکہ تجھے چھوڑ کر ہم کس کے پاس جاسکتے ہیں؟ ۔۔۔۔۔۔کیونکہ ہم ایسے عاجز اور بے بس ہیں کہ ہم جیسے عاجزوں کی دعائیں قبول کرنا تو نے خود اپنے اوپر لازم کرلیا ہے اور ہمارے تمام دکھ درد دور کرنے کا ہم سے وعدہ فرمالیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر یہ کہ تیری عظمت، بڑائی اور بزرگی کی شان کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ جو کوئی تجھ سے رحم کی بھیک مانگے، تو اُس پر رحم فرمائے۔ اور جو تجھ سے فریادیں کر کے مدد مانگے، تو اُسکی فریادوں کو پہنچ کے اُسکی بھرپور مدد کرے۔ اسلئے اے ہمارے مالک! ہمارے اس رونے پیٹنے، خوشامد کرنے اور گڑگڑانے پر رحم فرما۔ ہمنے اپنے آپ کو تیرے سامنے ذلّت کے ساتھ زمین پر ڈال دیا ہے، اسلئے ہمیں ہر فکر اور ہر غم سے نجات عطا فرما۔ (اب جو دعا چاہیں مانگیں انشاءاللہ قبول ہوگی)

انجام بخیر ہونے کی دعا

اے وہ ذات جسکی یاد، یاد کرنے والوں کے لئے عزت کا سرمایہ ہے اور جسکا شکر، شکر ادا کرنے والوں کے لئے عظیم کامیابی ہے۔ اے وہ خدا جسکی اطاعت، اطاعت کرنے والوں کے لئے ذریعہ نجات ہے۔ خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر، اور ہمارے دلوں کو اپنی یاد میں مشغول رکھ، ہماری زبانوں کو

اپنے شکر ادا کرنے میں چلا، اور ہمارے تمام اعضاء کو اپنی اطاعت میں مصروف رکھ۔ اسطرح ہمیں اپنے غیر کو یاد کرنے، اسکا شکریہ ادا کرنے اور اسکی اطاعت کرنے سے بے نیاز اور بے پرواہ کر دے (یعنی ہمیں تیرے سوا کسی کو نہ یاد کرنا پڑے نہ اُسکا شکریہ یا اطاعت کرنی پڑے) ہمیں ایسی سلامتی عطا فرما جسکے نتیجے میں ہم سے کوئی گناہ صادر ہی نہ ہو، تاکہ لکھنے والے فرشتے (شام کو) اسطرح پلٹیں کہ ہمارا نامہ اعمال برائی کے ذکر سے بالکل خالی ہو اور نیکیوں کے لکھنے والے فرشتے ہم سے خوش ہو کر واپس جائیں۔ اور جب ہماری زندگی کے دن ختم ہو جائیں اور ہمارے پاس تیرے سامنے حاضر ہونے کا بلاوا آجائے، جسے بہرحال آنا ہی آنا ہے، اور ہمیں بہر صورت لبیک کہنا ہی کہنا ہے، تو (اس وقت ہماری طرف سے) محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرمانا، اور جب ہمارے اعمال لکھنے والے فرشتے ہمارے اعمال گننے لگیں، تو ہمارا آخری عمل ایسی توبہ کو قرار دینا جسے تو نے (یقیناً پوری طرح) قبول کر لیا ہو، جسکے بعد تو ہمیں ہمارے گناہوں، غلطیوں پر نہ ڈانٹے ڈپٹے اور نہ کوئی سزا دے، اور ہمارے گناہوں پر جو تو نے پردہ ڈال رکھا ہے، وہ پردہ سب کے سامنے نہ کھول۔ کیونکہ اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ جو تجھے (مدد کے لئے) پکارتا ہے، تو اس پر ضرور مہربانی فرماتا ہے، اور جو تجھ سے دعا مانگتا ہے، تو اسکی دعائیں ضرور سنتا اور قبول فرماتا ہے۔

اعتراف گناہ اور طلب توبہ کا طریقہ

اے میرے اللہ! مجھے میری تین باتیں تجھ سے سوال کرنے سے روکتی ہیں اور ایک بات تجھ سے سوال کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ جو باتیں مجھے تجھ سے سوال کرنے سے روکتی ہیں، وہ یہ ہیں کہ (۱) میں وہ ہوں کہ جن کاموں کے کرنے کا تو نے حکم دیا، میں نے ان کے کرنے میں سستی سے کام لیا

ہے۔اور (۲) دوسرے یہ کہ جن کاموں کے کرنے سے تو نے منع کیا، انکی طرف میں بڑی تیزی سے دوڑا۔ (۳) تیسرے یہ کہ تو نے مجھے اس قدر نعمتیں عطا کیں مگر میں نے ان کا شکر ادا کرنے میں بڑی کمی اور کوتاہی کی۔ رہی وہ بات جو مجھے تجھ سے سوال کرنے پر اُبھارتی ہے اور جرأت دلاتی ہے، تو وہ تیرا فضل وکرم اور ہمیشہ احسان کرتے رہنے کی عادت ہے۔ تو اُن لوگوں پر ہمیشہ رحم اور احسان کرتا رہتا ہے، جو تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ تیری طرف پوری توجہ کرتے ہیں۔ اور تُجھ سے حسنِ ظن رکھتے ہیں۔ یعنی تُجھ سے یہ امید رکھتے ہیں کہ تو معاف فرما کر ہمیں اپنی نعمتوں سے نوازے گا۔ کیونکہ تیرے تمام احسانات صرف اور صرف تیرے فضل وکرم کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ یعنی تیری ہر نعمت جو ہمیں ملتی ہیں، وہ ہمارے کسی استحقاق کی وجہ سے نہیں ملتی۔

اسلئے مالک میں تیری عزت وجلال کے دروازے پر ایک ادنیٰ اور ذلیل گنہگار غلام کی طرح کھڑا ہوں، جو تیری اطاعت کرنا چاہتا ہے۔ میں تُجھ سے انتہائی شرمندہ ہو کر ایک فقیر ومحتاج کی طرح سے اقرار کرتا ہوں کہ میں تیرے عظیم احسانات اور عطاؤں کے بدلے نہ تیری عملاً اطاعت کر سکا، نہ تیرا شکر اور تعریف کر سکا، نہ تیری نافرمانیوں کو چھوڑ سکا، مگر اسکے باوجود بھی میں کبھی تیرے انعامات واحسانات سے خالی ومحروم نہ رہا۔ تو کیا اے میرے مالک! اے میرے معبود! میرا یہ گناہوں اور کوتاہیوں کا اعتراف اور اقرار مجھے تیری بارگاہ میں کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ کیا میرا ان تمام گناہوں کا تیرے سامنے اقرار کرنا مجھے تیرے عذاب اور سزاؤں سے بچا سکتا ہے؟ (ضرور بچا سکتا ہے)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ تو ہر عیب اور نقص سے پاک ہے (یعنی تو مجھ سے کوئی دشمنی یا انتقام کے جذبات نہیں رکھتا) جبکہ میں تیری رحمت سے قطعاً مایوس نہیں ہوں، کیونکہ تو نے خود اپنی بارگاہ میں میرے لئے توبہ (قبول کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے اور مجھ پر اپنی بخششوں اور معافیوں) کا دروازہ کھول دیا ہے۔

اعتراف گناہ اور سچی توبہ

میں وہ بندۂ ذلیل وحقیر ہوں جس نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ جان بوجھ کر گناہ کر کے خود کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اپنے پالنے والے مالک کے احترام کا خیال تک نہیں کیا ہے۔ جس کے گناہ بہت زیادہ ہیں۔ جسکے دن گزر چکے ہیں اور گزرتے ہی چلے جارہے ہیں۔ جس کی قوتِ عمل ختم ہونے والی ہے اور اب مجھے یقین ہے کہ تیرے سامنے حاضر ہوئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے اور تجھ سے نکل بھاگنے کی کوئی ترکیب نہیں ہے۔ اسلئے میں اب اپنے پورے وجود کے ساتھ تیری طرف پلٹ رہا ہوں اور سچے دل سے تیرے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے تیری اطاعت کی طرف پلٹ رہا ہوں۔ بالکل پاک صاف دل کے ساتھ تیرے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ ڈرتی، لرزتی، کانپتی اور کپکپاتی آواز سے، ڈرے اور دبے لہجے میں، انتہائی خوف اور ذلت کی حالت میں، تجھے پکار رہا ہوں، تیرے سامنے جھکا ہوا ہوں، تیری سزاؤں کے خوف سے میرے دونوں پاؤں تھرّا رہے ہیں، آنسو میرے رخساروں پر بہہ رہے ہیں۔ تجھے اس طرح پکار رہا ہوں کہ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے! اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے! اے سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے، جسکے گرد تمام معافیاں مانگنے والے گھیرے ڈالے رہتے ہیں۔ اے وہ خدا جسکی معافیاں اسکے انتقام سے کہیں زیادہ وسیع اور طاقت ور ہیں۔ اے وہ خدا جسکی رضا مندیاں اُسکی ناراضگیوں سے کہیں زیادہ وسیع ہیں۔ اے وہ خدا جو اپنی عظیم اور وسیع معافیوں کی وجہ سے تمام مخلوقاتِ عالم کے نزدیک بے حد قابلِ تعریف ہے، جو اپنے غلاموں کی توبہ اور معافیاں قبول کرنے کا عادی ہے، اور ہماری توبہ کے ذریعہ ہمارے تمام بگڑے کام بنا دیا کرتا ہے۔ اے وہ خدا جو ہم گناہگاروں کے تھوڑے سے اچھے کاموں پر ہم سے راضی اور خوش ہو جاتا ہے

اور ہمارے تھوڑے سے اچھے کاموں کا بہت زیادہ اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے۔ اے وہ خدا جسنے ہم جیسے گناہگاروں کی دعاؤں کو قبول کر لینے کا ذمہ لے رکھا ہے۔ اور صرف اپنے فضل و کرم، احسان و رحمت کی وجہ سے ہمیں تھوڑے سے اچھے اعمال پر بہترین جزاء دینے کا وعدہ فرمالیا ہے۔ اور جن لوگوں نے تیری نافرمانیاں کی ہیں اُنکو تو نے (زراسی معافی مانگنے پر) معاف کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

اسلئے میں بھی تیرے ہی سامنے توبہ کرتا ہوں، اُس شخص کی سی توبہ کرتا ہوں جو اپنے تمام پچھلے گناہوں پر سخت شرمندہ ہے۔ اپنے گناہوں کے ہجوم اور کثرت کی وجہ سے بے حد خوفزدہ ہے، بڑے بڑے گناہ کرتا ہی رہا ہے، اُن سب پر دل سے سخت شرمندہ ہے۔ میں یہ بات خوب جانتا ہوں کہ بڑے سے بڑے گناہ معاف کر دینا تیرے لئے قطعاً کوئی بڑی بات یا کوئی مشکل کام نہیں ہے اور سخت سے سخت جرم سے چشم پوشی کر لینا تیرے لئے کچھ گراں یا وزنی یا مشکل نہیں ہے۔ جبکہ تجھے اپنا وہی بندہ زیادہ پسند ہے جو تیرے مقابلے پر سرکشی نہ کرے، گناہوں پر اصرار نہ کرے، زیادہ گناہ نہ کرے۔ اور گناہوں سے جلد لوٹ آئے۔ توبہ و استغفار کرتا رہے، معافیاں مانگتا رہے۔ اسلئے میں تیرے سامنے ہر قسم کے تکبر اور سرکشی کو چھوڑتا ہوں اور اپنے گناہوں کے بوجھ اور اپنے گناہوں کے بار بار کرنے کے برے انجام سے تیری پناہ مانگتا ہوں (یعنی تو مجھے بار بار گناہ کرنے کے برے انجام سے بچالے)۔۔۔۔۔۔۔

اے اللہ! خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر، اور مالک تیرے جو حقوق میں نے ادا نہیں کئے اور وہ میرے ذمہ ہیں، اُنہیں معاف فرمادے اور اُن سزاؤں سے بھی مجھے معاف رکھ جسکا میں تیرے حقوق نہ ادا کرنے کی وجہ سے مستحق ہوں، اسلئے کہ تو اپنے حقوق کو معاف کرنے پر قادر ہے اور تجھ ہی سے معافیوں کی اُمید باندھی جاسکتی ہے، کیونکہ تو اپنی معاف کرنے کی صفت میں

مشہور ہے اور تیرے سوا کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں حاجتیں اور ضرورتیں پیش کی جاسکیں۔ نہ تیرے علاوہ میرے گناہوں کو کوئی معاف کرسکتا ہے۔ یقیناً تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے۔ اور مجھے اپنے لئے تیری سزاؤں کا بیحد خوف ہے۔ (کیونکہ میں سخت گنہگار ہوں) نیز یہ کہ تیری ذات اس بات کی مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے مگر تو اس بات کا بھی اہل ہے کہ ہمیں معاف کرکے اپنی رحمتوں میں ڈھک لے۔ (اسلئے) محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور میری تمام حاجتیں پوری فرما۔ میرے تمام گناہ معاف کر دے۔ میرے دل کو اپنی سزاؤں کے خوف سے مطمئن کردے۔ کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ تیرے لئے یہ سب بہت آسان اور معمولی کام ہیں اسلئے میری تمام دعائیں قبول فرما، اے تمام جہانوں کے پالنے والے مالک!۔

(حدیث:۔ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ خدا کی قسم گناہوں سے نجات صرف وہی حاصل کرسکتا ہے جو اپنے گناہوں کا خدا کے سامنے اقرار کرتا ہے۔

میں گنہگار، سیہ کار، خطا کار مگر
کسکو بخشے تیری رحمت جو گنہگار نہ ہو

رحمت یہ چاہتی ہے کہ اپنی زباں سے
کہہ دے یہ گنہگار کہ تقصیر ہوگئی

کسی بھی اہم حاجت کو خدا سے مانگنے کی دعا اور طریقہ

اے وہ خدا جو اپنی نعمتیں قیمتوں کے بدلے نہیں بیچتا اور نہ اپنی عطاؤں پر احسان جتا جتا کر اپنی عطاؤں کو برباد کرتا ہے۔ اے وہ خدا جسکے ذریعہ بے نیازی (بے پرواہی) حاصل ہوتی ہے۔ مگر تجھ سے بے نیاز نہیں رہا جا سکتا۔ اے وہ خدا جسکی طرف رغبت کی جاتی ہے اور جس سے منہ موڑا نہیں جا سکتا۔ اے وہ (خدا) جسکے خزانے ہمارے مانگنے سے ختم نہیں ہوتے اور جسکی حکمتوں کو تمام وسائل واسباب کی مدد اور طاقت سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اے وہ خدا جس سے حاجتمندوں کا تعلق کبھی نہیں کٹ سکتا اور جسے مانگنے والوں کی آوازیں غمگین نہیں کر سکتیں۔۔۔۔۔۔جسنے تیرے سوا کسی دوسرے کو اپنی حاجتوں کے پورا ہونے کا ذریعہ قرار دیا وہ بدنصیب رہا۔ (اسلئے) اے خدایا! میری تجھ سے ایک حاجت ہے جسکے پورا نہ ہونے کی وجہ سے میری برداشت کی طاقت جواب دے چکی ہے اور میری تمام تدبیریں اور کوششیں ناکام ہو کر رہ گئی ہیں۔ پھر میرے نفس (دل ودماغ) نے مجھے یہ بات خوبصورت بنا کر دکھائی ہے کہ میں اپنی حاجتوں کو اُسکے سامنے پیش کروں جو خود اپنی حاجتیں تیرے سامنے پیش کرتا ہے۔ جو خود تجھ سے بے نیاز نہیں ہے۔ یہ حرکت سراسر میری خطاؤں میں سے ایک خطا اور میری غلطیوں میں سے ایک بڑی غلطی تھی۔ لیکن تیرے یاد دلانے سے میں اپنی اس غفلت سے چونکا۔ پھر تیری توفیق نے مجھے سہارا دیا۔ اسلئے ٹھوکر کھا کر سنبھل گیا۔ اور تیری رہنمائی کی وجہ سے اتنے بڑے غلط کام کرنے سے رک گیا۔ اور تیری طرف واپس پلٹ آیا۔ میں نے کہا سبحان اللہ! بھلا ایک نادار کسطرح دوسرے نادار کی طرف رجوع کر سکتا ہے؟ (جب مجھ پر یہ حقیقت واضح ہوگئی) تو میں نے پوری پوری توجہ اور رغبت کے ساتھ تیرا ارادہ کیا اور پھر تجھ پر بھروسہ کر کے اپنی تمام امیدیں اور توقعات صرف تجھ سے باندھیں اور انکو

تیرے پاس لے آیا ہوں۔ میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ میری بہت زیادہ خواہشیں، حاجتیں اور ضرورتیں تیری قوت، دولت اور عظمت کے سامنے بہت ہی کم ہیں اور تیری وسیع رحمتوں کے سامنے ہیچ ہیں۔ تیرے دامنِ کرم کی وسعت مانگنے والوں کے سوالوں سے تنگ نہیں ہو سکتی اور تیرا ہاتھ ہر ہاتھ سے بلند ہے۔ (اسلئے) اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور اپنے کرم اور بخششوں کے ساتھ مجھ پر احسان فرما۔ اپنے عدل سے کام لیتے ہوئے میرے استحقاق کے لحاظ سے فیصلے نہ فرما۔ کیونکہ میں وہ پہلا سوالی نہیں ہوں جسنے تجھ سے مانگا ہو اور تو نے اسپر اپنا فضل و کرم کیا ہو، حالانکہ وہ اس بات کا مستحق تھا کہ اسکو محروم رکھا جاتا۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور میری تمام دعائیں قبول فرما، میری پکار پر توجہ فرما، تو ہی میری کمزوری اور عاجزی پر رحم کرنے والا ہے اور میری آواز کا سننے والا ہے۔ اسلئے جو امیدیں میں نے تجھ سے باندھی ہیں، انکو نہ توڑ اور مجھے اپنے سے الگ نہ کر۔ مجھے اس مقصد میں اور دوسرے تمام مقاصد میں اپنے سوا دوسروں کی طرف متوجہ نہ ہونے دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے سوال کے پورا کرنے کا ذمہ خود اپنے ذمہ لے لے۔ اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر ایسی رحمتیں نازل فرما جو روز بروز بڑھتی چلی جائیں، جو کبھی ختم ہی نہ ہوں، جو ہمیشہ اُن پر برستی رہیں۔ اور اُن رحمتوں کو ہمارے بڑے بڑے مقاصد کو پورا ہونے کا ذریعہ بنا دے۔ بے شک تو وسیع رحمتوں والا، بے انتہا بخششوں والا اور عطاؤں کا مالک ہے۔ اے میرے پالنے والے مالک! میری تجھ سے کچھ حاجتیں ہیں جو یہ ہیں کہ (اب اپنی حاجتیں بیان فرمائیں اور پھر سجدے میں سر رکھ کر یہ دعا کریں) مالک تیرے ہی فضل و کرم کی وجہ سے میرا دل خوش ہوا اور تیرے ہی احسانات نے میری رہنمائی فرمائی۔ اس وجہ سے میں تجھ سے تیرے ہی وسیلے سے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ذریعہ سے سوال

کرتا ہوں کہ مجھے اپنے پاس سے ناکام اور نامراد نہ پھیر۔

(حدیث:۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خداوندِ عالم بخوبی جانتا ہے کہ بندہ اپنے پالنے والے مالک سے کیا مانگنا چاہتا ہے مگر اللہ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ تم اپنی حاجتیں کھل کر اسکے سامنے پیش کرو، اسلئے اپنی تمام حاجتیں ایک ایک کر کے خدا سے مانگا کرو، نیز فرمایا کہ بندہ اپنے مالک خدا کی بارگاہ میں اس وقت زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں اپنے پالنے والے مالک کو پکارتا ہے اور اُس سے دعائیں مانگتا ہے۔)

ظالموں کے ظلم سے تنگ ہو کر دعا مانگنے کا طریقہ

اے وہ خدا جس سے فریاد کرنے والوں کی فریادیں چھپی نہیں رہتیں۔ اے وہ خدا جو ظالموں کے ظلم جاننے اور انکو سزا دینے کے لئے کسی گواہی کا محتاج نہیں۔ اے وہ خدا جسکی مدد ہمیشہ مظلوموں کے ساتھ ساتھ رہتی ہے اور ظالموں سے کوسوں دور رہتی ہے۔ اے میرے مالک اور معبود! تو ان اذیتوں کو خوب اچھی طرح سے جانتا ہے جو فلاں شخص نے مجھے اسلئے پہنچائی ہیں کہ میں تیری نعمتوں پر اترانے لگا تھا اور تیری پکڑ سے غافل ہو چکا تھا (معلوم ہوا ہمکو زیادہ تر تکلیفیں ہمارے اپنے ہی گناہوں اور غفلتوں اور اترانے کی وجہ سے پہنچا کرتی ہیں) یہی حرام کام میری بے عزّتی کا سبب بنے۔ حالانکہ تو نے پہلے ہی مجھے ان کاموں سے روکا تھا۔ (بہر حال) اے اللہ! اپنی خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر، اور اپنی قوت اور طاقت سے ان سبکو روک دے جو مجھ سے دشمنی کر کے مجھ پر ظلم کر رہے ہیں۔ اپنی طاقت سے انکے حربے اور حیلے ناکام بنادے۔ انکو انکے اپنے کاموں میں بری طرح الجھادے اور میرے مقابلے پر انکو بالکل مجبور بنادے۔ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور میرے دشمنوں کو مجھ پر

ظلم کرنے کی کھلی چھٹی نہ عطا فرما۔ انکا مقابلہ کرنے کے لئے اچھے طریقوں سے میری مدد فرما اور تمام برے کاموں سے مجھے محفوظ رکھ۔ محمد وآلِ محمد پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور میرے دشمنوں کے مقابلے پر میری ایسی بروقت مدد فرما جو میرے غصے کو ٹھنڈا کردے۔ محمد وآلِ محمد پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور ان ظالموں کے ظلم وستم کے عوض میرے گناہوں کو معاف کردے اور انکی بدسلوکیوں کے بدلے مجھے اپنی رحمتیں عطا فرما، کیونکہ ہر ناگوار چیز سے بڑھ کر تیری ناراضگی مجھے ناگوار ہے۔ کیونکہ اگر تو راضی ہوجائے تو ہر مصیبت آسان ہوجاتی ہے۔

ظالم نہ بننے کی دعا

مالک جس طرح تو نے ظلم سہنے کو میری نظروں میں ناپسندیدہ بنایا ہے، اسی طرح ظلم کرنے کو بھی میری نظر میں ناپسندیدہ بنا دے۔ مجھے ظلم کرنے سے بالکل روک دے۔

اے اللہ! میں تیرے سوا کسی سے شکایت نہیں کرتا۔ اور تیرے سوا کسی حاکم سے مدد نہیں مانگتا۔ خدا نہ کرے کہ میں کبھی ایسا چاہوں۔ اسلئے خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور میری تمام دعاؤں کو قبول فرما، میرا اسطرح امتحان نہ لے کہ میں تجھ سے مایوس ہو جاؤں اور میرے دشمنوں کا امتحان اس طرح نہ لینا کہ وہ تیری سزاؤں سے بے خوف ہو کر مجھ پر برابر ظلم پر ظلم کرتے رہیں۔ اور مجھ پر چھائے رہیں۔ انکو جلد سے جلد ان کی سزاؤں سے آگاہ کردے جن سے تو نے ظلم ڈھانے والوں کو ڈرایا، دھمکایا ہے۔ اور میری دعاؤں کی قبولیت کا اثر جلد سے جلد دکھا دے جسکا تو نے بے بسوں مجبوروں سے وعدہ فرمایا ہے۔

اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے توفیق عطا فرما کہ

ہر اس نفع نقصان پر جو تو نے میرے لئے مقدر کیا ہے اسے دل سے قبول کر سکوں اور جو تو نے مجھے دیا ہے یا مجھ سے لے لیا ہے، اس پر راضی اور خوش رہوں۔ اس طرح مجھے سیدھے راستے پر لگا دے۔ اور مجھے ایسے اچھے کاموں میں مصروف رکھ جو مجھے ہر آفت اور نقصان سے محفوظ رکھیں۔

اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میرے حق میں یہی بہتر ہے کہ میری فوراً مدد نہ فرمائے اور مجھ پر ظلم ڈھانے والوں سے قیامت کے دن انتقام لے تو پھر اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور اپنی جانب سے مجھے صبر و برداشت کی پائیداری اور نیت کی سچائی عطا فرما کر میری مدد فرما۔ مجھے تمام بری خواہشوں اور حرص کی بے صبریوں سے بچائے رکھ۔ اور جو اجر تو نے میرے لئے ذخیرہ کیا ہے اور جو سزائیں میرے دشمنوں کے لئے تیار کی ہیں، انکا نقشہ اور تصور میرے دل میں جما دے اور مجھے اپنی قضا و قدر کے فیصلوں پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔ اور اپنی عطاؤں پر مکمل اطمینان عطا فرما۔ میری تمام دعائیں قبول فرما۔ اے تمام جہانوں کے پالنے والے مالک! تیری قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔

(تشریح:۔ خداوندِ عالم نے فرمایا ہے کہ گرفت ان لوگوں کی ضرور ہو گی جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق شر و فساد اور خرابیاں پھیلاتے ہیں۔ انہیں لوگوں کے لئے سخت دردناک عذاب (تیار) ہے (القرآن)

حضرت امام علیؑ نے فرمایا:۔ مظلوم کے ظالم پر قابو پانے کا دن، اس دن سے زیادہ سخت ہو گا جسمیں ظالم نے مظلوم کے خلاف اپنی طاقت دکھائی ہو گی۔

حضرت امام باقرؑ نے فرمایا:۔ ظلم کرنے سے ڈرو کیونکہ مظلوم کی پکار سب سے پہلے آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے۔)

بیماریوں یا سخت پریشانیوں سے نجات پانے کی دعا

اے میرے مالک! میرے خدا! تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے اس صحت وسلامتی پر جسمیں میں ہمیشہ زندگی بسر کرتا رہا ہوں اور تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے ان بیماریوں پر جواب میرے جسم میں تیرے حکم سے ظاہر ہوئی ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان دونوں حالتوں میں سے کونسی حالت تیری حمد وشکر کی زیادہ مستحق ہے۔ آیا صحت کے لمحے جسمیں تو نے مجھے پاک روزی اور خوشیاں عطا فرمائیں، اپنے فضل وکرم کی امنگ میرے دل میں پیدا کی اور اپنی اطاعت کرنے کی قوت اور توفیق بھی عطا فرمائی یا ان بیماریوں کا زمانہ زیادہ شکر وحمد کرنے کا وقت تھا جسمیں تو نے مجھے میری بیماریوں کے ذریعہ میرے گناہوں سے پاک کیا۔ ان تمام برائیوں سے پاک کیا جسمیں میں ڈوبا ہوا تھا۔ پھر مجھے توبہ کرنے پر آمادہ اور متوجہ کیا۔ پچھلی تندرستی کے زمانے کو یاد کرا کرا کے میرے (کفرانِ نعمت کے) تمام گناہ معاف کئے اور اس بیماری کی حالت میں میرے کاتبانِ اعمال سے میرے وہ پاکیزہ اعمال لکھوائے جنکے کرنے کا میں نے تصور بھی کبھی نہ کیا تھا۔ نہ انکے کرنے کا کوئی تذکرہ میری زبان پر آیا تھا۔ نہ ان کے انجام دینے میں میرے کسی عضو نے کوئی تکلیف اٹھائی تھی۔ بس یہ صرف تیرا فضل وکرم اور مجھ پر بے انتہا احسان تھا۔ (اسلئے) محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور جو کچھ تو نے میرے لئے پسند کیا ہے اس کو میری نظروں میں پسندیدہ بنا دے۔ اور جو مصیبت مجھ پر ڈالی ہے اسکو میرے لئے آسان بنا دے۔ اور (ان بیماریوں کے ذریعہ) مجھے تمام (اگلے) پچھلے گناہوں کی نجاستوں سے پاک کر کے تندرستی اور صحت کی لذتیں عطا فرما۔ مجھے بیماریوں سے چھڑا کر اپنی معافیوں کی طرف لے آ۔۔۔۔۔۔ مجھے ان بے چینیوں، پریشانیوں سے نجات عطا کر کے راحتوں اور لذتوں میں پہنچا دے۔

مصیبتوں کی سختیاں دور کر کے مجھے خوشیوں اور وسعتوں کی منزل تک پہنچا دے۔ کیونکہ تو بے استحقاق احسان کرنے والا ہے۔اور بے حد قیمتی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔تو ہی بخشش وکرم کا مالک ہے اور تمام بڑائیوں اور بزرگیوں کا مالک ہے۔

(تشریح:۔ حضرت امام علی نے فرمایا:۔ بیماریاں گناہوں کو اسطرح دور کردیتی ہیں جسطرح خزاں درختوں کے تمام پتوں کو جھاڑ دیتی ہے۔)

گناہوں سے معافی مانگنے کی دعا

مالک! میں ہی وہ ہوں جو تیرے سامنے ذلیل ہو کر پڑا ہوا ہوں۔ میں ہی وہ ہوں جسکی پیٹھ گناہوں سے بوجھل ہو چکی ہے۔ میں ہی وہ ہوں جسکی تمام عمر گناہوں میں گزر چکی ہے۔ میں ہی وہ ہوں جسنے اپنی نادانی اور جہالت کی وجہ سے تیری نافرمانیاں کی ہیں۔ حالانکہ تو اس بات کا مستحق ہے کہ میں تیری نافرمانیاں نہ کرتا۔ مگر اے میرے مالک! تو وہ ہے کہ جو تجھ سے دعا یا معافی مانگنے آجاتا ہے، تو اس پر رحم فرماتا ہے۔ جو تیرے سامنے روتا ہے تو اسکو معاف کردیتا ہے۔ جو تیرے سامنے عاجزی اور انکساری سے اپنا چہرہ مٹی پر ملتا ہے، تو اس سے درگزر فرماتا ہے۔ جو تجھ پر بھروسہ کر کے اپنی فقیری کی شکایت کرتا ہے، اسکو تو بے نیاز کر دیتا ہے۔ (یعنی اپنے سوا کسی کا محتاج نہیں رہنے دیتا)۔۔۔۔۔۔ تو وہ ہے جس نے اپنی تعریف رحم کرنے سے کی ہے۔ اسلئے محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھ پر فوراً رحم فرما کیونکہ تو نے اپنا نام ہی غفور ورحیم، بے حد معاف کرنے والا اور مسلسل رحم کرنے والا رکھا ہے، لہٰذا مجھے معاف کردے۔۔۔۔۔۔ اللہ اکبر۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ میں تیرے سامنے خود اپنے گناہوں اور غلطیوں کی گواہی دے رہا ہوں اور اپنے چھپے

ہوئے گناہوں کو ایک ایک کر کے تیرے سامنے گن رہا ہوں۔ مگر اس سے بھی کہیں زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ تو مجھے مہلتوں پر مہلتیں عطا فرماتا چلا جا رہا ہے اور مجھے سزا دینے میں دیر پر دیر کر رہا ہے۔ یہ سب اسلئے نہیں ہے کہ میں تیری نظروں میں عزّت والا ہوں بلکہ یہ سب میرے معاملے میں تیری برداشت ہے اور مجھ پر لطف واحسان ہے، تاکہ میں اپنے گناہوں سے باز آجاؤں، (سنبھل جاؤں) ذلیل کرنے والے گناہوں سے رک جاؤں (یعنی اپنی اصلاح کر لوں) اور یہ تیرا مجھے مہلتیں دینا صرف اسلئے ہے کہ مجھے معاف کر دینا تجھے سزا دینے سے زیادہ پسند ہے۔۔۔۔لیکن اگر تو مجھے سزا دے تو مجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ مگر تو نے میرے گناہوں کو چھپایا اور مجھے ذلیل نہ کیا اور اپنے لطف وکرم کی وجہ سے مجھ پر نرمی فرمائی، مجھے سزا دینے میں جلدی نہ کی، صرف اپنے فضل وکرم، حلم وبرداشت سے کام لیا۔ مجھ سے اپنی نعمتوں کو نہ چھینا۔۔۔۔۔ اسلئے میری ان بدحالیوں پر رحم فرما۔ اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے گناہ کرنے سے بچا کر اپنی اطاعت کے کاموں میں لگا دے۔ مجھے اپنی طرف پوری پوری توجہ کرنے کی توفیق عطا فرما اور میری توبہ کے ذریعہ مجھے پاک کر دے اور اپنی حفاظت کے ذریعہ میری مدد فرما اور مجھے تندرستی اور صحت دے کر اپنی معافیوں کی مٹھاس کی لذتیں عطا فرما اور مجھے اپنی معافیوں کے ذریعہ اپنی سزاؤں سے آزاد قرار دے اور اپنے عذاب کی رہائی کا پروانہ لکھ دے۔ اور مرنے سے پہلے مجھے دنیا ہی میں نجات کی ایسی خوشخبری سنا دے جسے میں واضح طور پر سمجھ سکوں اور مجھے ایسی علامت یا نشانی دکھا دے جسکے ذریعہ میں بلا کسی شک وشبہ کے یہ بات جان لوں کہ میں بخشا جا چکا ہوں۔ یہ بات تیری قدرت کاملہ کے سامنے قطعاً مشکل نہیں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(تشریح:۔ جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا:۔ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیے ہی نہ ہوں (الحدیث)۔ خداوندِ عالم فرماتا ہے:۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور خدا (کی سزاؤں) سے ڈرتے رہے، انہیں دنیا کی زندگی ہی میں خوشخبری سنادی جاتی ہے اور آخرت میں بھی سنائی جائیگی۔ (القرآن))

شیطان کی مکاریوں سے بچتے رہنے کی دعا

اے اللہ! شیطان کے کاموں سے نفرت کا جذبہ ہمارے دلوں میں بھردے۔ ہمیں اسکی مکاریوں، بدمعاشیوں کے سمجھنے اور توڑنے کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور شیطان کو ہم پر مسلط نہ ہونے دے۔ اسکی تمام امیدیں جو وہ ہمارے لئے باندھے، انہیں کاٹ کر رکھ دے-------

اے اللہ! ہماری اس دعا میں ان تمام لوگوں کو بھی شامل فرمادے جو تیری ربوبیت کی دل سے گواہی دیں اور تجھے یکتا سمجھیں اور تیری خاطر شیطان کو اپنا دشمن سمجھیں اور تیرے علوم کو سمجھنے کے لئے شیطان کے خلاف تجھ سے مدد مانگیں۔

اے اللہ! جو مکاری کی گرہ شیطان لگائے اسے کھول کھول دے۔ جسے وہ جوڑے اسے توڑ توڑ دے۔ جو مکاری کی تدبیر وہ چلے اسکو کاٹ کاٹ دے۔ جب وہ کسی کے لئے برا ارادہ کرے، تو اسے روک دے۔ وہ جو کام کرے اسے درہم برہم کردے۔ خدایا! اسکے تمام لشکروں کو شکستِ فاش دے۔ اسکی تمام مکاریوں کو ملیامیٹ کردے۔ اسکی تمام پناہ گاہوں کو ڈھادے۔ اسکی ناک کو رگڑ کر رکھ دے۔

اے اللہ! ہم کو اسکے دشمنوں میں شمار فرما، اسکے دوستوں میں شمار نہ فرما۔ تاکہ جب وہ ہمیں بہکائے تو ہم اسکی اطاعت ہی نہ کریں اور وہ جب ہمیں پکارے تو ہم اسکی آواز پر لبیک تک نہ کہیں۔ (یعنی ہمارے دلوں میں شیطان کی سخت نفرت بٹھادے تاکہ ہم اسکی ایک بات بھی نہ مانیں)

جب کوئی مصیبت ختم ہوتی یا کوئی حاجت پوری ہوتی تو امامؑ یہ دعا پڑھتے

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، تیرے اس بہترین فیصلے پر کہ تو نے بلاؤں کا رخ میری طرف سے موڑ دیا۔ مگر اپنی رحمتوں میں میرا حصہ صرف دنیوی تندرستی اور لذتوں ہی پر منحصر نہ کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ میں آخرت کی کامیابیوں سے محروم رہ جاؤں۔۔۔۔۔۔ اور یہ تندرستی جس میں میں رات دن گزار رہا ہوں کسی دائمی وبال کی تمہید بن جائے۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ جس چیز کا نتیجہ فنا ہوتا ہے وہ کبھی زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اور جسکا انجام ہمیشہ باقی رہنا ہو، وہ کبھی کم نہیں ہو سکتی۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما۔

اعلیٰ اخلاقی صفات (مکارم اخلاق) کے حصول کی معرکتہ الآرا دعا

(دعائے مکارم الاخلاق)

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور میرے ایمان کو کامل کر دے اور میرے یقین کو بہترین یقین قرار دے اور میری نیت کو پاک صاف اور بہترین نیت بنا دے اور میرے تمام اعمال کو بہترین اعمال کے پائے تک بلند کر دے۔ اپنی مہربانی سے میری نیت خالص (صرف تیری خوشی حاصل کرنا) بنا دے تاکہ میری نیت سے ریاکاری بالکل جاتی رہے۔ اور اپنی قدرتِ کاملہ سے میری تمام خرابیوں کی اصلاح کر دے۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے تمام مصروفیتوں سے بے پرواہ اور بے نیاز کر دے جو تیری عبادت سے مجھے روکتی ہوں۔ مجھے ان کاموں میں مشغول رہنے کی توفیق عطا فرما جن کے بارے میں کل تو مجھ سے سوال کرے گا (کہ میں نے وہ کام کیے یا نہیں؟) (یعنی) میری زندگی کے دنوں کو میری غرضِ خلقت کے کاموں کے انجام دینے کے لئے مخصوص کر دے اور مجھے دوسروں سے بے نیاز

کر دے اور میرے رزق میں برکت اور وسعت عطا فرما۔ مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر۔ مجھے عزت اور بلند مقام عطا فرما مگر کبرو غرور سے بچائے رکھ۔ میرے دل اور نفس کو اپنی عبادت کے لئے تیار کر دے۔ مگر خود پسندی اور تکبر سے میری عبادتوں کو خراب و تباہ ہونے سے بچائے رکھ۔ میرے ہاتھوں سے لوگوں کو فائدے پہنچا مگر ان پر احسان جتانے سے میری نیکیاں برباد نہ ہونے دے۔ مجھے بلند ترین اخلاقی صفات عطا فرما مگر اترانے اور تکبر کرنے سے مجھے محفوظ رکھ۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور لوگوں میں میرا درجہ جتنا بلند فرما اتنا ہی مجھے خود اپنی نظروں میں ذلیل، پست اور کمتر بنا دے۔ اور جتنی مجھے ظاہری عزت عطا فرما اتنا ہی میرے دل میں خود کو بے قیمت سمجھنے کا احساس پیدا کر دے۔۔۔۔۔۔

اے اللہ! میری خصلتوں اور عادتوں کی اصلاح کیے بغیر نہ چھوڑ۔ میری ہر نامکمل اچھی خصلت کو مکمل کیے بغیر نہ چھوڑ۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما۔ میرے دشمنوں کی دشمنیوں کو محبتوں سے بدل دے۔ سرکشوں کے حسد کو محبت اور عزت سے بدل دے۔ قریبی رشتہ داروں کی دشمنیوں کو دوستی سے بدل دے۔ عزیزوں کی قطع رحمی کو صلۂ رحمی سے بدل دے۔ رشتہ داروں کی بے پرواہیوں کو تعاون سے بدل دے۔ خوشامدیوں کی ظاہری محبت کو حقیقی اور سچی محبت سے بدل دے۔ ساتھیوں کے ذلت آمیز برتاؤ کو اچھے برتاؤ سے بدل دے۔ ظالموں کے خوف کی کرواہٹ کو امن و سکون کی مٹھاس سے بدل دے۔

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور جو مجھ پر ظلم کرے اس پر مجھے غلبہ عطا فرما۔ جو مجھ سے جھگڑا کرے اسکے مقابلے پر مجھے دلیل والی زبان عطا فرما۔ جو مجھ سے دشمنی کرے اس پر مجھے فتح و غلبہ عطا فرما۔ جو مجھ سے مکاری، بدمعاشی کرے اس کی مکاریوں کا توڑ عطا فرما۔ جو مجھے

دبائے اس پر مجھے قابو عطا فرما۔ جو میری برائی کرے اسے جھٹلانے کی مجھے طاقت عطا فرما۔ جو مجھے ڈرائے دھمکائے اس سے مجھے محفوظ رکھ۔ جو میری اصلاح کرے، مجھے اس کی اطاعت کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے اس بات کی توفیق عطا فرما کہ جو مجھے دھوکا دے، میں اسکی بھلائی چاہوں۔ جو مجھے چھوڑ دے میں اس سے اچھا سلوک کروں۔ جو مجھے محروم کرے میں اسکو اپنی عطاؤں سے نواز دوں۔ اور جو مجھ سے قطع رحمی کرے میں اس سے صلہ رحمی کروں۔ جو میرے پیچھے میری برائی کرے میں اسکے پیچھے اسکا ذکرِ خیر کروں۔ ----------

اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور جب میں بوڑھا ہو جاؤں تو میرے لئے اپنی وسیع روزی قرار دے۔ جب کمزور ہو جاؤں تو اپنی قوت اور طاقت سے مجھے سہارا دے۔ مجھے اس بات میں کبھی جتلا نہ کر کہ میں تیری عبادت میں سستی کروں، تیرے راستے سے بھٹک جاؤں۔ تیری محبت کے تقاضوں کے خلاف عمل کروں۔ جو تجھ سے پھرے ہوئے ہوں ان سے میل جول رکھوں۔ جو تیری طرف بڑھنے والے ہیں ان سے دور اور الگ رہوں۔ خدایا! مجھے ایسا بنادے کہ ضرورت کے وقت صرف تجھ سے سوال کروں۔ فقر و احتیاج کے وقت صرف تیرے سامنے گڑگڑاؤں۔ میرا امتحان اس طرح نہ لے کہ بے چینی کے عالم میں تیرے غیر سے مدد مانگنے لگوں۔ فقر و ناداری کے وقت تیرے غیر کے سامنے عاجزی سے درخواستیں کرنے لگوں۔ تیرے سوا کسی اور کے سامنے خوشامدیں کروں۔ اور اسلئے تیری طرف سے محرومیوں، ناکامیوں اور بے پرواہیوں کا مستحق قرار پاؤں۔

اے تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے خدا! شیطان جو حرص، بدگمانی اور حسد کے جذبات میرے دل کے اندر پیدا کرے، انکو اپنی

بڑائی، عظمت اور قدرت کی یاد سے بدل دے، تقدیر کو تدبیر سے بدل دے۔ اگر فحش کلامی، بے ہودہ باتیں، گالیاں یا جھوٹی گواہیاں یا مومن کی غیبت یا عیب زبان پر لانا چاہوں، تو انکو اپنی حمد و تعریف کی کوششوں سے بدل دے، یا شکرِ نعمت اور اپنے اعترافِ گناہ سے بدل دے، اپنی نعمتوں کو گننے اور یاد کرنے سے بدل دے۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما۔ مجھ پر کسی کو ظلم نہ کرنے دے کیونکہ تو ظالم کو دفع کرنے پر قادر ہے۔ میں خود بھی کسی پر ظلم نہ کروں۔ کیونکہ تو مجھے ظلم سے روک دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ میں کبھی گمراہ نہ ہو جاؤں، کیونکہ تیرے لئے مجھے سیدھا راستہ دکھا دینا بہت آسان ہے۔ میں کسی کا محتاج نہ ہوں، کیونکہ میری فارغ البالی صرف تیری عطاؤں کی وجہ سے ہے۔

اے اللہ! میں تیری معافیوں کی طرف چل کر آیا ہوں۔ تیری معافیوں کا طلبگار ہوں۔ اور تیری بخششوں کا مشتاق ہوں۔ میں صرف اور صرف تیرے فضل و کرم پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اور میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تیری مغفرت اور معافیوں کا سبب بن سکے۔ نہ میرے پاس کوئی اچھا عمل ہے کہ جسکی وجہ سے میں تیری معافیوں کا مستحق قرار پا سکوں۔ اب میں نے خود اپنے خلاف فیصلہ دے دیا ہے۔ اسلئے اب میرے پاس تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی سرمایہ امید باقی نہیں رہا ہے۔ لہٰذا محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھ پر رحم فرما، فضل و کرم فرما، مجھے اپنی ہدایتوں کے ساتھ بولنے کی توفیق عطا فرما۔ میرے دل میں اپنا خوف اور برائیوں سے بچتے رہنے کی صلاحیت القاء فرما۔ مجھے پاک صاف عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ایسے کاموں میں مشغول رکھ جو تجھے پسند ہوں۔ خدایا! مجھے بہترین راستے پر چلا، اسطرح کہ میں تیرے دین اور قانون پر عمل کرتا ہوا مروں اور اسی پر عمل کرتا ہوا زندہ رہوں۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر

خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے (گفتار وکردار میں) میانہ روی کی توفیق عطا فرما اور ٹھیک کام کرنے والوں میں اور اپنے نیک بندوں میں سے قرار دے۔ اور مجھے آخرت کی پوری کامیابی اور جہنم سے مکمل سلامتی عطا فرما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دولت اور خوشحالیوں سے مجھے بے راہ یا گمراہ نہ ہونے دے۔ میری زندگی کو سخت مشکل نہ بنادے۔ میری دعاؤں کو رد نہ کر۔ کیونکہ میں کسی کو تیرا مدِ مقابل نہیں سمجھتا۔ نہ تیرے ساتھ کسی کو تیرا شریک یا برابر سمجھ کر پکارتا ہوں۔ اسلئے اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے فضول خرچیوں سے بچائے رکھ۔ میری روزی کو تباہ ہونے سے بچائے رکھ۔ میرے مال میں ایسی برکت عطا فرما کہ اس میں اضافہ ہی ہوتا چلا جائے۔ اور مجھے اس مال کو اچھے اچھے کاموں میں خرچ کرتے رہنے کی وجہ سے راہِ حق تک پہنچادے۔

اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے روزی کمانے کی سخت تکلیفوں سے بے نیاز کردے۔ مجھے بے حساب روزی عطا فرما تا کہ تلاشِ رزق میں الجھ کر تیری عبادت کرنے سے محروم نہ رہ جاؤں اور غلط اور حرام روزی کما کر تیری سزاؤں کا مستحق نہ بن جاؤں۔

اے اللہ! میں نے جو کچھ بھی تجھ سے طلب کیا ہے اسے اپنی قدرتِ کاملہ سے مہیا کردے۔ جس چیز سے بھی ڈرتا ہوں اسکو اپنی عزت وجلال کی پناہ میں رکھ (یعنی مجھے ان خطرات سے بچالے) میری آبرو کو غنا اور دولتمندی کے ساتھ محفوظ رکھ۔ فقر وفاقوں کی وجہ سے میری منزلت کو لوگوں کی نظروں سے نہ گرا۔ ایسا نہ ہو کہ میں تجھ سے رزق پانے والوں سے اپنا رزق مانگنے لگوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر مجھے جو دے میں اسکی تعریف کروں اور جو نہ دے اسکی برائیاں کرنے میں لگ جاؤں۔ اصل میں تو ہی عطا کرنے اور اسکو روکنے کا

اختیار رکھتا ہے، نہ کہ وہ۔
اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے ایسی صحت و عافیت امن وسکون دے جو تیری عبادت میں کام آئے۔ اور ایسی فراغت عطا فرما جو مجھے دنیا سے بے تعلق بنا دے۔ اور ایسا علم دے جو عمل کے ساتھ ساتھ ہو۔ اور ایسی پرہیز گاری دے جو حد اعتدال میں ہو۔۔۔۔۔۔۔ میری زندگی کی مدت کو اپنی معافیوں پر ختم فرما۔ اور میری تمام آرزوؤں کو اپنی رحمتوں کی امید کی وجہ سے کامیاب اور بامراد کر دے۔ اپنی خوشنودی تک پہنچنے کے لئے میری راہ آسان کر دے۔ اور میرے ہر عمل کو بہترین قرار دے۔

خدا سے محبت کرنے کی اہمیت

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے غفلت کے اوقات میں اپنے ذکر اور یاد کے لئے ہوشیار رکھ۔ اور مہلت کے دنوں میں اپنی اطاعت میں لگائے رکھ۔ اور اپنی محبت حاصل کرنے کی آسان ترین راہ میرے لئے کھول دے۔ اور اس میری محبت کی وجہ سے میرے لئے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں، فائدے اور کامیابیاں مکمل کر دے۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما، ایسی عظیم رحمتیں جو اس سے پہلے تو نے اپنی مخلوقات میں سے کسی ایک پر بھی نازل نہ کی ہوں اور نہ ان کے بعد کسی پر نازل کرنے والا ہو۔ اور ہمیں دنیا کی بھی تمام نیکیاں، بھلائیاں اور کامیابیاں عطا فرما اور آخرت میں اپنی رحمتوں کے سبب ہمیں جہنم کی سزاؤں سے محفوظ رکھ۔

تشریح:۔ (حضرت امام جعفر صادقؑ سے کسی نے پوچھا کہ ہم لوگوں کے دلوں میں خدا کی محبت کس طرح پیدا کریں؟ حضرت امامؑ نے فرمایا " لوگوں کے سامنے خدا کی وہ نعمتیں، عنایتیں، عطائیں اور مہربانیاں بیان کرو جو خدا نے ہمیں

عطا کی ہیں۔ ان احسانات کو یاد کرنے کی وجہ سے ہمارے دلوں میں خدا کی محبت پیدا ہو جائیگی۔ اسطرح ہمارا خدا سے قلبی تعلق قائم ہو جائیگا۔ پھر جب ہم خدا سے محبت کرینگے تو لازماً خدا بھی ہم سے محبت فرمائیگا۔ نتیجتاً ہمیں نیک توفیقات، عظیم کامیابیاں اور اپنی اطاعت کی طرف رغبت عطا فرمائیگا، جس سے بڑی کوئی کامیابی ہو ہی نہیں سکتی)۔

سلامتی، سکون و عافیت طلب کرنے اور اس پر شکر ادا کرنے کی دعا

اے میرے معبود! میرے مالک! خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور مجھے ایسی عافیت و سکون عطا فرما جو لوگوں سے مجھے بے نیاز اور بے پرواہ کردے، اور مجھے شفا اور صحت عطا فرما دے۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے ایسی عافیت عطا فرما جو امن، و سکون دینے والی ہو، جسم کو سلامتی اور نگاہ کو بصیرت دے، گہرے معاملات کو سمجھنے اور انجام دینے کی قوت عطا کرے، اور جو خدا کے خوف کا جذبہ اور خدا کی اطاعت کی قوت عطا کرے اور ان گناہوں سے بچائے رکھنے والی ہو جن سے خدا نے روکا ہے۔ ایسی عافیت اور امن و سکون عطا فرما کر مجھ پر عظیم احسان فرما۔ مجھ پر یہ احسان اس وقت تک فرماتا رہ، جب تک مجھے زندہ رکھے، ایسی زندگی عطا فرما جس میں میں ہر سال حج و عمرہ کروں، قبرِ رسولؐ کی زیارت کروں اور آلِ رسول کے قبور کی زیارتیں کرتا رہوں۔ اپنی عبادت کرنے کو میرا سب سے پسندیدہ مشغلہ بنا دے اور میری عبادتوں کو (قبول فرما کر) اپنے ہاں ذخیرہ فرماتا رہ۔ اور ساتھ ساتھ میں ہمیشہ تیری حمد و شکر کرتا رہوں۔ تیری نعمتوں اور عطاؤں کا ذکر کرتا رہوں۔ ان کو سوچتا اور گنتا رہوں۔ انکی تعریف اور شکر کرتا رہوں۔ اپنے دین کی گہری باتیں اور راز سمجھنے اور قبول کرنے کے لئے میرے دل کی گرہیں کھول دے۔ اسطرح مجھے اور میری

اولادوں کو شیطان سے اور زہریلے جانوروں کے نقصانات سے اور لوگوں کی بری نگاہوں سے اپنی پناہ میں رکھ۔ اور ہر سرکش شیطان، ظالم حکمران، جتھے رکھنے والے مغرور بدمعاش، ہر چھوٹے بڑے جن اور انسانوں سے جو تیرے پیغمبرؐ اور انکے اہلبیتؑ سے لڑنے والے ہوں، ان سب کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور جو ہمیں دھوکہ دینا چاہے اسکے مکروفریب کے تیر خود اس کے سینے کی طرف پلٹا دے اور اسکے سامنے ایک دیوار کھڑی کردے تاکہ اسکی آنکھیں ہمیں دیکھنے سے اندھی ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکے دل پر ایسے قفل چڑھا دے کہ اسکو میرا خیال تک نہ آئے یا میرے بارے میں کہنے سننے سے اسکی زبان گونگی کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔اسطرح مجھے اسکے تکبر، نقصانات، شر، طعنوں، غیبتوں، عیب جوئی، حسد، دشمنی، مکاریوں اور بدمعاشیوں سے محفوظ رکھ۔ یقیناً تو غلبہ، حکومت اور اقتدار والا ہے۔

اپنے والدین کے لئے دعا

اے اللہ! اپنے خاص بندے اور رسول محمد مصطفیٰؐ پر اور ان کی آلؑ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما، انکو اپنی برکتیں اور درود و سلام سے خصوصی امتیاز عطا فرما۔ اور اے میرے مالک! میرے ماں باپ کو بھی اپنے پاس عزت کا مقام دے کر اپنی خاص رحمتوں سے مخصوص فرما۔ اے سب رحم کرنے والوں سے کہیں زیادہ رحم کرنے والے! محمدؐ و آل محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما۔ کیونکہ تو نے انکی وجہ سے ہمارے حقوق مخلوقات پر مقرر کیے ہیں۔ اسلئے اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ میں اپنے ماں باپ سے اسطرح ڈروں جسطرح جابر بادشاہوں سے ڈرا جاتا ہے۔ اور اسطرح انکے ساتھ اچھا سلوک کروں جسطرح محبت سے بھرے

ماں باپ اپنی اولاد کے ساتھ محبت بھرا سلوک کرتے ہیں۔ انکی فرماں برداری کو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو میری آنکھوں میں اسقدر پر لطف بنا دے، جسطرح نیند کا خمار آنکھوں کو لطف عطا کرتا ہے۔ میرے دل اور روح کو، بلکہ میرے پورے وجود کو انکی اطاعت سے لطف و سکون ملنے لگے، اتنا سکون جتنا سخت پیاسے کو ٹھنڈے پانی کے گھونٹوں سے ملتا ہے۔ تاکہ میں اپنی ہر خواہش پر انکی خواہشوں کو ترجیح دوں اور اپنی خوشی پر انکی خوشی کو مقدم رکھوں۔ ان کے تھوڑے سے احسان کو بہت زیادہ سمجھوں۔ اور جو نیکی انکے ساتھ کروں، اگر وہ زیادہ بھی ہو، تو اسے کم تصور کروں۔ اے اللہ! میری آواز کو انکے سامنے ہلکا، میری باتوں کو ان کے لئے خوشگوار اور پسندیدہ بنا دے۔ میری طبیعت کو ان کے لئے نرم اور میرے دل کو ان کے لئے مہربان بنا دے۔ اے اللہ! انکو میرے پالنے پوسنے پر بہترین جزا عطا فرما۔ میری حفاظت کرنے اور کم سنی میں میرا خیال رکھنے کا پورا پورا صلہ عطا فرما۔ اے اللہ! انکو اگر میری طرف سے کوئی تکلیف پہنچی ہو یا انکی میں نے کوئی حق تلفی کی ہو، تو اسکو ان کے گناہوں کا کفارہ قرار دے۔ ان حق تلفیوں کی وجہ سے ان کے درجات کو بے حد بلند فرما اور انکی نیکیوں میں اضافہ فرما۔ اے برائیوں کو کئی گنا نیکیوں سے بدل دینے والے اللہ! اے اللہ! اگر انہوں نے میرے ساتھ بات چیت کرنے میں سختی یا زیادتی کی ہو، یا میرا کوئی حق نہ ادا کیا ہو، یا اپنے فرائض میں کوتاہی کی ہو تو میں ان کو معاف کرتا ہوں۔۔۔۔۔اور تجھ سے خواہش کرتا ہوں کہ ان سے اسکا مواخذہ نہ کرنا۔ کیونکہ میں ان کے بارے میں کوئی بدگمانی یا شکایت نہیں رکھتا۔ نہ اپنی تربیت کرنے کے سلسلے میں انکو لاپرواہ سمجھتا ہوں، نہ انکی دیکھ بھال کو ناپسند کرتا ہوں۔ اسلئے ان کے حقوق ادا کرنا خود پر واجب اور لازم سمجھتا ہوں۔ ان کے مجھ پر احسانات بہت پرانے اور ان کے انعامات بہت عظیم ہیں۔ وہ اس سے

بلند ہیں کہ میں انکو برابر کا ویسا ہی بدلہ یا عوض دے سکوں۔۔۔۔۔۔
مالک! جب ہر شخص کو اسکے اعمال کا بدلہ دیا جائیگا، اور کسی پر ذرہ برابر زیادتی نہ ہوگی، اس دن مجھے ان لوگوں میں نہ قرار دینا جو ماں باپ کے عاق یا نافرمان ہیں۔اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور میرے ماں باپ کو اس سے بھی بڑھکر اجر و امتیاز دے جو تو نے تمام مومن بندوں کے ماں باپ کو بخشا ہے۔اے سب رحم کرنے والوں سے کہیں زیادہ رحم کرنے والے (خدا)۔ان کی یاد کو ہر نماز کے بعد میرے دل میں بٹھا دے۔میں دن رات کی کسی ساعت میں انکو نہ بھولوں۔اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے ان کے لئے دعا کرنے کی وجہ سے اور میرے ماں باپ کو میرے ساتھ نیکی کرنے کی وجہ سے لازمی طور پر معاف کر دے۔اور میری اس سفارش کی وجہ سے ان سے پوری پوری طرح راضی ہو جا۔اور انہیں عزت و آبرو کے ساتھ سلامتی کی منزلوں تک پہنچا دے۔۔۔۔۔اے اللہ! اگر تو نے انہیں مجھ سے پہلے بخشدیا، تو انہیں میرا شفیع بنا دے اور اگر پہلے مجھے بخش دیا، تو مجھے انکا شفیع قرار دے تاکہ ہم سب مل کر تیری مہربانیوں کی وجہ سے تیری بزرگی کے گھر یعنی جنت میں جو تیری بخششوں اور رحمتوں کی منزل ہے، ایک ساتھ جمع ہو کر ہمیشہ ہمیشہ خوش و خرم رہ سکیں۔یقیناً تو بڑا فضل و کرم کرنے والا، ہمیشہ ہمیشہ سے مہربانیاں اور احسان کرنے والا، سب رحم کرنے والوں سے کہیں زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اولاد کے حق میں دعا

اے میرے اللہ! میری اولاد کی بقا اور ان کی اصلاح اور ان کو فائدے پہنچانے کا سامان مہیا فرما کر مجھ پر احسان فرما۔مجھے سہارا دینے کیلئے ان کی عمروں میں

برکت اور زندگیوں میں طول عطا فرما۔ان میں جو چھوٹے ہیں انکی پرورش فرما، جو کمزور ہیں انکو قوی کردے،ان کی جسمانی،ایمانی،اخلاقی صفات وحالات کو درست کردے۔۔۔۔۔۔۔۔ انکو صحت، عافیت اور سکون عطا فرما اور میرے لئے اور میرے ذریعہ ان کے رزق میں وسعت عطا فرما۔اور انکو نیک کام کرنے والا، برائیوں سے بچتے رہنے والا، روشن دل ودماغ والا،حق سے محبت کرنے والا اور تیری اطاعت کرنے والا، تیرے دوستوں کا دوست اور تیرے دشمنوں کا دشمن قرار دے (آمین)۔اے اللہ! ان کے ذریعہ میرے بازوؤں کو طاقتور اور میری پریشانیوں کو دور کردے۔انکی وجہ سے میری جمعیت میں اضافہ فرما اور میری محفل کی رونقیں بڑھادے اور انکی بدولت میرا نام روشن اور زندہ رکھ۔اور میری غیر موجودگی میں انکو میرا قائم مقام بنادے۔ان کے ذریعہ میری حاجتیں پوری فرما۔انکو میرا دوست اور مہربان بنادے تاکہ وہ ہر وقت میری طرف متوجہ رہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ میرے نافرمان، سرکش، مخالف اور خطا کار نہ ہوں۔ انکی اچھی تربیت کرنے میں میری مدد فرما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہیں میرے لئے سراپا خیرو برکت بنا دے۔۔۔۔ مجھے اور میری اولاد کو شیطان مردود سے پناہ عطا فرما۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ ہمارا سخت دشمن ہے،ہمیں ہر وقت دھوکے دیتا رہتا ہے۔۔۔تو نے اسکو (ہمارا امتحان لینے کے لئے) ہمارے دلوں اور سینوں میں ٹھہرادیا ہے۔اور ہمارے رگ وپے میں دوڑادیا ہے۔۔۔۔۔۔جب ہم کسی برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ ہماری ہمت بڑھاتا ہے۔اور اگر کسی اچھے کام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمیں روکتا،ٹوکتا ہے۔ہمیں گناہ کرنے کی طرف بلاتا رہتا ہے اور ہمارے سامنے شبہات کی دیواریں کھڑی کرتا رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ اگر تو اسکے مکر کو ہم سے نہ ہٹائیگا، تو وہ ہم کو گمراہ کئے بغیر نہ

چھوڑے گا۔ اگر تو ہمکو اسکی بد معاشیوں سے نہ بچائے گا تو وہ ہمیں ڈگمگائے بغیر نہ چھوڑے گا۔ خدایا اسکے تسلط کو اپنی قوت کے ذریعہ ہم سے دفع کر دے، تاکہ ہم کثرت سے دعا مانگیں اور ہماری دعاؤں کی وجہ سے اسکو ہمارے راستے سے ہٹادے، تاکہ ہم اس کی مکاریوں سے محفوظ ہو جائیں۔

اے اللہ! ہمیں اپنی رحمت سے یہ تمام چیزیں عطا فرما، اور ساتھ ساتھ جہنم کی آگ سے ہمیں مکمل آزادی اور پناہ عطا فرما۔ اور جن چیزوں کا میں نے اپنی اولاد کے لئے سوال کیا ہے، ایسی تمام چیزوں کو تمام مسلمان مرد، عورتوں اور تمام مومنین و مومنات کو دنیا اور آخرت دونوں میں عطا فرما اسلئے کہ تو ہم سے سب سے زیادہ نزدیک ہے، ہماری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ ہماری ضرورتوں اور حاجتوں کو اچھی طرح جاننے والا ہے، ہمیں معاف کرنے اور نعمتیں بخشنے والا ہے۔ ہم پر بے حد شفیق اور مہربان ہے۔ ہمیں دنیا میں نیکی اور بھلائی، اور آخرت میں ہماری نیکیوں (کا بہترین اجر) اور جنت عطا فرما۔ اور ہمیں جہنم کی آگ کی سزاؤں سے بچائے رکھ۔

(تشریح: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:۔ پانچ دعائیں خدا کبھی رد نہیں کرتا (۱) عادل کی دعا (۲) مظلوم کی دعا۔ جب مظلوم دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے میں تیرا انتقام ضرور لوں گا چاہے کچھ دیر ہی کیوں نہ ہو جائے۔ (۳) نیک اولاد کی دعا ماں باپ کے لئے ہو (۴) نیک ماں باپ کی دعا جو اپنے اولاد کے لئے ہو (۵) مرد مومن کی دعا اپنے کسی بھائی کے لئے اسکی غیر موجودگی میں ہو۔ پھر خدا فرماتا ہے کہ تم نے اسکے لئے مانگا ہے، اس سے دوگنا تمھارے لئے ہے)۔

اپنے ہمسایوں، ساتھیوں اور دوستوں کے لئے دعا

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور میری مدد فرما تا کہ میں اپنے پڑوسیوں، ساتھیوں اور دوستوں کے حقوق ادا کرسکوں۔ خاص طور پر انکے حقوق ادا کرسکوں جو ہمارے حق کو پہچاننے والے ہیں، ہمارے دشمنوں کے مخالف ہیں، انہیں ہمارے طریقوں کو قائم رکھنے اور عمدہ اخلاق و آداب سیکھنے، سکھانے کی توفیق عطا فرما تا کہ وہ (ہماری طرح) کمزوروں پر رحم کریں، فقراء کی امداد کریں، مریضوں کی دیکھ بھال کریں۔ طالبانِ علم و ہدایت کی ہدایت کریں، مشورے مانگنے والوں کی خیر خواہی کریں، دوستوں کے رازوں کو چھپائے رکھیں، ان کے عیبوں پر پردے ڈالتے رہیں، مظلوموں کی مدد کرتے رہیں۔۔۔۔۔ مانگنے والوں کے سوال کرنے سے پہلے ان کی ضروریات مہیا کرتے رہیں۔

اے اللہ! مجھے ایسا بنادے کہ میں ان میں کے برے سے برے آدمی کے ساتھ بھی بھلائی سے اچھی طرح پیش آؤں، اور ظالم سے چشم پوشی کروں، سب لوگوں کے بارے میں اچھی رائے رکھوں۔ اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کے ساتھ بھلائی کا سلوک کر کے ان کی خبر گیری کروں۔۔۔۔۔۔۔ ان کی غیر موجودگی میں بھی انکی محبت دل میں لئے رہوں۔ ان سے بھی ایسا خلوص اور محبت رکھوں کہ ان کے پاس نعمتوں کو ہمیشہ رہنے کو پسند کروں اور جو چیزیں اپنے خاص قریبی لوگوں کے لئے ضروری سمجھوں، وہ سب ان کے لئے بھی ضروری سمجھوں۔

سرحدوں کی حفاظت کرنے والوں کے لئے دعا

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور اپنی قوت اور غلبہ سے مسلمانوں کی سرحدوں کی حفاظت فرما اور اپنی قوت کے ذریعہ ہماری سرحدوں کی

حفاظت کرنے والوں کو قوت عطا فرما اور اپنے لامحدود خزانوں سے انکو مالا مال کر دے اور انکی تعداد بڑھا دے۔ان کے ہتھیاروں کو تیز کر دے۔ان کی چاروں طرف سے حفاظت فرما۔ان میں اتحاد، محبت، یک جہتی پیدا کر دے۔ان کے تمام معاملات درست کر دے۔انکی رسد مسلسل قائم رکھ۔ان کی مشکلات کو حل کرنے کی ذمہ داری خود اپنے ذمہ لے لے۔ان کے بازو قوی کر دے۔انکو صبر کی صلاحیت عطا فرما کر انکی مدد فرما۔دشمنوں کی مکاریوں اور چھپی تدبیروں سے انکو آگاہ کر دے۔

اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور جو باتیں وہ (سپاہی) نہیں جانتے انہیں انکا علم عطا فرما۔۔۔۔۔۔۔دشمن کے مقابلے پر جاتے وقت دنیا کی یاد اور دھوکے انکے دل و دماغ سے مٹا دے۔گمراہ کرنے والے مال کا خیال تک ان کے دلوں سے نکال دے۔جنت کو انکے سامنے کر دے جو عزت کی دائمی قیام گاہیں ہیں۔۔۔۔۔۔تاکہ انمیں سے کوئی پیٹھ پھرا کر بھاگنے کا ارادہ تک نہ کرے۔۔۔۔۔۔۔ان کے دشمنوں کے حربے بے کار کر دے، انہیں بالکل بے بس اور لاچار کر دے،۔۔۔۔۔۔۔۔اس طرح اہلِ اسلام کی تدبیروں کو مضبوط، انکے شہروں کو محفوظ کر دے۔ان کے مال و دولت میں اضافہ اور اپنی عبادت کرنے کے لئے ان کو ہر قسم کے جھگڑوں سے فارغ کر دے۔ تاکہ تیری زمین پر تیرے سوا کسی کی عبادت، اطاعت یا غلامی نہ ہو۔۔۔۔۔۔اے اللہ! ہر علاقے میں مسلمان فوجوں کو مشرکوں پر غلبہ عطا فرما اور صف در صف فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد فرما۔تاکہ وہ مشرکوں کو قتل و گرفتار کرتے ہوئے ان کی آخری حدوں تک انکو پسپا کر دیں، یا پھر وہ سب اقرار کر لیں کہ تو ہی اکیلا خدا ہے جسکے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اے اللہ! وہ مسلمان جو کسی مجاہد کے گھر کی حفاظت کرنے والا ہو اور اسکے اہل و عیال کی خبر گیری کرے، اسکی مالی امداد کرے، یا مجاہدوں کو آلاتِ اسلحہ حاصل کرنے میں مالی مدد کرے۔ یا۔ انکو جہاد پر ابھارے، یا ان کے لئے دعائے خیر کرے یا انکے پیچھے انکی عزت اور بیوی بچوں کی حفاظت کرے، تو اسکو بھی مجاہدوں کے برابر اجر عطا فرما اور اسکے اس عمل کا ہاتھوں ہاتھ فوراً اجر عطا فرما۔

(تشریح:۔ اسلام میں سوائے دفاع کے جنگ کی اجازت نہیں۔ اسلئے حضرت امام رضاؑ نے فرمایا۔" اگر اسلام یا مسلمانوں کے لئے خطرہ ہو تب قتال کرے۔ یہ قتال صرف اپنی حفاظت کے لئے ہونا چاہئے۔ حکومت حاصل کرنے کے لئے نہیں۔ راوی نے پوچھا، اگر دشمن وہاں تک حملہ کرے جہاں ہم (اپنے ملک کی) حفاظت کیلئے پڑے ہوئے ہوں تو کیا کرے؟ امامؑ نے فرمایا۔ پھر اسلام کی حفاظت کیلئے جنگ کرے، نہ حکمرانی کے لئے، نہ حکمرانوں کیلئے، صرف اسلئے جنگ کرے کہ مسلمان اور اسلام مٹے گا تو دینِ محمدی بھی مٹ جائیگا"۔)

جب رزق کی کمی ہو تو یہ دعا پڑھے

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور ہمیں اپنی ذات پر ایسا پکا یقین عطا فرما جسکی وجہ سے ہم اپنے رزق کی طرف سے قطعاً بے فکر ہو جائیں (یعنی اس کامل یقین کو حاصل کرلیں کہ خدا ہمیں ضرور رزق عطا فرمائے گا، بشرطیکہ ہم حلال کمانے کی کوششیں کریں) ایسی اطمینانی کیفیت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے جو ہمیں ہر قسم کی فکر سے چھڑا دے۔ کیونکہ تو نے رزق دینے کا وعدہ اپنی کتاب میں خود فرمایا ہے، کہ تو روزی دینے کا ضامن ہے۔۔۔۔۔۔ تیرا قول حق اور بالکل سچا ہے۔ پھر تو نے قسم بھی کھائی ہے اور تیری قسم بالکل سچی اور پوری ہونے والی ہے۔

(تشریح: مطلب یہ کہ انسان حلال رزق کمانے کے لئے خوب محنت کرے، اسلئے کہ یہ سب سے افضل عبادتوں میں سے ہے۔ مگر خدا پر پورا پورا بھروسہ رکھے کہ وہ ضرور ہمیں ہمارا رزق عطا فرمائے گا۔ اسطرح انسان کو رزق کے معاملے میں مکمل اطمینان اور سکون حاصل ہو جاتا ہے اور اسکی زندگی پر لطف اور پر سکون ہو جاتی ہے)۔

دوسری دعا

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے مال کی فراوانی عطا کرتا کہ میرا رزق مسلسل مجھے ملتا رہے۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے فضول خرچی اور خوامخواہ زیادہ خرچ کرنے سے روک دے اور میانہ روی کے ساتھ خرچ کرنے پر قائم رکھ۔۔۔۔۔۔ اس مال سے مجھے دور ہی رکھ جو میرے اندر غرور، تکبر اور سرکشی پیدا کردے۔ یا دوسروں پر ظلم کرنے پر آمادہ کردے، اور جسکا نتیجہ تیری نافرمانی اور طغیانی ہو۔ مالک! غریبوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا میرے لئے پسندیدہ بنادے۔ اور مجھے کامل اطمینانِ قلب اور صبر و سکون عطا فرما کر میری مدد فرما۔۔۔۔۔۔ جو مال تو نے مجھے دیا ہے اسکو اپنی رحمتوں تک پہنچنے کا وسیلہ اور سامان بنادے (تاکہ میں وہ مال تیری راہ میں خرچ کرکے) تیرا قرب حاصل کرسکوں اور اسطرح جنت تک پہنچنے کا اسکو ذریعہ بنادے، اسلئے کہ تو بڑا سخی بھی ہے اور کرم کرنے والا بھی ہے۔

بہترین دعائے توبہ

اے میرے مالک! اگر تو مجھ پر عذاب کرے تو وہ تیرا عدل و انصاف ہے، جسکا میں قطعاً منکر نہیں ہوں۔ اور اگر تو مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم کھائے گا تو وہ تیرا عفو و کرم ہوگا۔ اور تیرے لئے معاف کر دینا کوئی عجیب یا کوئی بڑی بات

نہیں۔ کیونکہ تو ہمارا پالنے والا مالک بھی ہے اور بے حد کرم کرنے والا بھی ہے۔ تیرے لئے بڑے سے بڑے گناہ معاف کر دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ مالک! اب میں تیرے سامنے دعا کرتے ہوئے حاضر ہوں۔ تیرے حکمِ دعا کی اطاعت کرتے ہوئے تیرے وعدے کے پورا ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں۔ تو نے ہم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا (القرآن)۔ (اسلئے) اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے اپنی معافیاں عطا فرما۔ کیونکہ میں اپنے تمام گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں اور میرے گناہوں نے مجھے بالکل ذلیل اور مغلوب کردیا ہے۔ اسلئے مجھے سہارا دے کر اوپر اٹھالے۔ میں نے اپنے آپ کو تیرے سامنے (مٹی پر) ڈال دیا ہے، اسلئے اب اپنی رحمتوں سے مجھے ڈھک کر میرے گناہوں کو چھپالے، بالکل اسی طرح جس طرح تو نے ہمیشہ مجھے انتقام لینے کے بجائے صبر وحلم سے کام لیا ہے۔ اے اللہ! اپنی اطاعت کرنے میں میری نیت کو خوب مظبوط کردے اور اپنی عبادت کرنے کے لئے میری بصیرت اور عقل وفہم کو قوی کردے اور مجھے ایسے ایسے اچھے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جنکی وجہ سے میرے تمام گناہ بالکل دھل جائیں اور جب تو مجھے دنیا سے اٹھائے، تو اپنے دین پر اٹھانا اور محمد مصطفیٰؐ کے آئین یعنی قانون پر عمل کرتے ہوئے اٹھانا۔

اے میرے مالک! میں اسی وقت تیرے سامنے کھڑے اپنے تمام بڑے بڑے گناہوں پر، چاہے وہ میں نے چھپ چھپا کر کئے ہوں، یا کھل کر اعلانیہ کئے ہوں، ان سب پر توبہ کرتا ہوں۔ ایسی توبہ جو میرے دل میں کبھی بھی گناہ کرنے کا کوئی خیال تک نہ لائے۔ اور ان گناہوں کی طرف پلٹنے کا تصور تک نہ کروں۔ مالک! تو نے اپنی محکم کتاب (قرآن) میں خود فرمایا ہے کہ

"میں اپنے بندوں کی توبہ (گناہوں سے پلٹنے) کو قبول کرتا ہوں اور توبہ کرنے پر ان کے گناہ معاف کر دیتا ہوں" (القرآن) اسلئے ابھی ابھی میری توبہ قبول فرما جیسا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اور اپنی محبت کو میرے لئے ضروری قرار دے (اسلئے کہ) تو نے فرمایا ہے کہ "میں توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں" (القرآن)۔

مالک! میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں کہ اب کبھی تیرے ناپسندیدہ کاموں کی طرف رخ تک نہ کروں گا۔ اور تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جو باتیں بُری ہیں انکی طرف کبھی نہیں لوٹوں گا۔ میں عہد کرتا ہوں کہ تیری نافرمانیوں کو بالکل چھوڑ دونگا۔ اسلئے اب جتنے میرے گناہ تو جانتا ہے، ان سب کے سب کو معاف کر دے اور اپنی قدرتِ کاملہ سے اپنے پسندیدہ کاموں کی طرف مجھے موڑ دے۔

اے اللہ! میرے ذمہ لوگوں کے کتنے حقوق ہیں جو میں نے ادا نہیں کیے اور وہ مجھے یاد بھی ہیں۔ مگر کتنے ایسے ظلم ہیں جو میں کر کر کے بھول چکا ہوں، لیکن وہ سب ظلم اور گناہ تیری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ کیونکہ تیری آنکھیں سوتی نہیں۔ اسلئے میرے سارے گناہ تیرے علم میں ہیں، کیونکہ تیرے علم سے کوئی چیز ختم نہیں ہوتی۔ اسلئے جن جن لوگوں کا مجھ پر کوئی بھی حق ہے، اسکا بہترین عوض (معاوضہ، اجر) انکو عطا کر دے اور اسکا بوجھ میری گردن سے بالکل اتار دے۔ اور مجھے پھر ویسے گناہوں کے کرنے سے بالکل بچائے رکھ۔

اے اللہ! میں اپنی توبہ پر قائم نہیں رہ سکتا مگر صرف تیری مدد نگرانی اور حفاظت کی وجہ سے۔ میں گناہ کرنے سے قطعاً نہیں رک سکتا، مگر صرف تیری طاقت سے روکنے کی وجہ سے۔ لہٰذا مجھے گناہوں کے کرنے سے بے نیاز اور بے پرواہ کرنے والی قوت عطا فرما اور مجھے گناہوں سے روکنے کی ذمہ داری خود اپنے ذمہ لے لے۔۔۔۔۔۔۔۔میری اس توبہ کو ایسی توبہ بنا دے کہ اسکے بعد

پھر مجھے توبہ کرنے کی کبھی ضرورت ہی پیش نہ آئے (یعنی میں پھر واقعاً عملاً گناہوں سے پلٹ کر خدا کی اطاعت کی زندگی اختیار کرلوں)۔ میری اس توبہ کو ایسی توبہ بنادے کہ جس سے مرے تمام اگلے پچھلے گناہ محو اور ختم ہو جائیں (جیسے ربڑ پنسل کے لکھے کو بالکل مٹا دیتی ہے) اور میری زندگی کے باقی دن گناہوں سے سلامتی میں گزریں۔ اے اللہ! میں اپنی تمام جہالتوں اور حماقتوں پر شرمندہ ہوں اور اپنی تمام بداعمالیوں اور گناہوں پر معافیوں کا طلبگار رہوں۔ اسلئے مجھ پر اپنی رحمت، لطف وکرم، اور احسانات فرما اور اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنی عافیت، محبت اور رحمت سے دائمی امن وامان کے پردوں میں چھپالے۔

اے اللہ! میں اپنے دل میں آنے والے تمام شیطانی خیالات، آنکھوں کے غلط اشارات اور زبان کی تمام بے ہودگیوں اور برائیوں سے تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، اور ہر اس کام سے بھی توبہ کرتا ہوں جو میں نے تیری مرضی کے خلاف اور تیری محبت کی حدوں کو توڑ کر کیے ہیں۔ میری اس توبہ کو ایسی توبہ بنادے کہ میرا ہر ہر عضو تیری تمام قسم کی سزاؤں اور عذابوں سے محفوظ ہو جائے۔ مالک! میرے اس عالمِ تنہائی میں تیرے خوف کی وجہ سے میرے دل کی دھڑکن اور میرے اعضاء کی تھرتھری پر رحم فرما۔ مالک! میرے گناہوں نے مجھے تیرے سامنے بالکل ذلیل کر کے رسوا کر دیا ہے۔ اب اگر میں چپ رہوں تو میری طرف سے کوئی بولنے والا نہیں ہے۔ اگر میں وسیلہ لاؤں تو میں شفاعت حاصل کرنے کا مستحق تک نہیں ہوں۔ اسلئے اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور اپنے کرم اور بخششوں کو میرے تمام گناہوں کا شفیع بنادے اور پھر اپنے ہی فضل وکرم سے میرے تمام گناہ معاف کر دے اور جن جن سزاؤں کا میں مستحق ہوں، وہ سزائیں مجھے نہ دے اور اپنے کرم اور معافیوں کا دامن میرے اوپر پھیلائے رکھ۔ اور اپنی رحمتوں اور معافیوں سے مجھے

پوری طرح ڈھانپ لے۔ اور میرے ساتھ وہ سلوک فرما جو ایک صاحب اقتدار اپنے کسی غلام پر اس وقت کرتا ہے جب اسکا غلام اسکے سامنے گڑگڑاتا ہے، اُس وقت وہ اپنے غلام پر رحم کھاتا ہے۔ یا پھر میرے ساتھ اس دولتمند جیسا سلوک فرما کہ جس سے کوئی محتاج لپٹتا ہے تو وہ اسکو سہارا دے کر اٹھا لیتا ہے۔ اے اللہ! مجھے تیری سزاؤں اور عذابوں سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ صرف تیری قوت اور طاقت ہی مجھے تیری سزاؤں سے پناہ دے کر بچا سکتی ہے۔ میرے پاس تیرے سامنے کوئی شفارش کرنے والا نہیں ہے۔ اب صرف تیرا ہی فضل و کرم میری شفارش کرے تو کرے۔ میرے گناہوں نے مجھے سخت حیران، خوفزدہ اور پریشان کر دیا ہے۔ اب صرف تیری معافیاں ہی مجھے مطمئن کریں تو کریں۔۔۔

اے اللہ! اگر تیرے نزدیک توبہ یہی ہے کہ میں اپنے گناہوں پر سخت شرمندہ ہوں، تو میں تمام شرمندہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ شرمندہ ہوں۔ اگر تیرے نزدیک گناہوں کا چھوڑ دینا ہی توبہ ہے، تو میں تمام گناہوں کے چھوڑ دینے میں اوّل درجہ پر ہوں۔ (یعنی بالکل گناہ چھوڑنے پر تیار ہوں)۔ اگر تجھ سے معافیاں طلب کرنا گناہوں کو ختم کر دینے کا سبب ہے، تو تجھ سے معافیاں طلب کرنے والوں میں سے میں بھی ایک ہوں۔۔۔۔۔ اسلئے اے مالک! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور میری توبہ (اسی وقت) قبول کر لے اور مجھے اپنی رحمتوں سے ناامید کر کے نہ پلٹا، کیونکہ تو گنہگاروں کی توبہ قبول کرنے والا ہے اور اپنی طرف رجوع کرنے والے خطاکاروں پر (ہمیشہ سے) رحم کرنے والا ہے۔

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما جسطرح تو نے ان کے ذریعہ ہماری ہدایت فرمائی ہے۔ مالک! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں

نازل فرما جسطرح ان کے ذریعہ تو نے ہمیں گمراہیوں سے نکالا ہے۔ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما، ایسی رحمتیں جو قیامت کے دن، جو ہماری سخت احتیاج کا دن ہے، ہماری شفارش کر سکیں۔ حقیقتاً تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اور تیرے لئے یہ کام کرنا (یعنی میرے تمام گناہ معاف کرنا) بالکل آسان کام ہے۔

تشریح:۔ خدانے فرمایا ہے کہ "اے ایمان لانے والو! تم سب کے سب اللہ سے توبہ کرو تا کہ تم بھرپور کامیابیاں حاصل کرسکو" (القرآن)

نیز خدانے فرمایا " وہی خدا اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور ان کے گناہوں کو معاف کرتا ہے" (القرآن)

حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ " خدا توبہ کرنے والے سے بالکل اسی طرح خوش ہوتا ہے جس طرح کوئی مسافر رات کے اندھیرے میں اپنی سواری اور سامان کھو کر اچانک دوبارہ پانے پر خوش ہو جاتا ہے" (الحدیث)

دعائے توبہ

مالک! اب یہ وہ مقام ہے کہ میں اپنے گناہوں کا اعتراف کروں اور تجھ سے پناہ مانگوں، اسلئے کہ ایسا نہ ہو کہ تیری رحمتوں کی وسعتیں میرے لئے تنگ ہو جائیں اور تیری معافیاں مجھ تک پہنچ ہی نہ پائیں۔ (گناہوں کے معاف ہونے کا وقت ختم ہو جائے) اور اسکے نتیجہ میں میں توبہ کرنے والوں میں سب سے زیادہ ناکام ثابت ہوں۔۔۔۔۔۔ میرے مالک! مجھے بخش دے، (میرے تمام گناہ معاف کر دے)۔۔۔۔ میں روزے نہ رکھنے کی وجہ سے دنوں کو اپنی بے گناہی پر گواہ تک نہیں بنا سکتا، نہ کسی سنت کو میں نے زندہ کیا، جسکی وجہ سے تیری تعریف کی توقع کرسکوں۔ میں نے واجبات بھی ضائع کئے، اسلئے ہلاک و برباد

ہوا۔ پھر نوافل و مستحبات کے ذریعہ بھی میں تجھ سے معافیاں نہیں مانگ سکتا (کہ میں نے مستحبات کو ادا ہی نہیں کیا)۔ بلکہ تیرے واجبات کی شرائط سے بھی غفلت کرتا رہا اور تیرے احکام کی حدوں کو بار بار توڑتا رہا، ہمیشہ حرام کاموں کو انجام دیتا رہا، بڑے بڑے گناہ کرتا رہا۔ جنکی رسوائیوں سے صرف اور صرف تیری معافیاں ہی مجھے بچا سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ تو اس بات کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ تجھ سے اپنے گناہوں کی معافیوں کی آس لگائی جائے، اور تو ہی سب سے زیادہ اس بات کا حقدار ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے۔ اسلئے میرے مالک! مجھے وہ چیز عطا فرما جسکا میں امیدوار ہوں، اور ان تمام سزاؤں اور خطرات سے مجھے مطمئن کر دے جن سے میں خوفزدہ ہوں۔ صرف اپنی رحمتوں کی وجہ سے مجھ پر احسان فرما۔ کیونکہ تو ان سب سے زیادہ سخی اور کریم ہے جن سے سوال کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے اپنی لامحدود رحمتوں کے ذریعہ جہنم کی اس آگ سے بچالے (جو تو نے خود بھڑکائی ہے) اور اپنی معافیوں کو کام میں لاتے ہوئے میرے تمام (اگلے پچھلے) گناہ معاف کر دے۔ مجھے محروم نہ کر۔ مجھے ناکام نہ بنا دے۔ اے پناہ دینے والوں میں سب سے بہتر پناہ دینے والے! تو ہی ہر سختی سے اور ہر مصیبت سے بچاتا ہے، اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ جو چاہے وہ کر پاتا ہے۔ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ اسلئے اے اللہ! جب بھی نیک لوگوں کا ذکر آئے، تو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما، جب تک دنوں اور راتوں کا سلسلہ قائم و دائم رہے۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرماتا رہ، ایسی عظیم نعمتیں اور رحمتیں جنکا ذخیرہ کبھی ختم نہ ہو، جو گنی بھی نہ جا سکیں۔ ایسی رحمتیں جو زمین و آسمانوں کو بھر دیں۔ ان پر اس قدر رحمتیں نازل فرما کہ وہ پوری طرح خوش، راضی اور مطمئن ہو جائیں۔ اس کے بعد بھی ان پر

رحمتیں نازل کرتا رہ، ایسی رحمتیں کہ جنکی نہ کوئی حد ہو نہ انتہا ہو۔ اے تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے خدا۔

تشریح:۔ خدا فرماتا ہے " ہر شخص اپنے کاموں کی کمائی کے بدلے رہن رکھا ہوا ہے"(القرآن ۔سورۃ مدثر آیت ۳۸) یعنی ہر شخص کے اچھے برے انجام کا دارومدار خود اسکے اپنے کاموں پر ہے۔ نیز خداوند عالم نے فرمایا" ہر آدمی اپنے اعمال کا گروی ہے"(القرآن) یعنی اپنے اعمال میں پھنسا ہوا ہے۔ جسطرح زیور قرض دینے والے کے پاس رکھ دیا جاتا ہے تو پھر وہ زیور اسکے پاس پھنس جاتا ہے۔ وہ زیور اس وقت تک واپس نہیں ملتا جب تک قرضہ ادا نہیں کیا جاتا۔ بالکل اسی طرح ہر آدمی اپنے گناہوں میں پھنسا ہوا ہے۔ یا تو وہ خدا سے سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافیاں مانگ لے اور آئندہ گناہ کرنا عملاً چھوڑ دے، تو خدا اسکے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے، تب وہ اپنے گناہوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

امام غزالی نے خوب لکھا ہے کہ گناہ کا دھبہ اگر دامن پر لگ جائے تو اسکو صرف اور صرف دو ہی چیزیں مٹا سکتی ہیں۔ یا جہنم کی آگ کا شعلہ یا شرمندگی کے آنسو۔ (احیاء العلوم)

لی شفاعت نے میری بڑھ کے بلائیں کیا کیا\
عرقِ شرم سے ڈوبا جو گنہگار آیا (اقبال)

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے\
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

میں گنہگار، خطاکار، سیہ کار مگر\
کسکو بخشے تیری رحمت جو گنہگار نہ ہو؟

خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے دعا

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے کہ اس نے مجھے اپنے حکم پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔ (اسلئے) میں گواہی دیتا ہوں کہ خداوند عالم نے اپنے بندوں کی روزیاں اپنے عدل وانصاف کے مطابق تقسیم کی ہیں اور تمام اپنی مخلوقات پر فضل وکرم فرمایا ہے۔اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے ان چیزوں سے پریشان نہ ہونے دے جو تونے دوسروں کو عطا کی ہیں تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تیری مخلوق پر حسد کرنے لگوں اور اسطرح تیرے فیصلوں کو حقیر (غلط) سمجھنے لگوں۔۔۔۔۔۔

اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے اپنی قضا وقدر کے فیصلوں پر خوش اور راضی رکھ، اور میرے دل میں اس قدر ہمت اور حوصلہ، وسعت اور طاقت پیدا کردے کہ میں تیرے تمام فیصلوں کو پوری طرح دل و دماغ سے قبول کرلوں، جو تونے میرے لئے صادر فرمائے ہیں۔میرے اندر ایسا اعتماد، بھروسہ اور یقین کی روح پھونک دے کہ میں دل وزبان سے اقرار کرسکوں کہ تیرے تمام فیصلے واقعا درست ہیں اور ہماری ہی بھلائی اور فائدوں کے لئے کیئے گیے ہیں اور پھر میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ بھی ادا کرسکوں جو تونے مجھے عطا فرمائی ہیں۔میرے اس شکریہ کو کامل کردے۔ایسا کامل کہ جو روز بروز بڑھتا ہی چلا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور مجھے اس بات سے روک لے کہ میں کسی فقیر وغریب انسان کو ذلت اور حقارت کی نظر سے دیکھوں یا کسی دولتمند کو برتر یا افضل سمجھنے لگوں۔اسلئے کہ شرف والا تو صرف وہ ہوتا ہے جسے تیری اطاعت نے شرف بخشا ہو، اور عزت والا صرف وہ ہوتا ہے جسے تیری عبادت یا غلامی نے عزت اور سربلندی عطا کی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور ہمیں دین ودنیا کی ایسی دولت عطا

فرما جو کبھی ختم ہونے والی نہ ہو، اور ایسی عزت اور سربلندی عطا فرما جو کبھی ذائل ہونے والی نہ ہو۔ اور ایسی (اپنی اطاعت کرنے کی توفیق) عطا فرما جو ہماری تمام توجہات کو آخرت کی طرف موڑ دے۔ بے شک تو یکتا، یگانہ، بے مثل اور بے نیاز ہے۔ کسی کا محتاج نہیں، کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ نہ تیری کوئی اولاد ہے اور نہ تو کسی کی اولاد ہے، اسلئے تیرا کوئی برابر یا ہمسر یا مثل و نظیر نہیں۔

(تشریح :۔ انسان کو سمجھ لینا چاہیے کہ خدا نے دنیا میں ہمیں جو مال و دولت، اولاد، عزت، قوت اور اثر و رسوخ دیا ہے، یہ سب صرف اور صرف ہمارا امتحان لینے کے لئے دیا ہے۔ یعنی انعاماً نہیں دیا ہے بلکہ امتحاناً دیا ہے۔ اور خدا ہماری صلاحیتوں کو ہم سے کہیں زیادہ بہتر جانتا ہے۔ اسلئے اس نے ہم سے بہتر سمجھا کہ کس کا امتحان کتنا مال اور اولاد دیکر لیا جائے۔ اسلئے اس نے کسی کو مال اور اولاد کم دی اور کسی کو زیادہ۔ اسلئے ہمیں اس کی عطاؤں پر پوری طرح راضی رہنا چاہیے)۔

لوگوں کے حقوق مارنے پر خدا سے معافیوں کی دعا اور جہنم سے اپنی گردن چھڑانے کا طریقہ

مالک! اگر کسی مظلوم پر میرے سامنے ظلم کیا گیا ہو، اور میں نے اسکی مدد نہ کی ہو۔ یا میرے ساتھ کسی نے اچھا سلوک کیا ہو اور میں نے اسکا شکریہ نہ ادا کیا ہو۔ اور اگر کسی نہ مجھ سے اپنی بدسلوکی پر معافی مانگی ہو اور میں نے اسکے عذر کو قبول نہ کیا ہو۔ یا کسی مومن کا حق میں نے ادا نہ کیا ہو، جسکا ادا کرنا میرے ذمہ واجب ہو۔ یا کسی مومن کا عیب مجھ پر ظاہر ہو گیا ہو اور میں نے اس پر پردہ نہ ڈالا ہو۔ اور ہر اس گناہ کو جو میں نے کیا ہو۔ میں اپنی ان تمام غلطیوں اور گناہوں پر تجھ سے اپنے دل سے معافی طلب کرتا ہوں۔ ان سب گناہوں پر اور ان جیسے دوسرے

تمام گناہوں پر تیرے سامنے بے حد شرمندہ ہوں ۔۔۔۔۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما ۔ میری تمام لغزشوں، غلطیوں اور گناہوں کو بالکل معاف کر دے، اور میری شرمندگی کو اور میرے اس ارادہ کو کہ میں آئندہ ایسا کوئی گناہ نہ کروں گا، میری توبہ قرار دے۔ ایسی توبہ قرار دے کہ جسکی وجہ سے تو مجھ سے محبت کرنے لگے۔ اسکو میری ایسی توبہ بنا دے کہ جو تیری محبت حاصل کرنے کا سبب بن جائے۔ اے وہ خدا جو توبہ کرنے والوں (یعنی) گناہوں کو بالکل چھوڑ چھاڑ کر خدا کی اطاعت کی طرف پلٹ آنے والوں سے محبت کرنے والا ہے۔

تشریح:۔ خدا نے فرمایا ہے کہ " اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (القرآن) اسلئے حضرت امامؑ دعا فرما رہے ہیں کہ میری اس توبہ کو سچی اور حقیقی توبہ قرار دے، یعنی مجھے اس بات کی عملاً توفیق عطا فرما کہ میں سچے دل سے توبہ کروں یعنی پکا ارادہ کرلوں کہ آئندہ کوئی گناہ نہ کروں گا۔ اور اس طرح گناہوں سے پلٹ کر خدا کی اطاعت کی طرف آجاؤں۔ میرے اس ارادے کو اتنا پکا، سچا اور مظبوط بنا دے کہ میں واقعی کبھی گناہ نہ کروں، تاکہ تو مجھ سے محبت کرنے لگے۔ کیونکہ تو نے خود فرمایا ہے کہ تُو توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور جس بندے سے خدا محبت کرنے لگے، اس سے بہتر اور کامیاب تر کوئی انسان ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان خدا کا محبوب، مطلوب اور معشوق بن جائے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ " جو مومن کسی برادر مومن کی مدد کرسکتا ہو، پھر بھی اس کی مدد نہ کرے، تو خدا آخرت میں اس کی مدد نہ کرے گا " جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا ہے " جو شخص تم سے اچھا سلوک کرے اس کا شکریہ ادا کرو اور اس سے عملاً اچھا سلوک کرو " (الحدیث) جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا ہے جو شخص معافی مانگنے والے کو معاف نہ کرے، اسکا عذر قبول نہ

کرے، چاہے معافی مانگنے والا سچا عذر پیش کر رہا ہو یا جھوٹا عذر پیش کر رہا ہو، عذر قبول نہ کرنے والا میری شفاعت سے محروم رہے گا " (الحدیث)۔

دوسروں کے حقوق کے ادا نہ کرنے پر معافی کی دعا

اے اللہ! اگر تیرے کسی بندے نے مجھے کوئی تکلیف پہنچائی ہو، یا میں نے تیرے کسی بندے کو تکلیف یا نقصان پہنچایا ہو، اس پر مجھ سے یا میری وجہ سے کوئی ظلم یا زیادتی ہوئی ہو، یا میں نے اسکا کوئی حق مارا ہو یا ظلم ہونے پر اسکی مدد نہ کی ہو تو اے اللہ! تو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور اپنی دولتمندیوں کے ذریعہ (اپنے لامحدود خزانوں سے نعمتیں عطا کر کے) اسکو مجھ سے راضی کر دے۔ اپنے پاس سے اسکا حق اسکو (میری طرف سے پورا پورا) ادا کر دے۔ اور مجھے ان تمام سزاؤں سے پوری طرح بچالے جو تیرے عدل کی وجہ سے مجھے ملنی ضرور چاہییں۔ اس طرح مجھے اپنی عدل کے تقاضوں سے نجات عطا فرما۔ اسلئے کہ میں تیری سزاؤں کو قطعاً برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ تیری ناراضگی کو بالکل نہیں جھیل سکتا۔ اگر تو اپنے عدل وانصاف کے ساتھ بدلے گا تو مجھے ہلاک و برباد کر دیگا۔ اگر تو مجھے اپنی رحمتوں کے دامن سے نہ ڈھانپے گا تو مجھے تباہ کر دے گا۔ مالک! میں تجھ سے وہ چیز مانگ رہا ہوں جسکی تیرے پاس قطعاً کوئی کمی نہیں ہے۔ میں تجھ پر وہ وزن رکھنا چاہتا ہوں جو تیرے لئے قطعاً بھاری نہیں ہے۔ میں تجھ سے اپنی اس جان کی بھیک مانگتا ہوں جسے تو نے اسلئے پیدا ہی نہیں کیا کہ اسکے ذریعہ خود کو کسی نقصان سے بچائے، یا اس سے خود کوئی فائدہ اٹھائے، بلکہ تو نے (مجھے) صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ تو اس بات کو ثابت کر دے کہ تو مجھ کو اور مجھ جیسی (لاکھوں، کروڑوں، اربوں) مخلوقات کو پیدا کرنے پر پوری پوری طرح قادر ہے۔ اس لئے میں تجھ سے اس بات کی

درخواست کرتا ہوں کہ میرے وہ تمام گناہ معاف کر دے جسکا بوجھ مجھے مارے ڈال رہا ہے۔ میں اپنے ان گناہوں کے بوجھ کو بالکل ختم کرنے کے لئے (صرف) تجھ سے ہی مدد مانگتا ہوں، کیونکہ میں اس بوجھ کو بالکل اٹھا نہیں سکتا۔

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور باوجود اسکے کہ میں نے خود اپنے اوپر جان بوجھ کر ظلم کیا ہے، میرے تمام گناہ معاف کر دے اور اپنی رحمت کو حکم دے کہ وہ میرے گناہ اٹھالے۔ اسلئے کہ کتنی مرتبہ تیری رحمت گناہگاروں سے آملی ہے۔ اور تیری معافیاں اور کرم ہم جیسے ظالموں، گناہگاروں کے شاملِ حال ہوتا رہا ہے۔ (اسلئے) اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے ان لوگوں کے لئے نمونہ بنادے جنکو تو نے اس جگہ گرنے سے بچا لیا اور اٹھا لیا جہاں گناہگاروں کو پھینکا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ اور اسطرح وہ لوگ تیرے ناراض ہونے سے بچ گئے۔

صرف تیرے احسانات کی وجہ سے تیرے عدل کی پکڑ سے آزاد ہو گئے۔ اے اللہ! اگر تو مجھے معاف کر دے گا تو تیرا یہ سلوک اس تیرے غلام کے ساتھ ہوگا، جو خود کو سزا کا پورا پورا مستحق سمجھتا ہے۔ یہ تیرا معافی کا سلوک اس تیرے غلام کے ساتھ ہوگا، جسکا خوف تیری معافیوں کی امید سے بہت بڑھا ہوا ہے اور جسکی نجات سے ناامیدی اپنی رہائی کی امید سے زیادہ طاقتور ہے۔ یہ اسلئے نہیں کہ تیری رحمت سے مایوس ہو گیا ہوں، بلکہ یہ ناامیدی صرف اور صرف اسلئے ہے کہ میری برائیاں میری نیکیوں سے بہت زیادہ ہیں اور میرا اپنے گناہوں پر عذر اور میری بے گناہی کے ثبوت بے حد کمزور ہیں۔ مگر اے مالک! مگر تو اس بات کا بھی مستحق ہے کہ اچھے سے اچھے لوگ بھی تیری بے پناہ وسیع رحمت کی وسعت دیکھ کر دھوکہ نہ کھائیں اور گنہگار تجھ سے کبھی ناامید نہ ہو جائیں۔ اسلئے کہ تو ہمارا وہ عظیم پالنے والا مالک ہے کہ کسی کو بغیر اپنے فضل و کرم سے نوازے کبھی نہیں

چھوڑتا اور کسی سے اپنا پورا حق وصول کرنے پر نہیں اتر آتا۔ (اسلئے اے مالک) تیرا ذکر تمام ذکروں سے بے حد بلند ہے اور تیرے نام (وصفات) اتنے بلند اور اعلیٰ ہیں کہ وہ کسی پر منطبق ہو ہی نہیں سکتے۔ تیری نعمتیں ساری کائناتِ عالم پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اسلئے میں تیری تعریف کرتا ہوں، اے تمام جہانوں کے پالنے والے مالک (میرے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کردے)

(تشریح:۔ خدا نے فرمایا ہے کہ " تمھارے پالنے والے مالک نے اپنے اوپر اپنی رحمت کو لازم کرلیا ہے۔ اسلئے تم میں سے جو کوئی اپنی نادانی کی وجہ سے کوئی برائی یا گناہ کر بیٹھے اور پھر توبہ کرلے (یعنی واقعا شرمندہ ہوکر خدا سے معافی مانگ کر خدا کی اطاعت کی طرف واپس لوٹ آئے) اور اسطرح اپنی حالت کو سنبھال لے تو (خدا اسکو معاف کردے گا کیونکہ) یقیناً خدا بڑا ہی معاف کرنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔" (القرآن)

جنابِ رسولِ خداؐ فرمایا " جو شخص کسی کا ظلم معاف کردیتا ہے خدا قیامت کے دن اسکی عزت اور بلندی کو بڑھا دیتا ہے " (الحدیث)

حضرت امام علیؑ نے اپنی وصیت میں فرمایا " اگر میں کسی کو معاف کردوں تو یہ بات میرے لئے خدا کی رضامندی حاصل کرنے کا باعث ہے اور وہ تمھارے لئے (یعنی میری اولادوں کے لئے) بھی نیکی ہوگی۔ اسلئے تم ن معاف کردو۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا بھی تم کو معاف کردے؟ "

خداوند تعالیٰ نے فرمایا " جو شخص صبر کرے اور معاف کردے تو یہ بہت بڑی بلند ہمتی کی بات ہے " (القرآن))

اچھی موت آنے کی دعا

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور ہمیں لمبی لمبی امیدوں اور آرزوؤں کے باندھتے رہنے سے بچالے۔۔۔۔۔۔ ہمیں لمبی لمبی تمناؤں کے دھوکے سے بچالے اور موت کو ہر وقت ہماری نگاہوں کے سامنے رکھ اور کوئی دن ایسا نہ ہو کہ ہم موت کو یاد نہ کریں۔ اچھے اچھے کاموں سے ہمیں ایسے اچھے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جسکی وجہ سے ہم تیری طرف لوٹنے میں جلدی کی آرزو کرنے لگیں۔ موت نہ آنے پر یہ محسوس کریں کہ ہمیں دیر ہو رہی ہے۔ اس حد تک ہمیں موت پسند آنے لگے کہ وہ ہماری منزلِ مقصود، محبوب اور پسندیدہ بن جائے۔ ہم اس سے جی لگانے لگیں۔ اس سے محبت کرنے لگیں۔ اسکا شدّت سے انتظار کرنے لگیں۔ موت ہمیں اتنی عزیز ہو جائے کہ ہم اس کے قریب آنے کو پسند کرنے لگیں۔ پھر جب تو ہماری موت کو ہم پر اتارے تو اس کے ملنے پر ہمیں عزت والا کامیاب انسان بنانا۔ جب وہ آئے تو پہلے ہمیں اس سے خوب مانوس کر دینا۔ اسکی مہمانی سے ہمیں بدنصیب نہ بنانا۔ موت کی ملاقات پر ہم کو ذلیل نہ کرنا۔ ہماری موت کو اپنی بے پناہ معافیوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ قرار دینا اور اپنی رحمتوں کے خزانوں کی ایک کنجی قرار دینا۔ ہمیں اس حالت میں موت آئے کہ ہم ہدایت پر ہوں، گمراہ نہ ہوں، تیری اطاعت کرنے والے ہوں، موت سے نفرت کرنے والے نہ ہوں۔ توبہ کیے ہوئے ہوں، گناہوں پر اصرار کرنے والے نہ ہوں۔ بار بار گناہ کرنے والے نہ ہوں۔ اے وہ خدا جسنے نیک لوگوں کو بے حد و بے حساب اجر و ثواب دینے کی خود ذمہ داری لے لی ہے، اور تو بروں کے کردار کی اصلاح کرنے والا ہے۔

(تشریح:۔ قرآن میں ہے کہ جب مومن کو موت آتی ہے تو وہ مسرت کے عالم

میں جھوم جھوم کر کہتا ہے " اس اللہ کا شکر یہ کہ جس نے ہم سے رنج اور غموں کو دور کر دیا۔ بے شک ہمارا پالنے والا مالک (گناہوں کا) بے حد معاف کرنے والا اور (نیکیوں کی) بڑی قدر کرنے والا ہے۔ جس نے ہمیں (صرف) اپنے فضل و کرم کی وجہ سے ایک ایسی ہمیشہ ہمیشہ رہنے کی جگہ پر اتارا، جہاں نہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم تھکیں گے " (القرآن) (سبحان اللہ)

۔ مرگِ مومن جیت، ہجرت سوئے دوست ۔۔ ترکِ دنیا اختیار کوئے دوست

(مومن کی موت کیا ہے؟ محبوبِ حقیقی کی طرف چلا جانا۔ دنیا کو چھوڑ دینا اور محبوبِ حقیقی کی گلی میں جا کر رہنا۔ (اقبال)

جنت میں جانے اور گناہوں کی معافی کی دعا

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے عزت کا مقام عطا فرما۔ مجھے اپنی رحمت کے سرچشموں پر اتار دے۔ مجھے جنت کے درمیان والے مقامات میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کی جگہ عطا فرما۔ مجھے اپنے پاس سے ناکام لوٹا کر غمزدہ نہ کر۔ اپنی رحمتوں سے مایوس کر کے بدقسمت نہ بنا دے۔ میرے گناہوں کا مجھ سے بدلہ نہ لے۔ میرے چھپے ہوئے رازوں کو ظاہر نہ کر۔ میرے کاموں کو اپنے عدل و انصاف کی ترازو میں نہ تول۔ عزت والے لوگوں کے سامنے میرے دل کی حالتوں کو ظاہر نہ کر، کیونکہ اسکا ظاہر ہونا میرے لئے ذلت کا سبب ہے۔۔۔۔۔ صرف اپنی رضامندی کے ذریعہ (یعنی صرف اپنی مرضی سے) میرے درجات کو بلند کر دے اور صرف اپنی عطاؤں اور بخششوں کے ذریعہ مجھے عزت اور بزرگی کا مقام عطا فرما۔ اسطرح مجھے ان لوگوں کے گروہ میں شامل کر دے جو دائیں ہاتھ سے اپنے اعمال کی کتاب لینے والے ہیں۔ مجھے ان لوگوں کے راستے پر لے چل جو (دنیا اور آخرت میں) امن و عافیت،

سکون وراحت سے رہیں گے۔ اسطرح مجھے کامیاب لوگوں میں شامل کردے اور نیک لوگوں کی محفلیں میری وجہ سے آباد اور پر رونق بنادے۔ اے تمام جہان کے پالنے والے مالک! میری تمام دعائیں قبول فرما۔ (یعنی مجھے یہ سب کامیابیاں بلا استحقاق صرف اور صرف اپنی مہربانیوں کی وجہ سے عطا فرما کیونکہ میرے اعمال اس قابل نہیں ہیں کہ میں یہ چیزیں ان کی وجہ سے حاصل کر سکوں)

ماہ رمضان کے آنے کے وقت کی دعا

تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے خود اپنی تعریف کرنے کا طریقہ ہمیں سکھایا (اور جب ہم نے اسکو پہچان کر اسکی تعریف کی تو) ہمیں اپنی تعریف کرنے والوں اور اپنے احسانات کا شکریہ ادا کرنے والوں میں شمار فرمایا۔ تاکہ وہ ہمیں ہماری اس تعریف اور شکر کرنے کے بدلے نیک کام کرنے والوں کا اجر عطا فرمائے۔ (یعنی خدا نے اپنی تعریف اور شکر کو نیک کام قرار دیا)۔

پھر اسی اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں اپنا دین عطا فرمایا اور ہمیں ان راستوں پر چلایا جسکی وجہ سے ہم اسکی مہربانی کے مستحق بن گئے۔ ہمیں امتِ محمدیؐ میں قرار دے کر امتیاز بخشا تاکہ ہم خدا کے بتائے ہوئے راستے پر چلکر خدا کی خوشنودی یا رضامندیاں حاصل کرلیں۔ اسلئے اے اللہ ہم کو اپنی ایسی بھرپور تعریف کرنے کی توفیق عطا فرما جسے تو قبول فرمائے اور جسکی وجہ سے تو ہم سے راضی ہوجائے (اسلئے کہ خدا کے راضی ہونے سے بڑی کوئی کامیابی ہو ہی نہیں سکتی)۔

پھر تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے اپنے لطف وکرم سے، اپنے احسانات اور حسن وسلوک سے (ہمارے لئے) ایک مہینہ مقرر فرمایا۔ یعنی رمضان کا مہینہ جو اسلام (خدا کی اطاعت) کا مہینہ ہے، پاک وپاکیزگی کا مہینہ

ہے۔قول وعمل اور قلب وضمیر کی صفائی کا مہینہ ہے، عبادت، ریاضت اور قیام (راتوں کو خدا کے سامنے کھڑے رہنے) کا مہینہ ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید اترا جو لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے، اور حق کو باطل سے الگ کرتا ہے۔ روشن صداقتیں اور ہدایتیں رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔پھر مزید احسان یہ فرمایا کہ رمضان المبارک کی راتوں میں سے ایک رات کو ہزار مہینوں سے بھی بہتر قرار دیا اور اسکا نام "شب قدر" (بے حد قیمتی رات) رکھا۔ اس رات میں فرشتے اور روح

خدا کے ہر اس امر (حکم) کے ساتھ اترتے ہیں جو خدا کے قطعی فیصلے ہوتے ہیں، اس بندے پر اترتے ہیں جس پر وہ اتارنا چاہتا ہے (یعنی زمانے کے امام پر) وہ رات سراسر سلامتی ہی سلامتی ہے۔ برکت ہی برکت ہے طلوع فجر تک، جو ہمیشہ باقی رہے گی۔ اسلئے اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور ہمیں اچھے اچھے کام کرنے کی ہدایت اور توفیق عطا فرما۔ اور اس بات کی بھی توفیق عطا فرما کہ ہم اس مہینے کے شرف اور عزت کو پہچانیں، اسکی حرمت کو بلند جانیں۔ جن کاموں کو تو نے منع کیا ہے اس سے عملاً بچتے رہیں۔ اور روزے رکھ کر اپنے تمام اعضاء کو گناہوں سے روک دیں اور تُو ہمارے اعضاء کو ان کاموں میں لگا دے جو تجھے خوش کرتے ہیں۔ (ہمارے مالک!) ہمیں اس صلاحیت کے حاصل کرنے میں ہماری مدد فرما تاکہ پھر کبھی ہم کسی بے ہودہ، گندی، غلط بات کو سننے کے لئے کان تک نہ لگائیں۔ نہ کسی حرام کام کی طرف کبھی ہاتھ بڑھائیں، نہ اسکی طرف کبھی قدم اٹھائیں۔ نہ تیری حلال کی ہوئی چیزوں کے علاوہ کوئی چیز کھائیں (نہ پئیں)، نہ تیری جائز کی ہوئی چیزوں کے علاوہ کوئی بات بولیں (یعنی جھوٹ، غیبت، تہمت اور لوگوں کے راز نہ بتائیں)۔ صرف وہی کام کریں جنکے کرنے میں ثواب ملتا ہے اور جو کام تیری ناراضگی اور سزاؤں

سے ہمیں سے بچا سکتے ہیں۔ پھر ہمارے تمام اعمال کو دکھاوے، ریاکاری، شہرت طلبی سے بالکل پاک رکھ، ایسا پاک کہ ہم تیرے علاوہ کسی اور کی خوشی یا کسی اور سے کوئی اجر حاصل کرنے کو اس میں شریک نہ کریں۔ اسطرح تیرے سوا کسی سے کوئی مطلب ہی نہ رکھیں، (یعنی) کسی سے کوئی فائدے کی اُمید نہ رکھیں۔ (اپنی تمام توقعات صرف اور صرف خدا سے وابستہ رکھیں)۔

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور ہمیں پانچوں فرض نمازیں ان کے صحیح اوقات میں، ان تمام حدود و شرائط کے ساتھ جو تو نے خود معیّن فرمائے ہیں، پورے آداب و توجہ کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔.........پھر ہمیں اس مہینے میں توفیق عطا فرما کہ ہم اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کے ساتھ بہترین سلوک کریں، اپنے رشتہ داروں، ساتھیوں، پڑوسیوں کو انعامات دے کر انکی خبر گیری کریں، اپنے اموال کو ہر قسم کے ظلم کرنے سے پاک رکھیں۔(یعنی کسی پر ظلم کر کے مال نہ کمائیں، اور جو مال حلال سے کمائیں اس میں سے جسکا تو نے حق مقرر کیا ہے اسے پورا پورا ادا کرتے رہیں)۔زکوٰۃ دے کر اسے پاک بناتے رہیں۔ اور یہ کہ جو ہم سے تعلقات توڑ کر علیحدگی اختیار کر لے، اس سے صلح کرنے کی کوششیں کرتے رہیں، جو ہم پر ظلم کرے، اس سے انصاف کریں، جو ہم سے دشمنی کریں، اس سے دوستی اور صلح کریں، سوائے اس دشمنی کے جو تیرے لئے ہو، کیونکہ وہ ایسا دشمن ہے جسے ہم کبھی دوست نہیں رکھ سکتے۔ ہمیں اس مہینے میں ایسے پاک و پاکیزہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما جنکی وجہ سے ہم تیرے قریب سے قریب تر ہو جائیں، تیرے مقرّب ہو جائیں۔ ایسے کام کرنے کی توفیق دے جنکی وجہ سے تو ہمیں تمام گناہوں سے بالکل پاک صاف کر دے اور ہر قسم کی برائی کرنے سے ہمیں بالکل بچائے رکھ۔

اے اللہ! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر ہر وقت، ہر گھڑی، ہر حال میں، مسلسل خاص الخاص رحمتیں نازل فرما، تو نے جتنی نعمتیں اوّلین و آخرین پر نازل کی ہوں، ان تمام رحمتوں، نعمتوں سے دوگنی، تگنی، چوگنی رحمتیں اور نعمتیں محمدؐ وآلِ محمدؐ پر نازل فرما، اسقدر بے حد و بے انتہا نعمتیں رحمتیں، جنکو تیرے علاوہ کوئی شمار نہ کر سکے، بے شک تو جو چاہتا ہے کرتا ہے (کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے)۔

(تشریح:۔ جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا " رمضان کے مہینے کو رمضان اسلئے کہتے ہیں کہ وہ تمام گناہوں کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے " (الحدیث)

؎ (جلا کے راکھ نہ کردوں تو داغؔ نام نہیں)

عربی میں "رمض" کے معنی جلا کر راکھ کر دینا یا بالکل ختم کر دینا ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ "جب تم روزے رکھو تو تمہارے کان، آنکھ، پورا جسم، بال کھال سب روزہ دار ہونے چاہییں۔

(یعنی گناہوں سے تمام اعضاء بچتے رہیں) اور تمہارے روزہ کا دن بے روزہ والے کے دن کی مانند نہ ہو" (الحدیث)

نمازِ عید کے بعد اور جمعہ کے دن کی دعا

(معرفتِ الٰہی کا شاہکار)

اے وہ خدا جو اس پر رحم کرتا ہے، جس پر بندے رحم نہیں کرتے۔ اے وہ خدا جو اس گنہگار کی توبہ قبول کرتا ہے، جسے کوئی شخص قبول نہیں کرتا۔ اے وہ خدا جو حاجتمند کو بھی حقیر نہیں سمجھتا، جو گڑگڑانے والوں کو ناکام نہیں لوٹاتا۔ جو فخر و ناز کرنے والوں کو بھی نہیں ٹھکراتا۔ جو چھوٹے چھوٹے تحفے بھی خوشی سے قبول فرماتا ہے اور جو معمولی سے اچھے کام پر بھی پوری جزا دیتا ہے۔ اے وہ خدا جو اس سے قریب ہو جاتا ہے، جو اس سے قریب ہونا چاہتا ہے۔ اور جو اس سے منہ پھیر

کر چلا جاتا ہے، اسکو بھی اپنے پاس بلاتا رہتا ہے۔ جو نعمتوں کو بدلا نہیں کرتا (یعنی چھینا نہیں کرتا) اور نہ سزا دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جو نیکیوں کو پال پال کر بے حد بڑھاتا چڑھاتا چلا جاتا ہے اور گناہوں کو یکسر معاف کر دیتا ہے۔ تاکہ وہ بالکل ہی ختم ہو جائیں۔ امیدیں تیرے کرم کی سرحد کو چھو چھو کر کامیاب پلٹتی ہیں اور آرزؤں کے جام تیرے فیض و عطا سے چھلک رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ جنہوں نے اے خدا! تیرے سوا دوسروں سے طلب کیا وہ سخت نقصان میں رہے۔۔۔۔۔۔ کوئی امید وار تجھ سے محروم نہیں رہتا اور تجھ سے طلب کرنے والے (مانگنے والے) کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ تجھ سے معافیاں مانگتے رہنے والوں پر کبھی تیرے عذاب اور سزاؤں کی بدبختی نہیں آتی۔ تیرا دسترخوانِ نعمت ان لوگوں تک کے لئے بچھا ہوا ہے جو تیرے حکم کے خلاف ہی چلتے رہتے ہیں اور تیری بردباری اور قوتِ برداشت ان تک کو بچا لیتی ہے جو تیرے دشمن ہیں۔ تو وہ ہے جو بروں سے نیکی کرتا ہے، سرکشوں پر مہربانی کرتا ہے، تیری اس قدر بے حد زیادہ نرمی ہی نے انکو تیری اطاعت اور تیری طرف توجہ کرنے سے غافل کر دیا ہے اور تیری ہی دی ہوئی مہلت نے انہیں گناہوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ حالانکہ تو نے ان سے نرمی اسلئے فرمائی تھی کہ وہ سنبھل جائیں اور (گناہوں کی زندگی کو چھوڑ کر) تیری اطاعت کی زندگی کی طرف پلٹ آئیں۔ تو نے انکو اسلئے بھی مہلت پر مہلت دی تھی کہ اپنی حکومت کے ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے پر مکمل اطمینان تھا۔ اور تجھے یہ بھی یقین تھا کہ جب بھی تو چاہے انکو پکڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ غرض تیری دلیل اور اتمام حجت اتنی عظیم اور بے پایاں ہے کہ اسکی تمام کوششوں کو پوری طرح بیان (تو کیا سمجھا تک) نہیں کیا جا سکتا اور تیری عزت قوت، طاقت، شان و شوکت اسقدر بلند ہے کہ اسکی حقیقت کی حدیں (عقل و فہم کے اندر بھی) قائم نہیں کی جا سکتیں۔ تیری نعمتیں اسقدر زیادہ ہیں کہ

انکی گنتی نہیں ہوسکتی اور تیرے مجھ پر احسانات اتنے بے حد و بے شمار ہیں کہ انکا شکریہ ادا ہی نہیں کیا جاسکتا۔ (اسلئے) اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما، اور میری چھپکے چھپکے مانگی ہوئی ان تمام دعاؤں، تعریفوں اور باتوں کو سن کر قبول فرمالے۔ میرے کسی بھی دن کو ناکامی اور نامرادی پر ختم نہ فرما، نہ میرے کسی سوال کو ٹھکرا اور مجھے بار بار اپنی بارگاہ میں پلٹ پلٹ کر آتے رہنے کی عزت کو ہمیشہ قائم و دائم رکھ اور میری عزت اور طاقت کو بڑھاتا رہ، اسلئے کہ تجھے اپنے ارادوں کے پورا کرنے میں کوئی دشواری نہیں پیش آتی اور جو چیز بھی تجھ سے مانگی جائے تو اسکے دینے سے تُو قطعاً عاجز نہیں ہے، کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور کوئی حقیقی طاقت اور قوت ہے ہی نہیں سوائے اللہ کی قوت کے۔ تو بے حد بلند اور بے حد عظیم ہے۔ (سبحان اللہ)

دشمنوں کے مکر و فریب اور نقصانات سے بچتے رہنے کی دعا

اے میرے اللہ! میرے مالک! تو نے میری بہترین رہنمائی فرمائی مگر میں (بدبخت) غافل رہا اور اپنی سخت دلی کی وجہ سے تیری نصیحتوں اور تعلیمات سے متاثر نہ ہوا۔ پھر تو نے مجھے بہترین نعمتیں عطا فرمائیں مگر میں نے تیری انہی نعمتوں سے تیری ہی نافرمانیاں کیں۔ پھر جب خود تو نے میرا رخ اپنی پہچان کرا کے گناہوں سے موڑا، تب کہیں میں نے تیری نافرمانی (کی برائی اور نقصانات) کو پہچانا اور توبہ کی۔ تجھ سے اپنے گناہوں کی معافیاں مانگیں۔ جس پر تو نے مجھے معاف کر دیا۔ مگر میں (ایسا سر پھرا نکلا کہ میں) نے پھر گناہ پر گناہ کیئے، خوب خوب تیری نافرمانیاں کی، مگر تو نے میری برائیوں کو چھپائے ہی رکھا۔ اسلئے اے میرے مالک! ساری کی ساری تعریفیں تیرے لئے ہی ہیں۔۔۔۔۔ تیری بارگاہ میں میرا وسیلہ اور سہارا صرف تیری وحدانیت و یکتائی

کا دل سے اقرار کرنا ہے۔ میری معافی کا ذریعہ صرف یہ ہو سکتا ہے کہ میں نے کبھی کسی کو تیرا شریک نہیں مانا اور تیرے ساتھ ساتھ کسی کو لائق عبادت بھی نہیں سمجھا۔ اسلئے اب میں اپنی جان بچانے کے لئے تیری رحمت اور معافیوں کی طرف بھاگ کر آ رہا ہوں۔ ایک گنہگار کی طرح جو بار بار تیری طرف بھاگ کر آیا کرتا ہے، کیونکہ ہر بدنصیب و بدبخت تیرے ہی دامنِ رحمت میں آ کر پناہ لیتا ہے۔ کتنے کچھ میرے ایسے جانی دشمن تھے جنہوں نے اپنی دشمنی کی تلوار کو میرے مارنے کے لئے بے نیام کیا اور میرے ذبح کرنے کے لئے اپنی چھری خوب خوب تیز کی۔۔۔۔۔۔۔ مگر ہمیشہ تو نے ہی مجھے بچایا، میری مدد میں پہل کی اور اپنی طاقت سے میری کمر کو مظبوط کیا۔ اور میرے دشمنوں کو تیری ہی طاقت نے توڑ پھوڑ دیا اور ان کے لاتعداد ساتھیوں، مددگاروں کو ختم کر کے میرے دشمن کو اکیلا کر دیا اور اسطرح مجھے ان پر غلبہ اور سربلندی عطا فرمائی اور اس نے جو تیر میرے مارنے کے لئے اپنی کمانوں میں جوڑے تھے، وہ سب کے سب تیر اس کی طرف پلٹا دئے۔۔۔۔ مگر میں ایسا آدمی ہوں کہ تیرے ہی حرام کئے ہوئے کاموں کی طرف دوڑ پڑا، تیری حدوں کو خوب خوب توڑتا رہا، تیرے ڈراوں (WARNINGS) سے ہمیشہ غافل رہا۔ اسلئے اے میرے مالک ساری تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تجھے ہی سزاوار ہیں، تو ہی انکا مستحق ہے کیونکہ تو ایسا صاحب اقتدار ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا۔ اور ایسا برداشت کرنے والا ہے کہ کبھی سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ اب میں تیرے سامنے اس طرح کھڑا ہوں کہ تیری بے شمار نعمتوں اور عطاؤں کا اعتراف کر رہا ہوں اور تیری نعمتوں اور عطاؤں کے مقابلے میں اپنی بے شمار کوتاہیوں اور گناہوں کا اقرار کر رہا ہوں، اسطرح میں خود اپنے ہی خلاف اپنے گناہوں کی گواہی دے رہا ہوں۔ (اسلئے) اے میرے معبود! میرے مالک! حضرت محمد مصطفیؐ کی بلند

منزلت اور حضرت علی مرتضیٰ کے روشن مقامات کا تجھے واسطے دیکر تجھ سے قریب ہونے کی دعا کرتا ہوں۔ میں ان دونوں بزرگواروں کے وسیلے اور واسطے سے تیری طرف متوجہ ہوا ہوں۔ تا کہ تو مجھے میرے ان تمام گناہوں کی برائیوں اور سزاؤں اور نقصانات سے بچا کر اپنی پناہ عطا فرما دے، کیونکہ (ایسے سخت گناہوں سے بچنے کیلئے) صرف تجھ سے تیری ہی پناہ مانگی جا سکتی ہے۔ اسلئے کہ تیری دولتمندی اور طاقت کے سامنے کوئی کام مشکل نہیں، کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اسلئے تو مجھے اپنی بے انتہا رحمت اور دائمی توفیقات سے خوب خوب فائدے پہنچا۔ تا کہ میں تیری توفیقات کو ہی زینہ بنا کر تیری رضامندیاں حاصل کر کے بلند سے بلند ہو سکوں اور انہیں کے ذریعہ تیری سزاؤں سے محفوظ ہو سکوں۔ اے تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے (خدا)!۔

خدا کا خوف پیدا کرنے والی دعا

اے اللہ! تو نے مجھے اسطرح پیدا کیا کہ میرے تمام اعضاء بالکل صحیح سالم تھے۔ پھر کمسنی میں میری پرورش کا انتظام بھی فرمایا۔ اسطرح بغیر محنت کے مجھے میرا رزق دیا۔ پھر اے اللہ! تو نے (میری ہدایت کے لئے) اپنی کتاب اتاری جسکے ذریعہ اپنے بندوں کو بشارت اور خوشخبری دی کہ " اے میرے بندو! غلامو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم اور زیادتی کی ہے (یعنی گناہ کر کے خود کو سخت نقصان پہنچایا ہے)! تم ہرگز اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ یقیناً اللہ تمہارے تمام گناہ معاف کر دے گا " (القرآن)۔

مالک! مجھ سے تو بہت سے ایسے (بڑے بڑے) گناہ ہو چکے ہیں جن سے تو خوب واقف ہے، بلکہ تو انکو مجھ سے بھی کہیں زیادہ جانتا ہے۔ ہائے میری بدبختی اور رسوائی، جو میرے اپنے ان گناہوں کا سبب ہوئی ہے، جنکو تیری کتاب لکھے

ہوئے ہے۔ اگر تیری وسیع معافیوں کے وعدے اور مواقع نہ ہوتے، جنکا میں صرف تجھ سے امید وار ہوں، تو میں اپنے ہی ہاتھوں اور کرتوتوں سے اپنی تباہی کا خود پورا پورا انتظام کر چکا تھا۔ اگر تجھ سے کوئی بھاگ سکتا ہوتا تو سب سے پہلے مجھے ہی تیرے پاس سے بھاگ جانا چاہیئے تھا۔ (مگر اسکا کوئی امکان ہی نہیں ہے) پھر یہ کہ تو وہ ہے کہ جس پر میرا اور زمین و آسمان کا کوئی راز چھپا ہوا نہیں ہے۔ تو ہر راز کو قیامت کے دن لا حاضر کرے گا۔ اسلئے تو حساب کرنے اور جزا و سزا دینے کے لئے خود بہت کافی ہے۔۔۔۔۔ مالک! دیکھ میں عاجز و لاچار، ذلیل و خوار اور ٹوٹا پھوٹا تیرے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ اگر تو مجھے سزا دے، تو میں اسکا پورا پورا (سو فیصد) مستحق ہوں، کیونکہ مجھے سزا دینا عین عدل کے (سو فیصد) مطابق ہے۔ لیکن اگر تو مجھ معاف کر دے، تو تیری معافیاں ہمیشہ سے میرے شاملِ حال رہی ہیں۔ تو نے ہمیشہ مجھے صحت و سلامتی کا لباس پہنائے رکھا ہے۔ اسلئے اے میرے اللہ! اب میں تیرے ہی چھپے ہوئے تمام ناموں (اسمائے اعظم) کے واسطے دیتا ہوں، اور تجھے تیری اس بڑائی، بزرگی اور عظمتوں کے واسطے دیتا ہوں جو پردوں میں چھپی ہے۔ میں تجھ سے یہ سارے واسطے دیکر سوال کرتا ہوں کہ میرے بے چین دل، اور میری بے قرار ہڈیوں کے ڈھانچے پر رحم فرما، ترس کھا، (اسلئے کہ میں اس قدر کمزور ہوں کہ) تیرے سورج کی گرمی کو برداشت نہیں کر سکتا (جو تیری رحمت ہے) تو بھلا تیری جہنم کی سخت تیز گرمی (اور سزاؤں) کو کیسے برداشت کر سکوں گا؟ میں تو تیرے بادلوں کی گرج چمک سے کانپ جاتا ہوں، تو بھلا تیرے غیض و غضب کی ڈانٹ ڈپٹ کو کیسے برداشت کر سکوں گا؟ اسلئے مالک میری اس سخت ترین پریشان حالت پر رحم فرما۔ کیونکہ میں ایک حقیر اور ذلیل شخص ہوں جسکا مرتبہ بہت ہی کم اور پست ہے۔ مجھے سزا دینا تیری سلطنت میں ذرہ برابر بھی اضافہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔

مالک! تیری سلطنت اس سے کہیں عظیم ہے (کہ مجھے سزا دینے سے بڑھ جائے) تیری سلطنت ہمیشہ رہنے والی ہے (تو بھلا مجھ فانی کو سزا دینے سے کیسے بڑھ سکتی ہے؟)۔۔۔۔۔تیری سلطنت اور حکومت ہم گناہگاروں کے گناہوں سے گھٹ بھی نہیں سکتی۔ اسلئے اے تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے (خدا)! مجھ پر رحم فرما۔ اے شان اور بزرگی والے (خدا)! مجھے معاف کر دے۔ میری توبہ قبول کر لے۔ بے شک تو (توبہ اور ناقص اعمال کو) قبول کرنے والا ہے، اور بے حد مسلسل بے پناہ رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کے سامنے انکساری پیدا کرنے والی دعا

اے میرے اللہ! میرے معبود! میں تیری تعریفیں اسلئے کرتا ہوں کہ تو تمام تعریفوں کا مستحق ہے اور اس بات پر بھی کہ تو نے میرے ساتھ ہمیشہ اچھا ہی سلوک کیا ہے۔ مجھ کو اپنی کامل نعمتیں بھرپور طور پر عطا فرمائی ہیں۔ تو نے مجھ پر اتنے بڑے بڑے احسانات کیے ہیں کہ میں اسکا شکریہ کسی طرح بھی ادا نہیں کر سکتا۔ اگر تیری بے انتہا نعمتیں اور احسانات مجھ پر نہ ہوتے تو نہ میں تیرے رزق سے اپنا حصہ پا سکتا تھا اور نہ اپنی برائیوں کی اصلاح کر سکتا تھا۔ پھر تو نے خود اپنی طرف سے مجھ پر احسانات کا ازخود آغاز فرمایا۔ اور میرے تمام کاموں میں مجھے دوسروں سے بے پرواہ اور بے نیاز کر دیا۔ رنج اور بلاؤں کی سختیاں مجھ پر سے ہٹا لیں۔ جن جن بلاؤں اور فیصلوں کا مجھے بے حد خوف اور خطرہ تھا ان سب کو مجھ سے روک دیا۔ مالک میں نے جب بھی تجھ سے سوال کیا، کبھی تجھے بخیل نہ پایا اور جب بھی میں تیرے پاس آیا، تجھے ناراض نہ پایا۔ بلکہ ہمیشہ تجھے اپنی دعائیں سننے والا، میرے تمام کام بنانے والا، بے انتہا نعمتیں عطا کرنے والا

پایا۔۔۔اب میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ میرے تمام گناہ اور خطائیں بلکل معاف کردے، مجھے پوری پوری طرح بخش دے، کیونکہ میں بے گناہ نہیں ہوں کہ عذر یا بہانے بنا سکوں۔ اور نہ اتنی طاقت رکھتا ہوں کہ اپنے گناہوں پر غلبہ پا سکوں (انکو از خود ختم کر سکوں)۔ اور نہ کوئی جگہ پاتا ہوں کہ (تجھ سے بچ کر) وہاں بھاگ سکوں۔ اسلئے میں تہِ دل سے اپنے تمام گناہوں کی تجھ سے معافی مانگتا ہوں، ان تمام گناہوں سے جنہوں نے مجھے ہلاک و برباد کردیا ہے اور مجھے گھیر گھیر کر بالکل تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اسلئے میں تجھ سے توبہ کرتا ہوں، معذرت کرتا ہوں، بے حد شرمندہ ہوں، تیری (اطاعت کی) طرف لوٹنا چاہتا ہوں، اپنے تمام گناہوں سے پلٹ کر، انکو چھوڑ کر، انسے اپنا منہ پھیر کر، تیری طرف بھاگ کھڑا ہوا ہوں، تیری پناہ مانگتا ہوں، تجھ سے سوال کر رہا ہوں، اسلئے مجھے ذلیل نہ کر، رسوا نہ کر، محروم نہ لوٹا۔ میں تیرے دامنِ رحمت سے لپٹا ہوا ہوں اسلئے مجھے میرے برے حال پر نہ چھوڑنا۔ میں صرف تجھ سے دعائیں مانگ رہا ہوں اسلئے مجھے محروم اور ناکام نہ لوٹانا۔ اے میرے پالنے والے مالک! میں نے تجھے اس حال میں پکارا ہے کہ میں بالکل مجبور، لاچار، مسکین، فقیر اور بے حد خوفزدہ، سخت پریشان، بے سروسامان ہوں۔ میں تجھ سے اس اجر و ثواب کو مانگ رہا ہوں جسکے دینے کا تو نے اپنے تمام دوستوں سے وعدہ کیا ہے۔ اور تیری ان سزاؤں سے نجات مانگ رہا ہوں جن سے تو نے اپنے دشمنوں کو ڈرایا ہے۔ میں تجھ سے اور تیری اطاعت سے دوری اختیار کرنے پر اپنی کمزوری اور ناتوانی کی تجھ سے شکایت کرتا ہوں۔ اپنی پریشاں حالی اور فکروں کی زیادتی کی بھی شکایت کرتا ہوں۔ اے میرے مالک! میرے خدا! میرے معبود! تو مجھے میری باطنی حالت کی وجہ سے ذلیل نہ کرنا۔ میرے گناہوں کی وجہ سے مجھے تباہ و برباد نہ ہونے دینا۔ میں نے تجھے جب بھی پکارا ہے، تو نے مجھے جواب دیا ہے۔

مگر جب تو مجھے (اپنی اطاعت کی طرف) بلاتا ہے، تو میں سستی کرتا ہوں۔ مگر اس کے باوجود بھی میں جو جو اپنی حاجتیں تجھ سے مانگتا ہوں، تو پوری کر دیتا ہے۔ اسلئے میں اپنے دل کے راز تجھ ہی کو بتاتا ہوں۔ میں تیرے سوا کسی کو نہیں پکارتا، اور نہ تیرے سوا کسی سے کسی قسم کی توقعات یا امیدیں باندھتا ہوں۔ اب میں تیرے سامنے حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، کیوں کہ جب بھی میں تجھ سے اپنی شکایتیں کرتا ہوں، تو تو میری شکایتیں سنتا ہے (انکو رفع کر دیتا ہے) اور جو تجھ پر بھروسہ کرتا ہے اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور جو تیرا دامن تھام لیتا ہے، اسکو (ہر غم اور ہر فکر سے) نجات اور رہائی عطا فرماتا ہے۔ جو تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہے، اسکا ہر غم دور کر دیتا ہے۔ اے میرے مالک! اے میرے معبود! میری ناشکریوں کی وجہ سے مجھے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں اور فائدوں سے محروم نہ رکھ۔ اور میرے وہ تمام گناہ جو تو خوب جانتا ہے، معاف کر دے۔ اگر تو مجھے سزا دے تو بے شک میں (اسکا پوری طرح مستحق ہوں کیونکہ میں) تیری حدوں سے آگے بڑھ جانے والا گنہگار ہوں، تیرے فرائض ادا کرنے سے سستی کرنے والا بدکار ہوں، خود کو سخت نقصان پہنچانے والا زیاں کار ہوں، غفلت شعار ہوں، سخت مصیبت میں گرفتار ہوں، اپنے فائدوں سے لاپرواہی کرنے والا سیہ کار ہوں۔ اب اگر تو مجھے معاف کر دے تو بے شک تو سب رحم کرنے والوں سے کہیں زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(تشریح:۔ حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ " خداوندِ عالم اپنے بندوں سے دو باتوں کا طلبگار ہے۔ ایک یہ کہ اسکے بندے اسکی دی ہوئی نعمتوں کا دل اور زبان سے اعتراف کریں، تاکہ وہ اپنی نعمتوں اور عطاؤں میں اضافے پر اضافے کرے اور دوسرے یہ کہ وہ اپنے گناہوں کا اقرار کریں، تاکہ وہ ان کے تمام گناہ معاف کر دے" (الحدیث)۔

درکوئے دوست شوکتِ شاہی نمی خرند۔۔ اقرار بندگی کن ودعوائے چاکری
یعنی خدا کے سامنے بادشاہوں کی شان وشوکت دکھانے سے کام نہیں بنتا۔ وہاں اپنی غلامی اور عاجزی کا اقرار کر اور اسکی نوکری چاکری واطاعت کا حق ادا کرنے کے سچے وعدے کر (تب تیرا حقیقی دوست یعنی خدا تجھ سے راضی ہوگا اور تو کامیاب ہوگا)

خدا کے سامنے انتہائی عاجزی اور انکساری سے دعا کرنے کا طریقہ (حاصلِ عبدیت)

اے میرے پالنے والے مالک! میرے گناہوں نے مجھے تیرے سامنے بالکل ذلیل اور خاموش کردیا ہے، میری باتیں دم توڑ چکی ہیں۔ کیونکہ میرے پاس کوئی دلیل، کوئی عذر، کوئی حجت نہیں ہے۔ میں اپنے ہی کیئے ہوئے گناہوں میں بری طرح گرفتار ہوں، پھنسا ہوا ہوں، حیران وپریشان ہوں۔۔۔۔۔ پاک ہے تیری ذات والا صفات، میں نے تیرے مقابلے پر کیسی جرأت اور دلیری کی ہے، کسقدر خود کو تباہ کر کے برباد کیا ہے۔ اے میرے پالنے والے مالک! تیرے سامنے میرے منہ کے بل گر گر کر، ٹھوکریں کھا کھا کر معافیاں مانگنے پر رحم فرما۔ اپنے حلم وبرداشت سے کام لیتے ہوئے، میری جہالتوں، نادانیوں اور بداعمالیوں کو صرف اپنے احسان کی وجہ سے معاف کردے۔ اسلئے کہ میں خود تیرے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہا ہوں۔ میرا پورا پورا وجود، میرے ہاتھ پاؤں، میری پیشانی کے بال، تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ (تو جس وقت، جہاں، جیسی چاہے مجھے سزائیں دے سکتا ہے) میں نے عاجزی اور انکساری کے ساتھ خود کو تیرے قصاص اور سزاؤں کے لئے پیش کردیا ہے۔ اے میرے اللہ! میرے معبود! میرے بڑھاپے پر رحم فرما۔ موت کے سر پر

منڈلانے پر رحم فرما۔ میری کمزوریوں پر، عاجزی اور بے چارگیوں پر رحم فرما۔ جب دنیا سے میرا نام نشان مٹ جائے اور مجھے بالکل بھلا دیا جائے، اسوقت بھی مجھ پر رحم فرمانا۔ جب میرا جسم پرانا، اعضاء درہم برہم، جوڑ بند الگ الگ ہو جائیں، تُو مجھ پر رحم کھانا۔ ہائے میری غفلتیں، بے پرواہیاں، (ان پر مجھے سخت افسوس اور شرمندگی ہے) اے میرے آقا حشر ونشر کے وقت مجھ پر رحم کرنا۔ اس دن مجھے اپنے دوستوں (محمدؐ وآلِ محمدؐ) کے ساتھ محشور فرمانا۔

غموں سے نجات حاصل کرنے کی دعا

اے رنج اور غموں کو دور کرنے والے (خدا)! اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے! اے دونوں جہانوں میں مہربانیاں کرنے والے! محمدؐ وآلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور میری تمام بے چینیاں، پریشانیاں اور غموں کو دور کر دے۔ اے اکیلے! اے بے نیاز! اے وہ جسکی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے! نہ اسکا کوئی ہمسر برابر ہے! میری ہر طرح حفاظت فرما، مجھے میرے تمام گناہوں سے بالکل پاک کردے، میرے تمام رنج وغم پوری پوری طرح دور کردے۔

اسکے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الناس، قل اعوذ برب الفلق ایک ایک مرتبہ پڑھیں اور پھر یہ دعا مانگیں۔

اے میرے اللہ! میرے معبود! میرے مالک! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس شخص کا سا سوال جسکی احتیاج بہت سخت ہے، اور جو بے حد کمزور اور لاچار ہے۔ جسکی فریادوں کو کوئی پہنچنے، سننے والا نہیں۔ جسکا کوئی مددگار اور پشت پناہ نہیں۔ جسے تیرے علاوہ کوئی معاف کرنے والا نہیں۔ اے شان اور بزرگی والے خدا! اے میرے اللہ! اے میرے معبود! میں تجھ سے ایسے ایسے اچھے کاموں کے

انجام دینے کی توفیق دینے کا سوال کرتا ہوں، جنکو کرنے کے بعد تو مجھے دوست رکھے، مجھ سے محبت کرنے لگے (معلوم ہوا کہ " خدا صرف اچھے اچھے کام کرنے والوں ہی سے محبت کرتا ہے " (القرآن)) مجھے اپنے اوپر ایسا یقین اور بھروسہ عطا فرما جسکی وجہ سے میں تیری قضا و قدر کے احکامات اور فیصلوں پر پوری طرح راضی اور خوش ہو سکوں، ان پر پورا پورا یقین کر سکوں، ایسا یقین کر سکوں کہ (اس یقینِ کامل کی وجہ سے) تو مجھے فائدے پہنچائے۔ اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور مجھے حق و صداقت پر موت دے۔ دنیا سے میری حاجتیں ختم کر دے اور میرے اندر اپنی ملاقات کا بے حد ذوق و شوق، اور بے حد تڑپ پیدا کر دے۔ اسطرح جو چیزیں اور نعمتیں تیرے پاس ہیں ان کی طرف میری تمام رغبتوں کو موڑ دے اور مجھے اپنی ذات پر صحیح اعتقاد اور پورا پورا بھروسہ اور یقین عطا فرما۔۔۔ اے اللہ! میں تیری مخلوقات میں سے کسی کے خوف سے تیرے دین کی کوئی بات ترک نہ کروں۔۔۔ مالک اپنے لئے میری رغبت، محبت اور شوق کو بے حد تیز سے تیز تر کر دے۔۔۔۔۔۔

اے اللہ! میں اس عالم میں صبح کرتا ہوں کہ تو ہی میرے تمام کام بنانے کی امیدوں کا مرکز ہوتا ہے۔ میرے لئے وہ فیصلے فرما جو میرے انجام کو بہتر بنا دیں۔ میرا انجام بخیر کر دیں۔ مجھے اپنی رحمتوں کے ذریعہ گمراہ کرنے والے فتنوں، فسادوں اور دھوکوں سے بچائے رکھ۔ اے تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اے اللہ! خاص الخاص رحمتیں نازل فرما ہمارے سید و سردار، خدا کے بھیجے ہوئے رسولؐ محمد مصطفیٰؐ پر اور انکی پاک و پاکیزہ اولاد پر۔

(تشریح:۔ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جو شخص اپنی زندگی کی صبح و شام اسطرح کرتا ہے کہ اسکو ساری فکر دنیا ہی کی ہو، تو اللہ اسکو فقر و فاقہ دکھاتا ہے،

اسکے تمام کام خراب کر دیتا ہے، اور جو شخص اپنی زندگی کے صبح وشام اسطرح گزارتا ہے کہ اسکو سب سے زیادہ فکر آخرت کی ہوتی ہے، تو اللہ خود اسکے دل میں غنا، خوشی، بے نیازی، سکون اور اطمینان بھر دیتا ہے۔ اور اسکے تمام کام خود (اپنے ایک اشارے پر) منظم اور مرتب کر دیتا ہے۔)

معرفتِ الٰہی اور اس کی بڑائی بیان کرنے والی دعا

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو اپنی بڑائی اور عظمتوں کے ساتھ دلوں اور عقلوں پر روشن ہے اور اپنی عزت اور طاقت کے ساتھ ہماری نگاہوں سے چھپا ہوا ہے۔ جو تمام چیزوں پر پورا پورا قابو، اقتدار اور حکومت رکھتا ہے۔ نہ آنکھیں اسکو دیکھ سکنے کی طاقت رکھتی ہیں اور نہ عقلیں اسکی عظمت، شان اور بزرگی کو سمجھ سکتی ہیں۔ وہ اپنی بڑائیوں کے ساتھ ہر چیز پر غالب ہے۔ عزت، احسانات، عطایات دینے والا عظیم شان وشوکت کی چادر اوڑھے، اپنے بے انتہا حسن و جمال کے ساتھ، تمام نقائص اور خرابیوں سے قطعاً پاک ہے۔ فخر وسربلندیوں کے ساتھ تمام بزرگیوں عظمتوں اور بڑائیوں کا مالک ہے۔ جو لوگوں کو بے حد بخششیں اور نعمتیں عطا کر کے خوش ہوتا ہے۔ اور اپنے نور اور روشنی کے ساتھ تمام کائناتِ عالم پر تصرف واختیار رکھتا ہے۔ وہ ایسا خالق ہے جس کے جیسا کوئی نہیں ہوسکتا۔ وہ ایسا یکتا ہے جسکی مثال کوئی نہیں مل سکتی۔ وہ ایسا لاجواب، یگانہ (UNIQUE) ہے جسکا کوئی مدِ مقابل نہیں۔ وہ ایسا بے نیاز ہے جسکا کوئی برابر یا ہمسر نہیں۔ وہ وہ خدا ہے جسکا کوئی دوسرا ساتھی نہیں۔ وہ ایسا پیدا کرنے والا ہے جسکا کوئی شریک نہیں۔ وہ ایسا رزق دینے والا ہے جسکا کوئی مددگار نہیں۔ وہ ایسا اوّل ہے جسے کبھی زوال نہیں۔ وہ ایسا باقی ہے جسکے لئے کبھی فنا نہیں۔

(کیونکہ وہ بقا اور فنا کا خالق ہے)۔ وہ ہمیشہ رہنے والا قائم ودائم ہے۔ ہر چیز کا قائم اور باقی رکھنے والا ہے۔ وہ بغیر کسی حد وانتہا کے چیزوں کی ابتدا کر کے پیدا کرنے والا ہے۔ (یعنی لاشئی سے شئی پیدا کرتا ہے۔ NOTHING سے THING پیدا کرتا ہے۔ اسطرح پیدا کرنے کی ابتدا کرتا ہے)۔۔۔۔۔۔وہ بغیر کسی زحمت یا تکلیف کے تمام کام انجام دینے والا ہے۔۔۔۔ (یعنی بڑے بڑے کام یا تخلیق میں اسکو کوئی زحمت نہیں ہوتی) وہی خدا ہے جو زندہ ہے از خود قائم ودائم ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، قادرِ مطلق (یعنی) ہر چیز پر پوری پوری طرح قدرت رکھتا ہے۔ لامحدود علم اور حکمت والا ہے۔

اے میرے اللہ! میرے اچھے معبود! تیرا ایک ادنیٰ، حقیر، فقیر، غلام تیری مقدّس بارگاہ میں حاضرِ خدمت ہے، تجھ سے سوالی ہے، تیرا محتاج اور بھکاری ہے۔ تیری مدد کا طلبگاری ہے۔ (ان جملوں کو کم از کم تین مرتبہ دل سے دہرائیں پھر یہ دعا مانگیں)

اے میرے اللہ! میرے مالک! میرے آقا! سب عبادت کرنے والے تجھ ہی سے ڈرتے، لرزتے ہیں اور تجھ ہی سے تمام امیدیں باندھتے ہیں۔ تیری معافیوں اور بخششوں کی وجہ سے تیرے ہی سامنے انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ تجھ سے التجائیں اور دعائیں کرتے ہیں۔ فقط تجھ ہی سے لو لگاتے ہیں۔ اے میرے سچے اور حقیقی معبود! تمام فریاد کرنے والوں کی پکار پر رحم فرما اور ہم تمام غفلت میں گرفتاروں کے تمام گناہوں کو معاف کر دے۔ اے کریم۔ اے سخی! اے بے حد و بے انتہا عطا کرنے والے کریم! (مجھ جیسے) توبہ کرنے والوں اور معافیاں مانگنے والوں کے ساتھ بے حد نیکی اور احسان فرما، خاص کر اس دن جب وہ تیرے سامنے (قیامت کے دن یا مرنے کے بعد مجرموں کی طرح) پیش ہوں۔

خدا کے سامنے انتہائی عجز وانکساری کے ساتھ دعا

(مانگنے کا طریقہ)

میرے آقا! میرے مالک! تو میرا آقا اور مالک ہے، میں تیرا بندہ اور غلام ہوں۔ تو عزت اور طاقت والا ہے، میں ذلیل وخوار ہوں۔ اب (مجھ جیسے) ذلیل پر (تجھ جیسے) عزت والے کے سوا کون رحم کرے گا؟ میرے آقا! میرے مالک! تو میرا پیدا کرنے والا خالق ہے، میں تیری پیدا کی ہوئی مخلوق ہوں۔ اسلئے مخلوق پر اسکے خالق کے سوا کون رحم کھائے گا؟ اے میرے مولیٰ! میرے آقا! تو عطا کرنے والا ہے اور میں تیرا سوالی ہوں۔ سوال کرنے والے پر عطا کرنے والے کے سوا کون مہربانی کرے گا؟ میرے آقا! میرے مالک! تو تمام فریادوں کو پہنچنے والا ہے، اور میں فریادی ہوں۔ پھر مجھ جیسے فریادی کی فریادوں پر تیرے سوا کون ترس کھائے گا؟ میرے مالک! میرے آقا! تو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اور میں فنا ہو جانے والا ہوں۔ اسلئے (مجھ جیسے) فانی پر (تجھ جیسے) ہمیشہ باقی رہنے والے کے سوا کون رحم کھائے گا؟ اے میرے آقا! میرے مالک! تو زندہ ہے، میں مُردہ ہوں، مُردہ پر زندہ کے سوا کون ترس کھائے گا؟ اے میرے آقا! میرے مالک! تو طاقتور ہے اور میں کمزور ہوں۔ کمزور پر طاقتور کے سوا کون رحم کھائے گا؟ اے میرے آقا! میرے مالک! تو دولتمند، غنی اور بے نیاز ہے۔ اور میں غریب اور فقیر ہوں، خالی ہاتھ ہوں، مجھ جیسے فقیر پر تجھ جیسے دولتمند، غنی کے سوا کون رحم کھائے گا؟ اے میرے آقا! میرے مالک! تو میرا مالک اور آقا ہے، اور میں (تیرا) غلام ہوں۔ اسلئے مجھ جیسے غلام پر تجھ جیسے آقا اور مالک کے سوا کون رحم کھا کر مہربانی فرمائے گا؟

(اب اپنی حاجتیں خدا کے سامنے بیان فرمائیں۔ انشاء اللہ قبول ہوگی)

آلِ محمدؐ کا ذکر کرنے والی دعا

اے وہ اللہ جسنے محمدؐ و آلِ محمدؐ کو تمام بزرگیوں، عزتوں اور سربلندیوں کے ساتھ مخصوص فرمایا اور جنکو اپنی رسالت (پیغامات پہنچانے) کا عہدہ عطا فرمایا۔ اور (خالق ومخلوق کے درمیان) وسیلہ بنا کر خاص امتیاز بخشا۔ جنکو انبیاءِ کرامؑ کا وارث مقرر کیا اور جن پر انبیاءِ کرامؑ کے اوصیاء (جنکے لئے وصیت کی جائے مراد جانشین) پر امامت کا سلسلہ ختم کیا۔ جنکو تمام پچھلے واقعات اور آئندہ ہونے والے حالات کا علم سکھایا اور کچھ لوگوں کے دلوں کو انکی طرف موڑ کر مائل کر دیا۔ اے میرے اللہ! میرے معبود! خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمد مصطفیٰؐ اور انکی پاک و پاکیزہ اولاد پر اور، اور ہمارے ساتھ دین و دنیا میں وہ سلوک فرما جسکا تو اہل ہے۔ (وہ سلوک نہ فرما جسکے ہم اہل ہیں) یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(تشریح:۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے روایت فرمائی ہے کہ جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا "خداوندِ عالم نے روحوں کو جسموں سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا تھا اور ان تمام روحوں میں سب سے بلند مرتبہ محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور ائمہؑ اہلبیت ہیں۔۔۔۔۔ ہم محمدؐ و آلِ محمدؐ رحمتِ خدا کی کنجیاں، رسالت کے اترنے کی جگہ، حلم و صبر اور برداشت کی کان ہیں"۔ حضرت امام رضاؑ نے فرمایا" ہم الوالعزم انبیاء کرامؑ اور تمام رسولوںؑ کے وارث اور جانشین ہیں"۔ کسی شخص نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپؑ علمِ غیب جانتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا، اللہ اکبر! ذرا اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھو۔ راوی کہتا ہے کہ امامؑ کے سر پر ہاتھ رکھا، خدا کی قسم، میرے تمام جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا "یہ وہ علم ہے جو ہمیں رسولِ خداؐ سے ورثہ میں ملا ہے"۔

تشریح: حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کے لئے دعا فرمائی تھی۔ اے ہمارے پالنے والے مالک! میں نے اپنی اولاد کو ایک ویران وادی میں تیرے محترم گھر

کے پاس لا بسایا ہے، تا کہ وہ لوگ نماز کو قائم رکھیں (یعنی تیری غلامی اور اطاعت اور قانون کو دنیا میں قائم کریں)۔ اے ہمارے پالنے والے مالک! تو کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف موڑ دے (القرآن)۔ خداوندِ عالم نے قرآن میں آلِ محمدؐ کی محبت کو فرض کیا ہے۔ امام شافعی نے فرمایا "یا اہلبیتؑ رسول اللہؐ حبکم ------ فرض من اللہ فی القرآن انزلہٗ۔ اے اہلبیتِ رسولؐ! تمھاری محبت اللہ کی طرف سے سب پر فرض ہے اور یہ حکم خدا نے قرآن میں اتارا ہے (تفسیر کبیر امام رازی)۔

کرب اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کی دعا

اے میرے خدا! اے میرے معبود (جسکی میں غلامی کرتا ہوں)! میرے کسی دشمن کو میری حالت پر خوش ہونے کا موقع نہ دے اور میری وجہ سے میرے کسی مخلص دوست کو غمگین نہ کر۔ اے اللہ! اپنی ایسی خاص مہربانی کی نگاہ سے مجھ پر توجہ فرما کہ جسکی وجہ سے میری وہ تمام مصیبتیں ٹل جائیں جنمیں میں گرفتار ہو گیا ہوں۔ پھر مجھے اپنی ان عطاؤں، بخششوں اور احسانات کی طرف پلٹا دے، جنکا میں عادی ہو چکا ہوں۔ مالک میری تمام دعائیں اور ہر اس شخص کی تمام دعائیں قبول فرما جو سچے دل سے تجھے پکارے۔ کیونکہ میری قوت کمزور ہو چکی ہے، میری مشکلات کے حل کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، میری حالت سخت خراب ہو چکی ہے اور جو کچھ تیری مخلوق کے پاس ہے، میں اس سے قطعاً ناامید ہو چکا ہوں۔ اب میرے پاس تیری پچھلی نعمتوں کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اسکے سوا کوئی طریقہ باقی نہیں ہے کہ صرف تجھ سے اپنی تمام امیدیں اور توقعات باندھوں (اور باقی تمام مخلوقات سے اپنی تمام امیدیں منقطع کرلوں) اے میرے مالک! میں جن مصیبتوں میں گرفتار ہوں انسے صرف اور صرف تو ہی مجھے

نجات دلا سکتا ہے، جسطرح تو نے مجھے ان بلاؤں میں گرفتار کیا ہے (اسی طرح انکو ہٹانے پر صرف تو ہی قادر ہے) تیری ہی عطائیں اور مہربانیاں یاد کر کر کے میرا دل بہلا کرتا ہے۔ اور تیرے ہی انعامات اور عطاؤں کے ملنے کی امیدیں، میری ہمت بڑھاتی رہتی ہیں۔ یہ اسلئے ہے کہ تو نے جب سے مجھے پیدا کیا ہے، کبھی اپنی عطاؤں اور نعمتوں سے محروم نہیں رکھا، اسلئے اے میرے مالک! میرے معبود! صرف تو ہی میری پناہ لینے کی جگہ، میرا ٹھکانہ، میری حفاظت کرنے والا، میرا مددگار، میری حالت پر رحم کرنے والا ہے، مجھے رزق دینے کا ذمہ دار ہے۔ جو مصیبت بھی مجھ پر آتی ہے وہ تیرے ہی قضا و قدر کے فیصلوں سے آتی ہے، اسلئے میری موجودہ حالت کو تو پوری پوری طرح جانتا ہے۔۔۔ میں اپنی تمام مصیبتوں کے ٹالنے میں تیرے سوا کسی سے امید ہی نہیں رکھتا اور نہ اس سلسلے میں تیرے سوا کسی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اے عظمت، جلالت، شان و شوکت اور تمام بزرگیوں کے مالک خدا! تو میرے ساتھ میرے اس اچھے گمان کے مطابق سلوک فرما جو میں تیرے بارے میں رکھتا ہوں، اسلئے میری کمزوریوں اور لاچاریوں پر رحم فرما۔ میری تمام بے چینیاں دور کر دے، میری دعائیں قبول فرما، میری تمام خطائیں اور گناہ معاف فرما دے اور ہم سب پر خاص مہربانیاں فرما۔ اے میرے مالک! تو نے مجھے دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور انکو قبول کرنے کی ذمہ داری بھی لی ہے۔ تیرا وعدہ ایسا سچا ہے جس میں خلاف ورزی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسلئے اے اللہ! تو اپنے خاص الخاص بندے محمد مصطفیٰ اور انکی پاک و پاکیزہ اولاد پر خاص رحمتیں نازل فرما اور میری تمام فریادوں کو پہنچ، کیونکہ تو انکی فریادوں کو سنتا اور قبول کرتا ہے جسکی فریادیں کوئی نہیں سنتا۔ انکو اپنی پناہ دیتا ہے جنکو کوئی پناہ نہیں دیتا۔ میں ہی وہ سخت بے چین اور پریشان حال انسان ہوں جسکی دعائیں قبول کرنے اور جسکا دکھ درد دور کرنے کا تو نے خود وعدہ

فرمایا ہے۔ اسلئے میری تمام دعائیں قبول فرما۔ میرے تمام غم دور کردے۔ میری حالت کو میری پچھلی اچھی حالت سے بھی کہیں بہتر بنادے۔ مجھے صرف اتنا اجر نہ دے جسکا میں مستحق ہوں، بلکہ اپنی رحمت کے لحاظ سے مجھے (عظیم) اجر عطا فرما۔ اپنی وسیع رحمت کے مطابق مجھے عظیم اجر دے جو تمام چیزوں پر چھائی ہوئی ہے۔ اے عظیم شان وشوکت، جلالت وعظمت اور بزرگیوں کے مالک! خاص الخاص رحمتیں نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور میری تمام دعائیں سن کر قبول فرما۔ اے ہر چیز پر غالب اور لامحدود طاقتوں والے خدا!

(تشریح:۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ اللہ کے پاس ایک لوحِ محفوظ ہے (تختی ہے جو ہر طرح محفوظ ہے) جس پر وہ ہر روز تین دفعہ نظر ڈالتا ہے اور ہر نظر کے نتیجے میں کسی کو زندگی دیتا ہے اور کسی کو موت دیتا ہے۔ کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت۔ حاصلِ کلام یہ ہے کہ خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ (اب آپ اپنی حاجتیں طلب فرمائیں، انشاءاللہ ضرور پوری ہونگی)

خوف اور خطروں سے بچتے رہنے کی دعا

اے میرے اللہ! میرے معبود! تیرے غصے کو کوئی چیز نہیں روک سکتی سوائے تیرے حلم اور قوتِ برداشت کے۔ اور تیرے عذاب اور سزاؤں سے کوئی چیز نہیں بچاسکتی سوائے تیری معافیوں اور رحم وکرم کے اور سوائے تیرے سامنے خوشامد کرنے اور رونے پیٹنے کے (ہمیں کوئی اور چیز تیری سزاؤں سے نہیں بچا سکتی)۔

اے میرے معبود! تو اس قوت کے ذریعہ جس سے تو مردہ زمینوں کو زندہ کردیتا ہے، مردوں کو زندہ کرتا ہے، مجھے خوشیاں، سکون واطمینان، اور وسعتِ رزق عطا فرما۔ مجھے تباہ وبرباد نہ ہونے نہ دے۔ مرنے سے پہلے ہی میری تمام دعائیں

قبول کر کے دکھا دے۔ اے میرے پالنے والے مالک! مجھے بلندی، سربلندی اور کامیابیاں عطا فرما۔ مجھے پست کر کے گرا نہ دے۔ میری ہر طرح مدد فرما اور مجھے وسیع روزی عطا فرما۔ مجھے تمام آفتوں، تکلیفوں اور بلاؤں سے محفوظ فرما۔ اگر تو مجھے بلند کرے گا تو پھر کون مجھے گرا سکتا ہے؟ اگر تو مجھے پست کر کے گرا دے گا، تو پھر کون مجھے بلند کر سکتا ہے؟

خدا کا عدل و رحم

اے میرے معبود! مجھے پوری طرح یقین ہے کہ تیرے احکامات اور فیصلوں میں کسی قسم کا کوئی ظلم نہیں ہوتا (کیونکہ تو ہر عیب سے پاک ہے) اور نہ تو انتقام لینے میں جلدی کرتا ہے۔ اسلئے کہ انتقام لینے میں جلدی صرف وہی کرتا ہے جسے موقع کا ہاتھ سے نکل جانے کا خوف ہوتا ہے۔ اور ظلم کرنے کی ضرورت صرف اسکو پڑتی ہے جو کمزور ہوتا ہے۔ اے میرے پالنے والے مالک! تو ان (تمام کمزوریوں اور خرابیوں) سے کہیں زیادہ بلند ہے۔ اسلئے اے میرے مالک! مجھے بلاؤں اور مصیبتوں کا نشانہ نہ بنا، مجھے (اپنی اصلاح کر لینے کی) مہلتیں عطا فرما۔ میرے تمام غم اور تکالیف کو دور کر دے۔ میری تمام غلطیوں کو معاف کر دے۔ کسی پریشانی اور مصیبت کو میرے پیچھے نہ لگا۔ کیونکہ میری تمام کمزوریاں، مجبوریاں اور لاچاریاں تیرے سامنے ہیں۔ تو مجھے صبر، ثابت قدمی اور ہمت عطا فرما (تا کہ میں اپنی اصلاح کر سکوں اور تیرے امتحانات میں مکمل کامیابی حاصل کر سکوں)۔

اے میرے پالنے والے مالک! میں بے حد کمزور ہوں، تیرے سامنے خوشامد کرنے والا، رو رو کر رحم کی بھیک مانگنے والا ہوں۔ اسلئے اے میرے پالنے والے مالک! میں تجھ سے تیری رحمتوں کے دامن میں پناہ دینے کی بھیک مانگتا ہوں، مجھے اپنی پناہ عطا فرما اور اسطرح مجھے اپنی پناہ میں لے کر ہر قسم کی بلاؤں، مصیبتوں، پریشانیوں سے مکمل امن امان عطا فرما (یعنی دنیا اور آخرت میں مجھے ہر طرح کی تمام ہر بلاؤں سے محفوظ کردے)۔ پھر میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میرے تمام عیب بالکل چھپے رہیں۔ اسلئے میں جن جن باتوں کے ہونے سے ڈرتا ہوں، ان سب سے مجھے بچالے، مجھے اپنی پناہ اور حفاظت میں لے لے۔ میری حمایت اور مدد فرما۔ اپنے دامنِ رحمت میں مجھے پناہ عطا فرما۔ کیونکہ تو عظیم سے عظیم تر ہے۔ ہر بڑے سے بڑا ہے۔ میں صرف تجھ سے، اور صرف تجھ سے اور صرف تیرے ہی ذریعے ہر بلا اور ہر آفت سے اپنی حفاظت چاہتا ہوں۔ ہر مصیبت سے محفوظ رہنا چاہتا ہوں۔ تیری حفاظت میں چھپا ہوا ہوں۔ اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے معبود! اے میرے پالنے والے مالک! اے اللہ! اے اللہ! تو محمدؐ اور انکی پاک و پاکیزہ اولادؑ پر بے حد و بے انتہا رحمتیں نازل فرما اور ان پر اپنے بہت زیادہ سلام بھیج۔ (اب جو چاہیں اپنی دعائیں طلب فرمائیں، انشاءاللہ ضرور قبول ہونگی)۔

ہفتہ کے سات دنوں کی الگ الگ دعائیں

(یہ بہترین اور جامع ترین دعائیں ہیں جو ہر روز بھی مانگی جاسکتی ہیں)(مترجم)

اتوار کے دن کی دعا

اس اللہ کے نام سے مدد مانگتا ہوں جس کے فضل وکرم اور جسکی مہربانیوں کا میں امید وار ہوں اور جسکے عدل سے ڈرتا ہوں۔ مجھے اللہ کی باتوں اور وعدوں پر پورا پورا بھروسہ ہے۔ اور اسی کی رسّی کو پکڑے ہوئے ہوں، اس سے مضبوط تعلق جوڑے ہوئے ہوں۔ اے معاف کرنے والے (خدا)! اے (جلد) راضی ہو جانے والے خدا! میں تجھ سے ہر قسم کے ظلم وستم، ہر قسم کی زیادتی، زمانے اور حالات کے بدل جانے (خراب ہوجانے) سے پناہ مانگتا ہوں۔ مسلسل بلاؤں کے اترتے رہنے اور ان میں ہر طرف سے گھرے رہنے سے تیری مدد اور پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس بات سے میں خاص طور پر تیری پناہ مانگتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری زندگی کے دن ختم ہوجائیں، اور میں اپنی آخرت کی زندگی کا سامان تیار نہ کرسکوں، اور آخرت کا سامان جمع کرنے سے پہلے ہی میری زندگی کے دن ختم ہوجائیں۔ میں تجھ سے ان تمام چیزوں اور کاموں میں تیری رہنمائی اور ہدایت مانگتا ہوں جن میں میرا اور دوسروں کا فائدہ ہو اور جن میں میری اور دوسروں کی اصلاح کا سامان ہو۔ میں صرف تجھ ہی سے مدد مانگتا ہوں، ہر اس کام میں جس میں میرا بے حد فائدہ اور درستی کا سامان ہو، تمام ان کاموں میں تیری مدد مانگتا ہوں، جن میں میری بھرپور کامیابی اور خوشی ہو، اور دوسروں کی کامیابی اور خوشی کا سامان ہو۔ میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ مجھے ہر قسم کی بلاؤں سے عافیت (بچنے) کا لباس پہنادے (یعنی) مجھے ہر بلا سے پوری پوری طرح محفوظ کرکے مکمل امن وسکون عطا فرمادے۔ پھر اس امن وسکون وعافیت کو

دائمی کر کے مکمل بھی فرما دے، یعنی میری اس سلامتی اور حفاظت کو دائمی کر دے۔
اے مالک! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے شیطان کے وسوسوں اور برے خیالات سے بچائے رکھ۔ میں تیری حکومت، طاقت اور سلطنت کے ذریعہ یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے ظالم حکمرانوں کے ظلم وستم سے بالکل محفوظ رکھ۔ میری تمام پچھلی پڑھی ہوئی ناقص نمازوں اور روزوں (اور تمام اعمال) کو قبول فرما۔ اور میرے آنے والے کل کے دن کو آج کے دن سے بہتر قرار دے (یعنی مجھے ہر روز دگنی چوگنی ترقیاں اور خوشیاں عطا فرما)۔ اور مجھے اپنی قوم، قبیلے اور خاندان میں عزت عطا فرما۔ اور میری سوتے جاگتے میں مکمل حفاظت فرما۔ کیونکہ تو ہی وہ اللہ ہے جو سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے، سب رحم کرنے والوں سے کہیں زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ میں تیری بارگاہ میں آج کے اتوار اور بعد کے آنے والے تمام اتواروں میں ہر قسم کے شرک، بے دینی اور بے ایمانیوں سے بیزاری اور علحیدگی کا اظہار کرتا ہوں، اور اپنی تمام دعاؤں کو صرف اور صرف تیرے لئے خالص کرتا ہوں (یعنی میں تمام دعائیں صرف اور صرف تجھ سے مانگتا ہوں) اور اپنی تمام دعاؤں کو صرف تیری بارگاہ میں قبول ہونے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ خالص نیت کے ساتھ صرف تجھ سے دعائیں کرتا ہوں، اس امید پر کہ تو مجھے انکا بہترین اجر اور معاوضہ عطا فرمائے گا، (پہلا اجر یہ کہ) میں ہمیشہ تیری اطاعت پر قائم ودائم رہوں اور یہ کہ تو بہترین رحمتیں اور نعمتیں نازل فرما محمدؐ اور انکی پاک وپاکیزہ اولادؑ پر جو تیری بہترین مخلوق ہیں، تیری طرف سے حق کی طرف بلانے والے ہیں۔ نیز مجھے عزت اور قوت عطا فرما اپنی اس عزت وقوت کو استعمال فرما کر جسے کسی طرح مغلوب نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرے یہ کہ مجھے ہر طرح سے، ہر بلا سے بالکل محفوظ رکھ، اپنی اس آنکھ سے جو کبھی نہیں سوتی (کبھی غافل نہیں ہوتی) اور میری زندگی بھر کے تمام کاموں اور کوششوں کا

انجام یہ قرار دے کہ میں اپنے تمام کاموں میں سب سے کٹ کر، صرف اور صرف تجھ پر بھروسہ کروں، صرف اور صرف تجھ سے توقعات اور امیدیں باندھوں۔ اور میری عمر اور زندگی کا خاتمہ اپنی معافیوں اور اپنی رحمتوں میں ڈھک لینے سے فرما۔ یقیناً تو بے حد معاف کرنے والا اور بے حد مسلسل رحم کرنے والا ہے۔ (یعنی مجھے مرنے سے پہلے ہی پوری پوری طرح معاف کردے اور مرتے ہی مجھے اپنی رحمتوں میں ڈھک لے)۔

پیر کے دن کی دعا

تمام کی تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے جب زمین و آسمانوں کو بنایا تو کسی کو گواہ یا مددگار نہیں بنایا۔ اور جب زندہ مخلوقات کو پیدا کیا تو کسی بے مدد نہیں مانگی۔ جسکے خدا ہونے میں کوئی اسکا شریک نہیں۔۔ یا۔۔ جسکی خدائی میں کوئی اسکا شریک نہیں۔ اور اسکی یکتائی میں کوئی اسکا مددگار نہیں۔ تمام زبانیں اسکی انتہائی بلندیوں اور صفتوں کو بیان کرنے سے گونگی اور عاجز ہیں اور تمام عقلیں اسکی پہچان کی تہ تک پہنچنے سے لاچار ہیں۔ جابر بادشاہ بھی اسکی ہیبت اور دہشت کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہیں اور تمام سر اور چہرے اسکے خوف سے جھکے ہوئے ہیں۔ بڑی سے بڑی مخلوقات بھی اسکی بڑائی کے سامنے سرنگوں (سر جھکائے ہوئے) ہیں۔ پس تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے، ایسی تعریف جو متواتر، مسلسل اور لگاتار ہو، ایک کے بعد دوسری تعریف ہوئی ہو۔ (درمیان میں کوئی وقفہ نہ ہو)۔ اور درود وسلام اور خاص الخاص رحمتیں نازل ہوں تیرے رسولؐ پر، ایسی خاص رحمتیں جو ابدی، سرمدی اور قائم و دائم ہوں اور تیرے درود وسلام اور خاص الخاص رحمتیں ان پر ہمیشہ ہمیشہ اترتی رہیں۔

اے اللہ! میرے آج کے دن کے ابتدائی حصے کو میری درستگی اور اصلاح کا سامان

بنا دے۔ آج کے دن کے درمیانی حصے کو میری بھرپور کامیابیوں کا ذریعہ بنا دے۔ اور آج کے دن کے آخری حصے کو میری نجات بنا دے۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے ہر دن سے جسکا شروع کا حصہ خوف و دہشت میں گزرے، جسکا درمیانی حصہ رونے پیٹنے، بے چینی اور بے تابی میں گزرے اور جسکا آخری حصہ درد و غم بن جائے۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافیاں مانگتا ہوں ہر اس وعدے اور نذر کے پورا نہ کرنے پر جو میں نے کی ہو اور پوری نہ کی ہو، (یعنی تجھ سے یہ وعدہ کیا ہو کہ میرا فلاں کام کر دے تو میں فلاں نیک کام کروں گا، پھر میرا کام ہو جانے کے باوجود میں نے وہ نذر کا وعدہ پورا نہ کیا ہو) اے اللہ! میں تجھ سے معافیاں مانگتا ہوں ہر اس وعدے کو پورا نہ کرنے پر، ہر اس عہد و پیمان کو توڑنے پر جو میں نے باندھا ہو، اور پورا نہ کیا ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافیاں مانگتا ہوں لوگوں کے حقوق کے ادا نہ کرنے پر، اور ان پر کسی قسم کا ظلم کرنے پر۔ میں نے تیرے کسی بندے مرد یا عورت کا، تیرے کسی غلام یا کنیز کا جو بھی حق مارا ہو، چاہے وہ اسکی ذات کا حق ہو، یا اسکے مال سے مارا ہو، یا اسکی اولاد پر ظلم کیا ہو، یا اسکی غیبت کی ہو (ان تمام حقوق کو جو میں نے مارے ہیں معاف کر دے) اگر میں نے کسی تیرے غلام یا کنیز کو برا بھلا کہا ہو، بدگوئی کی ہو، اپنے کسی ذاتی رجحان یا خواہش کی وجہ سے، یا اپنے تکبر، خودپسندی یا تعصب کی وجہ سے، یا اس پر ناجائز دباؤ ڈالا ہو، چاہے وہ آدمی اب غائب ہو یا حاضر ہو، زندہ ہو یا مر گیا ہو، اور اب اسکا حق ادا کرنا میرے بس کی بات نہ ہو، تو اے خدا جو تمام حاجتیں اسکی مشیت اور مرضی کے تابع ہیں، اس کے ارادے سے پوری ہوتی ہیں، میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر خاص الخاص رحمتیں نازل فرما اور ایسے تمام لوگوں کو جسطرح تو چاہے، مجھ سے راضی کر دے، اور مجھے اور ان سب مجھ سے ناراضوں کو اپنی طرف سے رحمتیں عطا فرما۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ

معافیاں دینے سے اور اپنی رحمتوں میں ڈھک لینے سے تیرے ہاں کوئی کمی نہیں ہوتی، اور عطاؤں اور بخششوں سے تیرا کوئی نقصان نہیں ہوتا، اسلئے اے تمام رحم کرنے والوں سے کہیں زیادہ رحم کرنے والے! تو مجھے آج پیر کے دن اپنی طرف سے (کم از کم) دو نعمتیں ضرور عطا فرمادے۔ ایک یہ کہ آج کے دن کے ابتدائی حصے میں مجھے اپنی ہمیشہ اطاعت کرنے کی توفیقات، سعادت اور عزت عطا فرمادے اور آج کے آخری دن کے حصے میں اپنی مغفرت اور معافیوں کی نعمت سے مجھے فائدے پہنچادے۔ اے وہ خدا جو سب کا معبود ہے، اور جس کے سوا کوئی تمام گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔

(تشریح:۔ خداوندِ عالم نے قرآن میں فرمایا "اے ایمان لانے والو! تم ایسی باتیں اور وعدے کیوں کرتے ہو جنکو خود عملاً پورا نہیں کرتے۔ اللہ کے نزدیک یہ سخت ناراض ہونے اور دشمنی کی بات ہے کہ تم ایسی باتیں کہو جن پر تم خود عمل نہیں کرتے۔ (القرآن) (یا وعدے کرو اور پورا نہ کرو)

جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ "جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر واقعی یقین رکھتا ہے اسکو چاہیئے کہ وہ جو وعدے کرے انکو پورا کرے۔ (الحدیث)

خداوندِ عالم نے فرمایا ہے اپنے تمام وعدے اور عہد و پیمان پورے کرو کیونکہ کیئے ہوئے عہد و پیمان کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی" (القرآن))

منگل کے دن کی دعا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کیونکہ وہی تمام تعریفوں کا حقدار ہے، ایسی تعریفیں جو بے حد و بے حساب ہوں۔ مالک! میں اپنے نفس کی برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (یعنی) مجھے میرے نفس کی برائیوں اور نقصانات سے بچانے کے لئے اپنی پناہ میں لے لے۔ کیونکہ میرا نفس مجھے برائیوں پر ابھارنے والا ہے،

سوا اس شخص کے جس پر میرا پالنے والا مالک رحم کرے (صرف وہی برے خیالات اور جذبات کی برائیوں کے نقصانات سے بچ سکتا ہے)۔ اسلئے میں اللہ سے ہر شیطان مردود (کی شرارتوں سے بچنے کے لئے) پناہ طلب کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ میرا نفس (جو شیطان کا آلہ کار ہے) میرے گناہوں پر گناہ بڑھاتا ہی چلا جا رہا ہے۔ پھر میں ہر سرکش، بدمعاش، ظالم حکمران اور ہر ظالم حد سے بڑھنے والے دشمن کے شر سے بچنے کے لئے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں (کہ تو مجھے اسکے شر سے بچائے رکھ)۔ اے اللہ! مجھے اپنے لشکر میں شامل کر لے کیونکہ تیرا لشکر ہی غالب اور کامیاب ہے۔ اور مجھے اپنے گروہ میں سے قرار دیدے کیونکہ صرف تیرا گروہ ہی ہر قسم کی بہتری اور کامیابی حاصل کرنے والا ہے۔ اور مجھے اپنے دوستوں میں شامل کر لے کیونکہ تیرے دوستوں کو نہ تو کوئی خوف ہوتا ہے، اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔

اے اللہ! میرے دین کے کاموں کی اصلاح کر دے کیونکہ یہی چیز میری اصل حفاظت ہے اور میری آخرت کی آنے والی دوسری زندگی کو بھی سنوار دے کیونکہ وہی میری ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔ اور گھٹیا قسم کے لوگوں سے (پیچھا چھڑا کر) میرے لئے نکل بھاگنے کی جگہ بنا دے۔ اور میری زندگی کی ہر اچھائی اور نیکی میں اضافہ فرما اور میری موت کو ہر قسم کے رنج اور تکلیفوں سے راحت وسکون عطا فرما (یعنی میری موت میں اپنی ملاقات کی بے انتہا لذتوں کو شامل کر کے موت کی تمام تکلیفوں کو عین راحت بنا دے)۔

اے اللہ! محمد مصطفیٰؐ، جو تمام نبیوںؑ کے آخری ہیں، ان پر اور ان کی پاک وپاکیزہ اولاد پر اور تیرے پسندیدہ اصحابِ رسولؐ پر خاص رحمتیں نازل فرما۔ اور مجھے آج (کم از کم) تین نعمتیں ضرور عطا فرما۔ اوّل یہ کہ میرا کوئی گناہ باقی نہ رہنے دے۔ میرے تمام کے تمام گناہ معاف کر دے۔ (۲) میرا کوئی غم ایسا نہ رہے

جسے تو دور نہ کر دے۔ اور میرا کوئی دشمن ایسا نہ رہے جسے تو دفع نہ کر دے۔

(۳) میں مدد مانگتا ہوں تیرے نام " اللہ " سے، میں واسطہ دیتا ہوں تجھے تیرے نام " اللہ " کا جو تیرے ناموں میں سب سے بہتر نام ہے۔ تو ہی زمین و آسمان کا پالنے والا مالک ہے کہ جتنی چیزیں مجھے ناپسند ہیں ان سب کو مجھ سے دور کر دے۔ جن میں سب سے پہلے نمبر پر تیری ناراضگی ہے۔ اور تمام میری پسندیدہ چیزیں مجھے سمیٹ کر عطا فرما دے، جن میں سب سے مقدم اور پہلی چیز تیری رضا مندی ہے۔ (یعنی سب سے پہلے تو مجھ سے راضی ہو جا) اے تمام فضل و احسان، مہربانیوں اور فائدوں کے مالک! تو اپنی جانب سے میرا خاتمہ اپنی معافیوں، بخششوں اور عطاؤں پر فرما۔ (یعنی میری موت تیری معافیوں اور بخششوں پر ہو)۔

(تشریح:۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا " مومن کے لئے خدا سے ملاقات کے علاوہ کہیں راحت و سکون نہیں " (الحدیث)۔ یعنی مومن کو حقیقی، دائمی، سرمدی خوشی، راحت اور سکون صرف اسی وقت ملتا ہے جب وہ مرنے کے بعد خدا سے ملاقات کرتا ہے اور خدا اسکی قبر میں جنت کا دروازہ کھلوا دیتا ہے۔)

بدھ کے دن کی دعا

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے رات کو پردہ بنایا (یعنی رات کو چھپانے والا بنایا) اور نیند کو راحت و آرام، لطف و سکون بنایا اور دن کے وقت کو حرکت اور کام کرنے کا ذریعہ بنایا۔ اسلئے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں کہ جس نے مجھے میری رات کی نیند کے بستر سے زندہ سلامت اٹھایا اور اگر وہ چاہتا تو میری نیند کے بستر ہی کو میری دائمی خواب گاہ (قبر) بنا دیتا (موت کا سامان بنا دیتا) اسلئے میں خدا کی ایسی تعریف کرتا ہوں جسکا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو، اور نہ مخلوق

اسکی گنتی شمار اور اندازہ کر سکے۔

اے اللہ! تمام تعریف تیرے لئے ہی ہے کہ تو نے مجھے پیدا کیا اور ہر لحاظ سے تندرست، صحتمند اور ٹھیک ٹھاک پیدا کیا۔ میری تخلیق کا اندازہ مقرّر فرمایا اور پھر (میرے پیدا ہونے کا) حکم نافذ کیا۔ پھر مجھے موت (جیسی بے خبری کی حالت) دی اور پھر مجھے زندہ کیا۔ پھر کبھی بیمار ڈالا اور کبھی مجھے شفا بخشی، عافیت، صحت، سکون واطمینان دیا اور کبھی مصیبتوں سے میرا امتحان لیا۔ تو عرش (اپنی تختِ سلطنت) پر متمکن ہے اور اپنے تمام ملک پر چھایا ہوا ہے۔ اسلئے میں تجھ سے اس فقیر کی طرح بھیک مانگتا ہوں جسکے وسائل بالکل کمزور ہوں۔ جسکے پاس اپنی مشکلات اور مسائل کے حل کا کوئی طریقہ نہ ہو۔ اور جسکی موت کا وقت بالکل قریب آ لگا ہو۔ دنیا سے جسکی تمام امیدیں اور توقعات بالکل ختم ہو چکی ہوں، جسکی تمام امیدیں، حاجتیں اور ضرورتیں صرف اور صرف تجھ (خدا) سے بہت زیادہ شدید ہو گئی ہوں۔ جسکو اپنے گناہوں اور غلطیوں پر سخت شرمندگی اور سخت افسوس ہو، اور جسکے گناہ بہت زیادہ ہوں۔ جو سچے دل سے تیرے سامنے اپنے گناہوں کی معافیاں مانگ رہا ہو اور صرف اور تجھی سے سچی توبہ کی توفیق مانگ رہا ہو (یعنی تجھ سے اس بات کی مدد مانگ رہا ہو کہ اسکو گناہوں سے لوٹ کر تیری اطاعت کی زندگی گزارنے کی توفیق یا صلاحیت عطا فرما)۔

اسلئے اب تمام انبیاء کرامؑ کے آخری نبی محمد مصطفیٰؐ پر اور انکی پاک و پاکیزہ اولاد، انکے اہلبیتؑ پر اعلیٰ ترین رحمتیں نازل فرما اور مجھے محمد مصطفیٰؐ کی شفاعت عطا فرما اور مجھے ان کے ساتھ ساتھ ہمیشہ رہنے سے محروم نہ فرما۔ اسلئے کہ تو تمام رحم کرنے والوں سے کہیں زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ! اے معبود! ہر بدھ کے دن میری کم سے کم یہ چار حاجتیں ضرور پوری کر دیا کر (۱) مجھے اپنی اطاعت کرنے کی قوت و طاقت اور صلاحیت عطا فرما۔ (۲) دوسرے یہ کہ مجھے تیری

عبادت، اطاعت اور غلامی میں لذت وسرور ملنے لگے (۳) اپنے اجر وثواب کے حاصل کرنے کا مجھے بے حد شوقین بنادے (۴) اور مجھے ان تمام کاموں سے متنفر اور بے رغبت کردے جو تیری سخت تکلیف دینے والی سزاؤں کا سبب بنتے ہیں۔ اسلئے کہ تو اسقدر مہربان ہے کہ جس پر چاہے اپنی مہربانیوں کی بارشیں کرسکتا ہے۔

(تشریح:۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ انسان کی شکل وصورت تمام مخلوقات پر خدا کی مہربانیوں کی سب سے بڑی دلیل ہے کیونکہ انسان کی شکل وصورت وہ کتاب ہے جسکے نقش ونگار اس نے خود اپنے ہاتھوں سے بنائے ہیں)۔

جمعرات کے دن کی دعا

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی قدرت سے اندھیری رات کو رخصت اور روانہ کیا اور اپنی رحمت سے روشن اور چمکدار دن کو نکالا۔ اور اسطرح مجھے روشنی کا چمکدار لباس پہنایا (روشنی سے ڈھک دیا) اور اسطرح مجھے اپنی نعمتوں سے لطف اٹھانے کا موقع عطا فرمایا۔ اے اللہ! جسطرح تو نے مجھے اس دن کے لئے باقی رکھا ہے، اسی طرح مجھے اس جیسے دوسرے دنوں کے لئے بھی زندہ رکھ۔ اپنے پیغمبر محمد مصطفیؐ پر اعلیٰ ترین نعمتیں نازل فرما۔ اور مجھے آج کے دن اور آنے والے تمام دنوں میں کسی حرام کاموں کے انجام دینے سے غمگین نہ کر۔ مجھے آج کے دن کی تمام بھلائیاں اور فائدے بھی عطا فرما اور بعد کے آنے والے تمام دنوں کی بھلائیاں بھی عطا فرما۔ اور آج کے دن میں میرے لئے جو برائی ہے اور جو برائی آج کے بعد کے دنوں میں ہے، ان تمام برائیوں اور نقصانات کو مجھ سے دور کردے۔ اے اللہ! میں اسلام کے عہد وپیمان کے ذریعہ تجھ سے تعلق قائم کرنا چاہتا ہوں (یعنی اپنے سر جھکانے اور صرف تجھے اپنا

آقا ماننے اور تیری عملاً اطاعت کرنے کی نیت کے ذریعہ تجھ سے تعلق قائم رکھنا چاہتا ہوں)۔ اسلئے قرآن مجید کی حرمت، عظمت اور عزّت کے واسطے اور ذریعہ سے صرف تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں (یعنی قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کے بعد میں تجھ پر پورا پورا بھروسہ کرتا ہوں۔ اسلئے کہ قرآن نے مجھے بتا دیا ہے کہ تمام طاقتیں اور تمام فائدے اور نقصانات صرف اور صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہیں، تمام فائدے اور نقصانات کا مالک صرف تو ہے)۔ اور محمد مصطفیٰؐ کے وسیلے اور واسطے سے تجھ سے اُنکی شفاعت ملنے کا سوال کرتا ہوں۔ اسلئے اے میرے اللہ! میرے معبود! میرے اس عہد و پیمان پر نظر فرما (کہ میں نے تجھے اپنا اللہ اور معبود مان کر تیرے سامنے سرِ تسلیم واطاعت جھکا دیا ہے اور تیری مکمل اطاعت کرنے کا وعدہ کیا ہے) میں اپنے اس عہد و پیمان کے ذریعے (تجھ سے تعلق قائم کرنے کے بعد تجھ سے) اپنی تمام حاجتیں پوری ہونے کی امیدیں رکھتا ہوں۔ اسلئے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے خدا! اے میرے اللہ! میرے معبود! آج جمعرات کے دن (کم سے کم) میری پانچ حاجتیں ضرور پوری کر دے کیونکہ ان حاجتوں کو تیرے کرم اور عطاؤں کے سوا کوئی پورا نہیں کر سکتا۔ تیری ہی بے شمار نعمتوں اور عطاؤں ہی میں یہ طاقت ہے کہ میری ان پانچوں مرادوں کو پورا کر سکیں۔ (۱) مجھے ایسی سلامتی، امن، سکون و اطمینان عطا فرما جس سے میں تیری اطاعت کی قوت حاصل کر سکوں۔ (۲) مجھے اپنی ایسی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما کہ جسکے ذریعے میں تیرے بے حد و بے انتہا عظیم ثوابوں کا مستحق بن جاؤں۔ (۳) میرے حلال رزق میں بے انتہا وسعت اور برکت عطا فرما۔ (۴) تمام خوف اور خطروں کے وقت اپنے امن و امان کے ذریعہ مجھے ہر طرح سے محفوظ رکھ۔ (۵) اور تمام غموں اور فکروں کے ہجوم سے مجھے بچا کر اپنی حفاظت اور پناہ میں لے لے۔ محمدؐ اور انکی پاک اولادؑ

پر خاص الخاص، اعلیٰ ترین نعمتیں اور رحمتیں نازل فرما اور میرا ان سے تعلق کو ایسا اچھا بنا دے کہ وہ قیامت کے دن میری شفارش کرنے والے اور مجھے ہر طرح سے فائدے پہنچانے والے بن جائیں۔ اسمیں قطعاً کوئی شک نہیں ہے کہ تو تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

جمعہ کے دن کی دعا

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام مخلوقاتِ عالم کو پیدا کرنے اور زندہ کرنے سے بھی پہلے موجود تھا اور تمام چیزوں کے فنا اور ختم ہونے کے بعد بھی باقی رہیگا۔ وہ ایسا علم رکھنے والا ہے کہ جو کوئی اسکو یاد رکھتا ہے، وہ کبھی اسکو نہیں بھولتا۔ جو اسکا شکریہ ادا کرتا ہے، اسکے لئے اپنی عطاؤں میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ جو اسکو پکارتا ہے، اسکو کبھی محروم نہیں لوٹاتا۔ جو اس سے اپنی امیدیں باندھتا ہے، اسکی امیدیں کبھی نہیں توڑتا۔ (اسلئے) اے اللہ! میں تجھ ہی کو اپنا گواہ بناتا ہوں، اور تو گواہی کے لئے بہت کافی ہے اور تیرے تمام فرشتوں کو بھی گواہ بناتا ہوں، اور آسمانوں کی تمام مخلوقات کو اپنا گواہ بناتا ہوں، اور تیرے عرش کو اٹھانے والوں، تیرے تمام انبیاءِ کرام کو، اور تیرے تمام رسولوں کو، اور تیری پیدا کی ہوئی طرح طرح کی تمام مخلوقات کو اپنا گواہ بناتا ہوں کہ وہ (میرا یہ اقرار یاد رکھیں کہ) صرف تو ہی اللہ ہے، لائقِ عبادت واطاعت وغلامی ہے، تیرے سوا کوئی اللہ نہیں ہے۔ کوئی لائقِ عبادت نہیں ہے۔ تو ایسا ایک ہے جسکا کوئی شریک نہیں۔ تیرا کوئی ہمسر یا برابر نہیں۔ تو کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا اور نہ اپنے قول اور وعدوں کو بدلتا ہے۔ اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ؐ تیرے خاص الخاص بندے ہیں۔ تیرے بھیجے ہوئے رسولؐ ہیں۔ تو نے انکو جن چیزوں کے پہنچانے کا حکم دیا تھا، انہوں نے اپنی ذمہ داریاں پوری کردیں، تیری ساری

امانتیں (تعلیمات و پیغامات) لوگوں تک پہنچا دیں۔ انہوں نے خدا کی راہ میں بھر پور جہاد کیا، ایسا جہاد کہ انہوں نے واقعاً اس جہاد اور کوششوں کا پورا پورا حق ادا کر دیا۔ (یعنی خدا کے پیغامات اسکے بندوں تک پہنچانے میں انہوں نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ پوری پوری کوششیں کر کے خدا کے پیغامات اسکی مخلوق تک جوں کے توں پہنچا دئے)۔ انہوں نے پورے طور پر صحیح صحیح تیرے ثواب ملنے کی خوشخبری دی اور تیری سخت سزاؤں سے جو بالکل حقیقت ہیں، خوب خوب ڈرایا۔ اے اللہ! جب تک مجھے زندہ رکھ اپنے دین (یعنی تیرے بتائے ہوئے طریقۂ زندگی) پر باقی رکھ۔ اور اب جبکہ تو نے خود ہدایت کر دی ہے اور مجھے سیدھے راستے پر لگا دیا ہے، تو اب کبھی میرے دل کو ٹیڑھا اور بے راہ نہ ہونے دے۔ اور مجھے اپنے پاس سے بے انتہا رحمتیں اور نعمتیں عطا فرما کیونکہ اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ حقیقتاً تو ہی تمام نعمتوں کا عطا کرنے والا ہے۔

محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اعلیٰ ترین رحمتیں، نعمتیں نازل فرما اور ہمیں عملاً انکی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اسطرح انکے دوستوں اور پیروی کرنے والوں میں سے قرار دے۔ ہمیں انکی جماعت کے ساتھ محشور فرما۔ اور نمازِ جمعہ کے فریضے کو ادا کرنے اور جمعہ کے دن کی دوسری تمام عبادتوں کے انجام دینے کی توفیق عطا فرما۔ پھر ایسی عبادتیں کرنے والوں کو اور جمعہ کے دن کے فرائض ادا کرنے والوں کو تو نے قیامت کے دن جو عطائیں اور بخششیں تقسیم کرنی ہیں، مجھے ان تمام بخششوں اور عطاؤں کے حاصل کرنے کی صلاحیتیں اور توفیقات عطا فرما۔ یہ حقیقت ہے کہ تو بے پناہ قوت والا، صرف اپنی قوت اور طاقت کے بل پر غلبہ حاصل کرنے والا، اور گہری مصلحتوں کے مطابق بالکل ٹھیک کام کرنے والا ہے۔

(تشریح:۔

(۱) امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ " خداوندِ عالم نے جمعہ کے دن تمام مخلوقات کو محمد مصطفیٰؐ اور ان کی پاک و پاکیزہ اولاد کی محبت اور ولایت (سرپرستی اور اطاعت کے عہد لینے کے لئے) پر جمع کیا۔ اسلئے جمعہ کے دن کا نام جمعہ رکھا۔"

(۲) خدا اپنے فیصلے نہیں بدلا کرتا کیونکہ فیصلے وہ بدلتا ہے جو یا تو کمزور ہو، یا نتائج سے بے خبر ہو، یا اندازے لگانے میں غلطی کرے۔ خدا کے لئے ان میں سے کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے خدا نے خود فرمایا ہے۔ " میرے ہاں بات بدلا نہیں کرتی " (القرآن) ہر وعدہ دائمی، ابدی اور اٹل ہوتا ہے۔

(۳) یاد رہے کہ خدا کسی کا دل ٹیڑھا نہیں کرتا، بلکہ جب انسان خدا کے بتائے ہوئے راستے کے خلاف چلتا ہی رہتا ہے، اور کسی طرح خدا کی اطاعت کی طرف نہیں لوٹتا تو خدا اسکو اسکی گمراہیوں اور گناہوں میں چھوڑ دیا کرتا ہے۔ اور اپنی توفیقات اس سے چھین لیا کرتا ہے۔ پھر اسکو گمراہ ہونے سے خدا نہیں روکتا۔ اسطرح اسکا دل ٹیڑھا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور آخر کار وہ حق سے منحرف ہو جاتا ہے)۔ ۔ اسطرح تو ہوتا ہے، اسطرح کے کاموں میں

ہفتہ کے دن کی دعا

بسم اللہ (یعنی) اللہ کے نام سے مدد مانگتے ہوئے جو حفاظت چاہنے والوں کا کلمہ ہے اور کلام ہے۔ اور پناہ ڈھونڈنے والوں کے لئے جسکا نام ہر دم وردِ زبان ہے (یعنی خدا سے حفاظت چاہنے والے ہمیشہ بسم اللہ پڑھتے رہتے ہیں اور اسطرح صرف خدا سے مدد مانگتے رہتے ہیں) میں بلند و عظیم خدا سے اسکی پناہ طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے تمام ظلم کرنے والوں کے ظلم سے بچا کر اپنی پناہ میں

رکھے اور تمام حاسدوں کی مکاریوں اور بد معاشیوں سے محفوظ رکھے اور ظالم حاکموں کے ظلم سے مکمل بچائے رکھے۔

میں خدا کی تعریف کرتا ہوں (اور خدا سے سوال کرتا ہوں کہ میری اسی تعریف کو) تمام تعریف کرنے والوں کی تعریفوں سے زیادہ اہمیت اور بلندی عطا فرما۔ اے اللہ! تو ایک اکیلا یکتا ہے، جسکا کوئی شریک نہیں ہے۔ تو بغیر کسی کے مالک بنائے (تمام کائناتِ عالم کا از خود) مالک ہے۔ تیرے حکم کے آگے کوئی روک ٹوک کھڑی نہیں کی جاسکتی اور نہ تیری حکومت، سلطنت اور فرماں روائی میں کوئی تجھ سے ٹکر لے سکتا ہے۔ (اسلئے) میں صرف اور صرف تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے خاص الخاص بندے اور تیرے رسولؐ (پیغام پہنچانے والے) حضرت محمد مصطفیٰؐ پر اعلیٰ ترین نعمتیں اور رحمتیں نازل فرما اور اپنی تمام نعمتوں اور عطاؤں کا ایسا شکر میرے دل میں ڈالدے جسکی وجہ سے تو مجھے اپنی خوشنودی کی آخری حد تک پہنچادے (یعنی مجھے ایسا شکر ادا کرنے کا بے حد شوق اور توفیق عطا فرما کہ جسکی وجہ سے تو مجھ سے بے انتہا راضی اور خوش ہو جائے)۔ اور مجھ پر اپنی خاص نظرِ عنایت ڈال دے کہ میں مستقل تیری اطاعت کرتا رہوں۔ اپنی اطاعت کرتے رہنے میں تو میری ہمیشہ مدد کرتا رہ تاکہ میں تیرے بھرپور ثوابوں کے حاصل کرنے کا مستحق بن جاؤں۔ اور مجھ پر اپنا ایسا رحم فرما کہ میں جب تک زندہ رہوں تیری نافرمانیوں اور گناہوں سے دور رہوں (کوئی گناہ تیری رحمت کی وجہ سے نہ کروں)۔ اور جب تک بھی مجھے باقی یا زندہ رکھے، مجھے ان کاموں کے کرنے کی توفیق فرماتا رہ جو کام مجھے فائدے پہنچائیں۔ (مثلاً) اپنی کتاب قرآن (کے پڑھنے اور سمجھنے) کے ذریعہ میرا سینہ کھول دے۔ (مجھے اپنی اطاعت کرتے رہنے اور تیرے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت عطا فرما) اور قرآن کی تلاوت کے ذریعہ سے میرے تمام گناہ چھانٹ کر ختم کردے۔

مجھے اپنی جان (مال) ایمان کی سلامتی (حفاظت) عطا فرما۔ اور میرے دوستوں کو (میرے گناہوں کی وجہ سے) خوف زدہ نہ کر، وحشت میں نہ ڈال۔ اور جسطرح تو نے میری پچھلی زندگی میں مجھ پر بے حد احسانات کیے ہیں، بالکل اسی طرح میری بقیہ زندگی میں بھی مجھ پر اپنے احسانات اور عطاؤں کو بے انتہا کر کے مکمل کر دے۔ اے تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے (خدائے مہربان)۔

چند بے حد مُفید اعمال ووظائف

وُسعتِ رزق کے لئے

۱۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد اور گھر میں داخل ہوتے ہوئے ایک مرتبہ **قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ** پڑھے گا تو مالا مال ہو جائے گا۔دو مرتبہ پڑھے گا تو اسکے گھر والے بھی مالا مال ہو جائیں گے۔اگر تین مرتبہ پڑھے گا تو محلّے والے تک خوشحال ہو جائیں گے۔

(میں نے اسکا تجربہ کیا ہے اور بالکل صحیح پایا)۔

۲۔ جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ ہر روز عشاء کے بعد، یا کم سے کم ہر شبِ جمعہ **سورۃ واقعہ** پڑھنے والا غنی ہو جاتا ہے۔

۳۔ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد **سورۃ یاسین** پڑھنے سے بھی انسان مالدار ہو جاتا ہے۔

۴۔ صبح اور عصر کی نماز کے بعد ایک تسبیح **اَسْتَغْفِرُاللّٰہ** (یعنی میں اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں) پڑھنے سے انسان کی روزی اور قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (مطابق قرآن)

۵۔ صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ **لَآاِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ الْـمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ** پڑھنے سے روزی میں اضافہ ہوتا ہے اور ۱۰ مرتبہ **یا باسطُ** پڑھے۔

مرتے ہی جنت میں داخلے کے لئے

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد **آیت الکرسی** پڑھتا رہتا ہے اسکے جنت میں داخل ہونے میں صرف اسکی موت حائل ہوتی ہے۔(یعنی مرتے ہی جنت میں داخل ہو جاتا ہے)

بلاؤں اور غموں کے دور ہونے کے لئے

۱۔حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے غم ہو اور وہ اس آیت کا ورد کیوں نہیں کرتا؟ **لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ** ۔(نہیں ہے کوئی خداء سوائے تیرے۔تُو ہر عیب سے پاک ہے۔اور میں بڑا ظالم اور گنہگار ہوں)۔ کیونکہ اس آیت کے فوراً بعد خداوندِعالم نے خودفرمایا کہ 'ہمنے اسکو غم سے نجات دیدی اور اسیطرح ہم مومنین کو غموں سے نجات دیا کرتے ہیں'(القرآن)

۲۔ **حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ** کی کثرت سے تلاوت کرتا رہے۔(یعنی ہمارے لئے اللہ بہت کافی ہے۔وہی ہمارا بہترین سرپرست ہے۔بہترین آقا ہے اور بہترین مددگار ہے۔)

۳۔بیماریوں کے لئے نزر کرے۔یعنی خدا سے وعدہ کرے کہ اگر شفاء دی تو فلاں فلاں نیک کام کروں گا۔نیز صدقہ دے اور **اَمَّنْ يُّجِيْبُ** والی آیت ہر نماز کے بعد ۱۰ مرتبہ پڑھے۔

اسی مصنف کے قلم سے

۱...... قرآنِ مبین: قرآن مجید کا آسان ترین واضح اردو ترجمہ

۲...... خلاصۃ التفاسیر: مختلف مکاتبِ فکر کی تفاسیر کا خلاصہ با تفسیر اہلبیتؑ (۳۰ جلد)

۳...... اصولِ کافی کا منتخب آسان ترجمہ (اردو، انگریزی)

۴...... روحِ قرآن: قرآن مجید کے موضوعات کا خلاصہ (اردو، انگریزی)

۵...... روح اور موت کی حقیقت

۶...... کلامِ شاہ بھٹائیؒ: اردو ترجمہ کا انتخاب و ترتیب

۷...... قرآنِ مجید کا لفظی انگریزی ترجمہ

۸...... شیعہ عقائد و اعمال کا تعارف سنی کتابوں سے (اتحاد بین المسلمین کی ایک عملی کوشش)

۹...... قرآنِ مجید کے (۳۰) اہم ترین سورتوں کی تفسیر

۱۰...... قرآنِ مجید کے سو (۱۰۰) موضوعات کی تفسیرِ موضوعی

۱۱...... اثبات و معرفتِ خدا (جدید علوم کی روشنی میں)

۱۲...... ائمۂ اہلبیتؑ کی معرفت اہلسنت کی کتابوں سے

۱۳...... حضرت امام مہدیؑ کی معرفت اور ہماری ذمہ داریاں

۱۴...... انتخاب صواعق محرقہ (ولایتِ علیؑ ابن ابی طالب)

۱۵...... اصولِ دین (تفسیرِ موضوعی)

اکیڈمی آف قرآنک اسٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ
B-285، بلاک 13، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ فون: 6364519